تعلیم القرآن

قرآن کی تفسیر و تشریح بذریعہ قرآن

اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَہٗ وَ قُرۡاٰنَہٗ فَاِذَا قَرَاۡنٰہُ فَاتَّبِعۡ
قُرۡاٰنَہٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗ ۷۵/۱۷-۱۹

"دیکھو! قرآن کا جمع رکھنا اور اسکی حفاظت کرنا ہمارے ذمے ہے تمہارے ذمے
اسکے احکام و قوانین کا اتباع کرنا ہے پھر اسکے مطالب کی وضاحت کا ذمہ بھی ہمارا ہے"

مشتاق احمد خان

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب: تعلیم القرآن

ترتیب وتدوین: مشتاق احمد خان

ناشر: قرآن مرکز، ۱۱۸ اقبال پلازہ، کمرشل مارکیٹ
سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی، پاکستان
Email: tazmeel1@yahoo.com

اشاعت اول: مارچ 2001

تعداد: 500

طابع: محمد شعیب عادل برائے آواز اشاعت گھر، لاہور فون 5762601

مطبع: یمانی پریس، ریٹی گن روڈ، لاہور

کمپوزنگ: کمپیوٹر لنکس، اسلام آباد، فون 2274793

تعلیم القرآن

تعارف

قرآنی مضامین کی وضاحت کے لئے کسی خارجی تفسیر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ قرآنی مضامین کی وضاحت اس نے خود قرآن ہی میں کر دی ہے۔ سورہ القیٰمۃ میں فرمایا اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ ۱۹۔۱۷/۷۵ "دیکھو، قرآن کا جمع رکھنا اور اسکی حفاظت کرنا ہمارے ذمے ہے تمہارے ذمے اسکے احکام و قوانین کا اتباع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کے مطالب کی وضاحت کا ذمہ بھی ہمارا ہے"۔

اور قرآنی مضامین کی وضاحت کے سلسلے میں جو اسلوب اختیار کیا گیا اسے "تصریف آیات" کہا ہے۔ اس سلسلے میں سورہ انعام میں ارشاد ہے۔

وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ۶/۱۰۵

"اس طرح ہم اپنے قوانین و حقائق کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں اور دہر ادہر اکر ان کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ لوگ تسلیم کرلیں کہ تم نے انہیں نہایت واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ بہر حال ان قوانین کی حقیقت و اہمیت ان لوگوں پر ہی واضح ہو سکے گی جو علم و بصیرت سے کام لیں گے"

اس آیت میں دَرَسْتَ کا لفظ تصریف آیات کے مفہوم کو واضح کر دیتا ہے۔ گذشتہ زمانے میں تیار فصل کے خوشوں سے دانے الگ کرنے کے لئے اسے کھلیان میں پھیلا کر اوپر بیلوں کو مسلسل چلایا جاتا تھا۔ ہمارے ہاں اس عمل کو گاہنا اور عربوں کے ہاں "دَرَس" کہتے ہیں۔ لہٰذا یہاں دَرَس کا مطلب یہ ہو گا کہ

آیات قرآنی کو اس طرح بار بار سامنے لایا جائے کہ ان الفاظ کے اندر چھپے ہوئے معانی نکھر کر الگ ہو جائیں۔

یاد رکھئے قرآنی مطالب کی وضاحت وہی درست ہے جو خود اللہ تعالےٰ نے قرآن ہی کے ذریعے کر دی ہے اسکے علاوہ قرآنی مطالب کی جو وضاحت یا تفسیر انسانوں نے اپنے طور پر کی ہے۔اس میں ان کے اپنے جذبات، خیالات اور اعتقادات بھی شامل ہو گئے ہیں۔ لہٰذا درست نہیں ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے کہ ایسی تفاسیر کے متعلق اللہ تعالےٰ کا کیا ارشاد ہے ۔سورہ آل عمران میں فرمایا گیا۔

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ○ ۳/۷۸

"یہ مفاد پرست گروہ اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے ہیں اور انہیں وحی خداوندی کے ساتھ اس طرح ملا دیتے ہیں کہ دونوں مل کر ایک ہی نظر آئیں، اور یوں انسانوں کی باتیں اللہ کی کتاب کا حصہ بن جائیں۔ حالانکہ وہ اللہ کی کتاب کا حصہ نہیں ہیں۔ یہ لوگ پوری دیدہ دلیری سے کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ حالانکہ یہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ لوگ اپنا جھوٹ اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں۔ جانتے بوجھتے ہوئے"۔

ہمارے یہاں کے اکثر تراجم و تفاسیر میں یہی کچھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن جو ایک انقلابی نظام حیات لے کر آیا تھا اسے ان تراجم و تفاسیر کے ذریعے کچھ قصے کہانیوں اور کچھ بے روح رسوم کا مجموعہ بنا دیا گیا ہے آپ ان تراجم و تفاسیر کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک دیکھ جایئے۔ ان میں کہیں اللہ کے دیئے ہوئے نظام کی کوئی ہلکی سی جھلک بھی نظر نہیں آئے گی۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے ایسے محکم انتظامات کر رکھے ہیں کہ اس کے الفاظ میں تبدیلی کسی کے بس میں نہیں۔ لیکن تراجم و تفاسیر کے ذریعے اسے اپنے مطلب کا بنانے اور اپنے عقائد وخیالات کے تابع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی۔

چنانچہ قرآن کی انقلابی تعلیمات سے مسلمانوں اور دیگر لوگوں کی دوری کے ذمہ دار یہی خود غرض عناصر ہیں جنہوں نے اللہ کی انقلابی کتاب کو چیستاں بنا دیا ہے۔ ان لوگوں کے متعلق سورہ الحجر میں ارشاد ہے۔

الَّذِيۡنَ جَعَلُوا الۡقُرۡاٰنَ عِضِيۡنَ ○ فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـَٔـلَـنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۹۲-۱۵/۹۱

"جن لوگوں نے قرآن کو جنتر منتر بنادیا۔ قسم ہے تیرے پروردگار کی۔ ہم ضرور ان سے جواب طلب کریں گے۔"

قرآن کریم انسانی زندگی کے ہر گوشے کے متعلق رہنمائی دیتا ہے۔ یہ اس سلسلے میں ایک بات کرتا ہے، اس کے حق میں دلائل دیتا ہے اور تاریخی حوالے پیش کرتا ہے۔ پھر کسی دوسرے مقام پر اسی موضوع کے کسی دوسرے پہلو پر بات کرتا ہے۔ اس طرح متعلقہ موضوع کے مختلف پہلو روشن ہوتے چلے جاتے ہیں پھر وہ انہیں دہرا کر اور پلٹا کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ اندر کے چھپے ہوئے معانی نکھر کر سامنے آجائیں۔

چنانچہ "تعلیم القرآن" میں قرآن کریم کے اس اسلوب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک ایک موضوع کے متعلق آیات کو یکجا کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح زندگی کے ہر گوشے کے متعلق اللہ کی دی ہوئی رہنمائی نکھر کر اور ابھر کر سامنے آگئی ہے۔

لفظی ترجمہ کے ذریعے کسی کتاب کا صحیح مفہوم کسی دوسری زبان میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ہر زبان کی اپنی اصطلاحات، محاورے، اور ضرب الامثال وغیرہ ہوتے ہیں۔ جن کا لفظی ترجمہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ لہٰذا "تعلیم القرآن" میں قرآنی آیات کا مفہوم پیش کیا گیا ہے۔ اعراب کے سلسلے میں کمپیوٹر سافٹ ویئر میں بہت سے مسائل سامنے آئے ہیں ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی نہ رہے اس کے لئے بار بار پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔ تاہم اگر کوئی غلطی سامنے آتی ہے تو احباب سے گزارش ہے کہ اس کی اطلاع دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا تدارک ہو سکے۔ ادارہ آپ کا بے حد ممنون ہو گا۔

والسلام

مشتاق احمد خان

مآخذو معاونت

تدوین آیات اور تعیین مفہوم میں جن کتب سے مدد لی گئی

تبویب القرآن	___________	حضرت علامہ غلام احمد صاحب پرویز
لغات القرآن	___________	- - - -
مفہوم القرآن	___________	- - - -
تفہیم القرآن	___________	حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی
ترجمۃ القرآن	___________	حضرت شاہ عبدالقادر صاحب
ترجمان القرآن	___________	حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد
ترجمۃ القرآن	___________	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

معاونت

کتاب کی طباعت کے تمام مراحل اور دیگر کئی امور میں عزیزان محترم فوزالعظیم صاحب اور محمد علی مدنی صاحب کی گرانقدر معاونت حاصل رہی۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام ابواب	صفحہ نمبر
تعارف		i
	پہلا حصہ	
۱	حسن اخلاق	1
۲	حسن معاشرت	13
۳	ذوق جمال	44
۴	زینت وزیبائش	50
۵	آرزوئیں	58
۶	ھوی	62
۷	دعا	68
۸	توبہ	79
۹	ثواب	88
۱۰	برّ	93
۱۱	اثم	99
۱۲	عدوان	106
۱۳	السئیۃ	110
۱۴	خیر وشر	122
۱۵	فساد	129
۱۶	لھو ولعب	137
۱۷	لغو	149
۱۸	شعر وشاعری	154
۱۹	حق وباطل	161
۲۰	صدق	168
۲۱	کذب	173
۲۲	افتراء	182
۲۳	ابتلاء	187
۲۴	صبر	196
۲۵	امانت وخیانت	204
۲۶	خوف وحزن	212
۲۷	ہجرت	225
	دوسرا حصہ	
۲۸	غور وفکر	237
۲۹	عقل	247
۳۰	علم	260
۳۱	علماء	282
۳۲	علماء کے روپ میں بہروپئے	286
۳۳	ولی	296
۳۴	مرشد	302
۳۵	وسیلہ	304
۳۶	الہام	307
۳۷	غیب کا علم	311
۳۸	اعوذ۔ تعوذ	314
۳۹	سحر۔ جادو	317
۴۰	ذکر	321
۴۱	تسبیح	324
۴۲	تقوے	332
۴۳	اعمال صالح	346
۴۴	صراط مستقیم	367
۴۵	تقلید	376

۴۶	جہالت	386
۴۷	اللہ کی مشیت	392
۴۸	من یشاء	402
۴۹	ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر	409
۵۰	رضائے خداوندی	412
۵۱	تقدیر	430
۵۲	توکل	448
۵۳	لاالٰہ الا اللہ	455
۵۴	اللہ کے قوانین	468
۵۵	اللہ کی سنت	475
۵۶	اللہ اور انسان کا تعلق	478
۵۷	مغفرت	485
	تیسرا حصہ	
۵۸	کلمہ	504
۵۹	الاسلام	509
۶۰	دین	521
۶۱	شریعت	540
۶۲	مذہب	544
۶۳	وحی	562
۶۴	القرآن	575
۶۵	تلاوت	602
۶۶	نبی آخرالزماں	611
۶۷	سنت	640
۶۸	حدیث	647
۶۹	مجورہ	664
	چوتھا حصہ	
۷۰	عبادت	670
۷۱	رکوع و سجود	683
۷۲	صلوٰۃ	693
۷۳	زکوٰۃ	730
۷۴	مسجد	744
۷۵	قبلہ	751
۷۶	حج	761
۷۷	صوم	775
۷۸	ایمان	781
۷۹	کفر	825
۸۰	شرک	848
۸۱	منافقت	869
۸۲	فسق	878
۸۳	عمل شیطان	885
۸۴	حرام و حلال	894
	پانچواں حصہ	
۸۵	اللہ (ذات)	907
۸۶	اسماء الحسنیٰ	916
۸۷	حکیم	924
۸۸	قادر	934
۸۹	خالق	941
۹۰	رحمت	948
۹۱	ربوبیت	960
۹۲	رزاقیت	967
۹۳	غفار	982
۹۴	نعمت	987
۹۵	فضل	990
۹۶	قریب	993
۹۷	المصور	996
۹۸	الغنی	998
۹۹	الجبار	1004
۱۰۰	القہار	1007
۱۰۱	المنتقم	1009
۱۰۲	عرش و کرسی	1011
۱۰۳	حمد	1013
۱۰۴	کائنات	1027

۱۰۵	ملائکہ	1040
۱۰۶	ابلیس و شیطان	1047
۱۰۷	جن	1064
۱۰۸	انسان	1069
۱۰۹	خلیفہ	1087

چھٹا حصہ

۱۱۰	اللہ کی ہدایت و رہنمائی	1094
۱۱۱	سلسلہ نبوت و رسالت	1101
۱۱۲	حضرت آدمؑ	1110
۱۱۳	حضرت نوحؑ	1111
۱۱۴	قوم عاد	1121
۱۱۵	قوم ثمود	1126
۱۱۶	حضرت ابراہیمؑ	1132
۱۱۷	قوم لوطؑ	1148
۱۱۸	حضرت یوسفؑ	1151
۱۱۹	حضرت موسیٰؑ	1166
۱۲۰	قوم شعیبؑ	1204
۱۲۱	حضرت داؤدؑ	1211
۱۲۲	حضرت سلیمانؑ	1215
۱۲۳	حضرت یونسؑ	1219
۱۲۴	حضرت عیسیٰؑ	1223
۱۲۵	بنی اسرائیل	1230
۱۲۶	الملاء	1250
۱۲۷	الطاغوت	1254

ساتواں حصہ

۱۲۸	اللہ کا قانون مکافات عمل	1263
۱۲۹	حبط اعمال	1279
۱۳۰	دنیا و آخرت	1289
۱۳۱	حیات و موت	1316
۱۳۲	روح	1330
۱۳۳	نفس یا انسانی ذات	1333
۱۳۴	حادثہ قیامت	1352
۱۳۵	حیات بعد الموت	1357
۱۳۶	قیامت کا حساب و کتاب	1363
۱۳۷	شفاعت	1385
۱۳۸	جنت ابدی	1395
۱۳۹	جہنم ابدی	1402

پہلا حصہ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	نام ابواب	نمبر شمار
1	حسن اخلاق	١
13	حسن معاشرت	٢
44	ذوق جمال	٣
50	زینت وزیبائش	۴
58	آرزوئیں	۵
62	ھوی	٦
68	دعا	۷
79	توبہ	٨
88	ثواب	٩
93	برّ	١٠
99	اثم	١١
106	عدوان	١٢
110	السیئۃ	١٣
122	خیر وشر	١۴
129	فساد	١۵
137	لھوولعب	١٦
149	لغو	١۷
154	شعر وشاعری	١٨
161	حق وباطل	١٩
168	صدق	٢٠
173	کذب	٢١
182	افتراء	٢٢
187	ابتلاء	٢٣
196	صبر	٢۴
204	امانت وخیانت	٢۵
212	خوف وحزن	٢٦
225	ہجرت	٢۷

حُسنِ اخلاق

مادہ : خ ل ق

خَلَقَ" کے بنیادی معنی ہیں ۔ کسی چیز کو بنانے یا کاٹنے کے لئے اسے ماپنا۔ اس کا اندازہ لگانا۔ اس کے تناسب و توازن کو دیکھنا۔ رَجُلٌ تَامُّ الْخَلْقِ ۔ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی ساخت میں اعتدال ہو ۔ جو بناوٹ اور تناسب کے اعتبار سے مکمل اور سڈول ہو ۔ انہی معنوں میں خَلِيْقٌ" بھی کہتے ہیں ۔ اور خَلْقَةٌ" کے معنی ہیں ۔ چکنا پن، ہمواری، برابر ہونا۔ کسی چیز کا استعمال کے بعد ہموار اور صاف ہو جانا۔ اسی جہت سے پرانی چیز کو خَلَقٌ" کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ گھس کر سپاٹ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا رُواں زائل ہو جاتا ہے

لہذا خَلَقَ کے معنی ہوں گے کسی چیز کے حشو و زوائد کو دور کر کے اسے اس اندازے و پیمانے کے مطابق بنانا کہ اس کا توازن و تناسب بالکل درست رہے اور صاف و ہموار ہو جائے۔ قرآن کریم میں نبی اکرمؐ کے متعلق ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○ ٦٨/٤ "اور یقیناً آپؐ خُلُقِ عظیم کے حامل ہیں"

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ خلق کے معانی میں اعتدال، توازن و تناسب، پایا جاتا ہے۔ اور یہ چیز شرف انسانیت کی دلیل ہے۔ نبی اکرمؐ کی ذات گرامی میں یہ شرف اپنی بلند ترین سطح پر تھا۔

ہمارے ہاں جس چیز کو "اخلاقیات" سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ ہمارے دور ملوکیت کی تمدنی زندگی کا آئینہ ہیں۔ قرآن کریم نے جو صفات مومن کی بیان کی ہیں۔ وہی صحیح اخلاق ہیں اور ان صفات کی

بلند ترین مظہر نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا یہ نمونہ قرآن کریم کے اندر محفوظ ہے۔
لہٰذا انسان کے اخلاق یا کیریکٹر کی مکمل تعمیر تو قرآن حکیم کی پوری تعلیمات کے ذریعہ سے ہی ہو سکتی ہے۔ بہر حال یہاں اس سلسلہ میں کچھ بنیادی آیات اس عنوان کے تحت درج کی جا رہی ہیں۔

اندازِ گفتگو

معقول انداز میں گفتگو کیا کرو

وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵/۴ اور لوگوں کے ساتھ معقول انداز میں گفتگو کیا کرو۔

حسین انداز میں گفتگو کیا کرو

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۲/۸۳ اور لوگوں کے ساتھ حسین انداز میں گفتگو کیا کرو۔

جوبات بھی کرو حسین و متوازن انداز میں کرو

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا میرے بندوں سے کہو جوبات بھی کریں۔
الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۱۷/۵۳ حسین و متوازن انداز میں کیا کریں۔

ہر بات صاف سیدھی اور محکم انداز میں کیا کرو

وَقُوْلُوا قَوْلًا سَدِیْدًا ۳۳/۷۰ اور جوبات بھی کرو صاف، سیدھی اور محکم انداز میں کرو۔

دھیمی آواز میں گفتگو کیا کرو

وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِكَ ۳۱/۱۹ اور اپنی آواز دھیمی رکھا کرو۔

گفتگو میں بے رُخی کا انداز اختیار نہ کرو

وَلاَ تُصَعِّرۡ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ۳۱/۱۸ اور لوگوں کے ساتھ بے رُخی سے منہ پھلا کر بات نہ کرو

گفتگو میں بناوٹ اور ملمع سے بچو

وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ۳۰/۲۲ گفتگو میں بناوٹ اور ملمع انگیزی سے پرہیز کرو۔

سچ اور جھوٹ کو آپس میں گڈ مڈ مت کرو

وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ ۲/۴۲ حق اور باطل، سچ اور جھوٹ کو آپس میں گڈ مڈ مت کرو

ہر بات عدل و انصاف کے مطابق کیا کرو

وَاِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا اور جب بات کرو تو عدل و انصاف کو سامنے رکھ کر کرو۔

وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى ۶/۱۵۲ خواہ اس کی زد تمہارے قریبیوں پر کیوں نہ پڑتی ہو

دوسروں کو سمجھانے میں اپنا رویہ نرم رکھو

فَقُوۡلَا لَهٗ اور جب کسی سرکش کو سمجھانے لگو تو

قَوۡلًا اس سے بھی نرمی اور ملائمت سے بات کرو

لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ ہو سکتا ہے وہ اسطرح نصیحت پکڑ لے

اَوْ يَخْشٰى ○۴۴/۲۰ یا اپنی سرکشی کے عواقب سے ڈر جائے۔

اترا کر اور اکڑ کر مت چلو

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اور زمین پر اترا کر اور اکڑ کر مت چلو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ یاد رکھو اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ○۱۸/۳۱ جو خود پسند اور فخر جتانے والے ہیں۔

اپنی چال میں اعتدال رکھو

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْيِكَ ۱۹/۳۱ اور اپنی چال میں ہمیشہ اعتدال رکھو۔

نرمی اور درگذر کا طریقہ اختیار کرو

خُذِ الْعَفْوَ نرمی اور درگذر کا طریقہ اختیار کرو

وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ اور لوگوں کو اللہ کے احکام و قوانین دیتے جاؤ

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○ ۱۹۹/۷ اور جہلا سے نہ اُلجھو۔

اور جب اقتدار و اختیار حاصل ہو تو دوسروں کیساتھ نرم رویہ رکھو

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ جو لوگ اللہ الرحمٰن کی محکومیت اختیار کر لیتے ہیں

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ انہیں دنیا میں جب اقتدار و اختیار حاصل ہوتا ہے

هَوْنًا وَّاِذَا تو وہ نہایت نرم روی اختیار کرتے ہیں اگر ان کا سابقہ

خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ جاہلیت کے خصائص رکھنے والوں سے پڑ جائے تو ان کیساتھ بھی

قَالُوْا سَلٰمًا○۶۳/۲۵ امن و سلامتی، کشادہ ظرفی اور نرم خوئی کا مظاہرہ کرتے ہیں

عصمت و عفت کی حفاظت کرو

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ	اہل ایمان اپنی عصمت و عفت کی
حٰفِظُوْنَ ۵/۲۳	حفاظت کرتے ہیں۔

قلب و نگاہ کی خیانت سے بچو

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ	یاد رکھو اللہ تمہاری نگاہ کی خیانتوں کو بھی جانتا ہے
وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۱۹/۴۰	اور جو کچھ اپنے دلوں میں چھپا کر رکھتے ہو اسے بھی۔

لغویات سے پرہیز کرو

وَالَّذِيْنَ هُمْ	اہل ایمان
عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۳/۲۳	لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔

لغویات سے کنارہ کشی اختیار کرو

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ	اور جب کوئی لغوبات سنو
اَعْرَضُوْا عَنْهُ ۵۵/۲۸	تو اس سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

لغو محفلیں

لَايَشْهَدُوْنَ	ان محفلوں میں مت بیٹھو
الزُّوْرَ	جہاں جھوٹ اور صراط مستقیم سے ہٹی ہوئی باتیں ہوتی ہوں
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ	اور اگر کبھی ایسی لغویات میں سے گزرنا ہی پڑ جائے
مَرُّوْا كِرَامًا ۷۲/۲۵	تو نہایت شریفانہ انداز سے اپنا دامن بچاتے ہوئے گذر جاؤ

کن امور میں دوسروں سے تعاون کرو اور کن میں نہیں

وَتَعَاوَنُوا	ان تمام امور میں ایک دوسرے سے تعاون کرو
عَلَى الْبِرِّ	جو انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں کشادہ کریں
وَالتَّقْوٰیﺻ	اور قوانین خداوندی کی نگہداشت کا موجب بنیں
وَلَاتَعَاوَنُوا	اور ان امور میں ہر گز کسی سے تعاون نہ کرو
عَلَى الْاِثْمِ	جو معاشرہ میں برائی اور تنزل کے موجب ہوں
وَالْعُدْوَانِﺻ ۵/۲	اور جو حدود اللہ سے تجاوز اور ظلم و زیادتی کا باعث بنیں۔

غصہ پر قابو رکھو

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ	اہل ایمان اپنے غصہ پر قابو رکھتے ہیں
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط ۳/۱۳۴	اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔

امانتوں اور معاہدوں کا پاس کرو

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ	اہل ایمان اپنی امانتوں
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۲۳/۸	اور اپنے معاہدوں کا پاس رکھتے ہیں۔

شہادت پر حق و انصاف سے قائم رہو

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ	اہل ایمان اپنی شہادت پر
قَآئِمُوْنَ ۷۰/۳۳	حق و انصاف سے قائم رہتے ہیں۔

اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے

وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً	اہل ایمان سے اگر کوئی فحش کام سرزد ہو جائے
اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ	یا وہ اپنے ہی خلاف کوئی ظلم کر بیٹھیں
ذَكَرُوا اللّٰهَ	تو قوانین خداوندی کے مطابق اپنی اصلاح کر کے حفاظت
فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ ۳/۱۳۵	کا سامان طلب کر لیتے ہیں اپنی غلطی کے مضر اثرات سے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرو

الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ	اہل ایمان اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں
فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ ۳/۱۳۴	خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا انداز

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ	اہل ایمان اپنے اموال خرچ کر دیتے ہیں
فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	اللہ کی راہ میں
ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا	اور پھر اس کا نہ تو کسی پر احسان دھرتے ہیں
مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۲/۲۶۲	اور نہ اس سے دوسروں کیلئے اذیت کا باعث بنتے ہیں۔

ایک میٹھا بول

قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَةٌ	ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرہ سی چشم پوشی
خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَةٍ	بہتر ہے اس خیرات سے
یَّتۡبَعُهَاۤ اَذًى ۲/۲۶۳	جس کے ساتھ دُکھ اور اذیت ہو۔

معاشرہ کی ناہمواریوں کو حسین انداز سے دور کرو

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ	دیکھو معاشرہ کی ناہمواریوں اور بُرائیوں کو
اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ ۲۳/۹۶	حسین اور متوازن انداز سے دور کرو۔

اللہ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ	اللہ حکم دیتا ہے عدل کا کہ ہر کسی کو اس کا پورا پورا حق دو اور جسکی
وَالْاِحْسَانِ	ضروریات پورا ہونے میں کمی رہ جائے، اس کمی کو پورا کردو اور اس عدل و
وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی	احسان کی ابتدا اپنے اردگرد سے شروع کر کے اسے عالمگیر کرتے جاؤ
وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ	اور اللہ تمہیں روکتا ہے بخل جیسی بے حیائی سے
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ۚ ۱۶/۹۰	اور ظلم و زیادتی سے۔

عدل وانصاف کی روش اختیار کرو

وَاَقْسِطُوْا ؕ	اور ہمیشہ عدل وانصاف کی روش اختیار کرو
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ	بلاشبہ اللہ پسند کرتا ہے
الْمُقْسِطِیْنَ ۴۹/۹	عدل وانصاف کرنیوالوں کو۔

ظاہری وباطنی برائیوں سے بچو

وَذَرُوْا ظَاهِرَ	اور ان ظاہری برائیوں سے بھی بچو جو تمہاری ذات
الْاِثْمِ	اور معاشرہ میں کمزوری واضمحلال پیدا کرنے والی ہیں
وَبَاطِنَهٗ ؕ ۶/۱۲۰	اور ایسے اثرات رکھنے والی باطنی برائیوں سے بھی۔

دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ	اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ
اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ	تم ان کے پاس اگر مال و دولت کے ڈھیر بھی بطور امانت رکھدو
يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ ۳/۷۵	تو وہ تمہیں جوں کا توں واپس کر دیں گے۔

اپنے حُسنِ عمل سے معاشرہ کی ناہمواریوں اور خرابیوں کو دور کرو

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ	اہل ایمان اپنے حُسنِ عمل کے ذریعہ سے
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا	معاشرہ کی ناہمواریوں اور خرابیوں کو دور کرتے ہیں اور
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	ہمارا دیا ہوا رزق نوع انسان کی ربوبیت کیلئے عام کر دیتے ہیں
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ	اور لغو و بیکار باتوں میں
اَعْرَضُوْا عَنْهُ	اپنا وقت ضائع نہیں کرتے
وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا	اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہمیں ملے گا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز	اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کا نتیجہ تمہارے سامنے آجائے گا
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز	ہم تمہاری سلامتی کے خواہش مند تو ہیں
لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ۝ ۲۸/۵۴-۵۵	لیکن دیکھتے بھالتے جاہلوں کے زمرہ میں تو شامل نہیں ہو سکتے۔

تم حُسنِ عمل سے اپنی چھوٹی موٹی کوتاہیوں کے مضر اثرات سے بچ سکتے ہو

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ	اہل ایمان ان تمام بڑی بڑی برائیوں سے بچتے ہیں جن سے
الْاِثْمِ	انسانی ذات اور معاشرہ میں اضمحلال اور کمزوری پیدا ہو جائے
وَالْفَوَاحِشَ	یا جن سے فواحش پھیلیں اگر ان سے کوئی چھوٹی موٹی

اِلَّا اللَّمَمَ ؕ	غلطی سرزد ہو جائے تو ان کے حُسنِ عمل کے نتائج اتنے وزنی
اِنَّ رَبَّكَ	ہوتے ہیں کہ ان لغزشوں کے نتائج سے بچ جاتے ہیں یہ تمہارے
وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ	پروردگار کے قانون کی کشادہ نگہی اور وسیع النظری ہے اس لئے
هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ	کہ اللہ انسان کی کمزوریوں سے بھی واقف ہے اور اس کی امکانی
اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ	صلاحیتوں سے بھی، وہ جانتا ہے کہ زندگی بے جان مادہ سے لے کر پیکر
وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ	انسانی تک پہنچنے میں کن کن منازل سے گزری اور رحم مادر میں
فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ	انسانی بچہ کس کس قسم کی کیفیات کا حامل، بنا اسے معلوم ہے کہ
فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ	کن باتوں سے انسانی ذات کی نشوونما رک جاتی ہے اور کن سے
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ	برومند ہوتی ہے۔ لہٰذا یہی وہ معیارِ خداوندی ہے جس کے مطابق
اتَّقٰى ۝ ۵۳/۳۲	جانچنا چاہیے کہ انسان کس حد تک تقوای شعار ہو چکا ہے۔

جس بات کا یقینی علم نہ ہو اس کے پیچھے مت لگو

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ	دیکھو اس بات کے پیچھے مت لگو جس کا تمہیں یقینی
عِلْمٌ ؕ	علم نہ ہو
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ	یاد رکھو تمہاری سماعت، بصارت
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ	اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کے متعلق
عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ ۱۷/۳۶	تم سے باز پرس کی جائیگی۔

نادانی سے اگر کوئی غلط کام کر بیٹھو

لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ	کسی سے اگر کوئی غلط کام

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ جہالت یا نادانی سے سرزد ہو جائے۔ اور پھر وہ اس سے باز
وَاَصْلَحُوْآ ۙ اِنَّ رَبَّكَ آجائے اور اپنی اصلاح کر لے تو تمہارے پروردگار کا
مِنْ بَعْدِهَا نظام ربوبیت اسے اسکے
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۱۶/۱۱۹ مضر اثرات سے بچالے گا اور اس کی نشوو نما بھی جاری رکھے گا۔

اگر منفی اور مفاد پرستانہ جذبات سر اُٹھائیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں ان کے
اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ منفی اور مفاد پرستانہ جذبات اگر ذرا سا بھی سر اٹھائیں تو وہ
تَذَكَّرُوْا فوراً قوانین خداوندی کو اپنے سامنے لے آتے ہیں اس سے
فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ یوں ہوتا ہے جیسے تاریکی میں یکایک روشنی انکے سامنے آگئی
وَاِخْوَانُهُمْ اور جو لوگ اُن جذبات کو ہی اپنا بھائی بند اور رہنما بنا لیتے ہیں تو
يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ یہ جذبات انہیں گمراہیوں میں آگے ہی آگے کھینچے لیے جاتے ہیں
ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝ ۷/۲۰۱-۲۰۲ اور پھر نہ وہ کسی مقام پر رُکتے ہیں اور نہ انکی مفاد پرستیوں میں کمی آتی ہے۔

تزکیہء نفس کی ڈھینگیں مت مارا کرو

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور اپنے تزکیہ نفس کی ڈھینگیں مت مارا کرو
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ ۵۳/۳۲ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ حقیقی متقی کون ہے۔

جن باتوں کی تم دوسروں کو نصیحت کرتے ہو ان پر پہلے خود عمل کرو

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ جن اچھی باتوں کی تم دوسروں کو نصیحت کرتے ہو

وَتَنسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ — ان کے بارے میں اپنے آپ کو کیوں بھول جاتے ہو

وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط — حالانکہ تم کتاب اللہ کے اتباع کے دعویدار بھی ہو

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ o ۲/۴۴ — کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لوگے۔

جو کچھ زبان سے کہو اسے عمل سے پورا کرو

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَاتَفْعَلُوْنَ o — تم ایسی بات منہ سے کیوں نکالتے ہو جسے عمل سے خود پورا نہیں کرسکتے

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ — اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے

اَنْ تَقُوْلُوْامَالَاتَفْعَلُوْنَ o ۶۱/۳-۲ — کہ تم جو کچھ کہو اُسے عملاً کر کے نہ دکھاؤ۔

اپنی فکر کرو دوسروں کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے اہل ایمان

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَايَضُرُّكُمْ — تم اپنی فکر کرو اگر تم خود راہ راست پر ہوئے

مَّنْ ضَلَّ اِذَااهْتَدَيْتُمْ ۚ — تو دوسروں کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا تم سب کے

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا — اعمال، اللہ کے قانون مکافات کے سامنے پیش ہونگے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا — اور وہیں سے فیصلہ ہوگا کہ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o ۵/۱۰۵ — کس کے اعمال کس قسم کے ہیں۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

حُسنِ معاشرت

مادہ : ع ش ر

عَاشَرُوْا ۔ وہ لوگ جو مل جل کر رہیں یہیں سے مُعَاشَرَۃٌ ہے۔عَشِیْرَۃٌ قبیلہ، کنبہ نیز ساتھ رہنے والے۔اَلْعَشِیْرُ رفیق ساتھی مَعْشَرٌ جماعت گروہ عَاشَرَ مل جل کر رہنا۔

قرآن حکیم نے جہاں کائنات کے دقیق ترین مسائل کے متعلق تصورات اور انسانی زندگی کے اہم ترین معاملات کے متعلق راہ نمائی دی ہے وہاں اس نے روزمرہ زندگی کے عام معاملات کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔انسان کی تمدنی اور معاشرتی زندگی کی بنیاد یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں اور انہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے انسان کا انفرادی اور اجتماعی کیریکٹر تعمیر ہوتا ہے۔

o

سبیل ملاقات

باہمی ملاقات میں ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیا کرو

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ	اور جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا	جنہوں نے ہمارے قوانین کو قبول کر لیا ہے
فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ٦/٥٤	تو انہیں سَلَام" عَلَیْکُمْ (تم پر سلامتی ہو) کہا کرو۔

جیسا تمہیں کوئی سلام کرے تم اس سے بہتر انداز میں جواب دیا کرو

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ	اور جب کوئی تمہیں سلام کرے
فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ	تو تم اس سے زیادہ حسین انداز میں جواب دیا کرو
اَوْ رُدُّوْهَا ط ۴/۸۶	یا کم از کم اسی انداز میں دیدیا کرو۔

گھروں میں داخلہ کے وقت اپنے اہل خانہ کو بھی سلامتی کی دعا دیا کرو

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا	اور جب گھروں میں داخل ہونے لگو
فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً	تو اپنے اہل خانہ کو بھی سلام کیا کرو
مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ط ۲۴/۶۱	اور ایک خوشگوار پاکیزہ اور بابرکت زندگی کی دعا دیا کرو۔

جاہلانہ خصائص کے لوگوں کو بھی سلامتی کی دعا دیا کرو

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ	اہل ایمان جب ایسے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہیں
الْجٰهِلُوْنَ	جو جاہلانہ خصائص کے حامل ہیں
قَالُوْا سَلٰمًا o ۲۵/۶۳	تو انہیں بھی سلام کرتے یا سلامتی کی دعا دیتے ہیں۔

اجازت لئے اور سلام دیئے بغیر کسی کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو

لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ	اور کسی کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو ماسوا اپنے گھر کے
حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا	جب تک کہ اہل خانہ سے اجازت نہ طلب کر لو
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ط ۲۴/۲۷	اور انہیں سلام نہ دے دو۔

جن گھروں میں کوئی موجود نہ ہو ان میں بھی بغیر اجازت داخل نہ ہو

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَداً	جس گھر میں کوئی موجود نہ ہو
فَلَا تَدْخُلُوْهَا	اس کے اندر بھی اس وقت تک نہ جاؤ
حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ ۲۴/۲۸	جب تک کہ داخل ہونے کی اجازت حاصل نہ کر لو۔

اور جب تم سے کوئی ملاقات نہ کرنا چاہے تو خوشی واپس آجایا کرو

وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا	اور جب تم سے کوئی ملاقات کرنا نہ چاہے
فَارْجِعُوْا	تو خوشی واپس آجایا کرو
هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ ۲۴/۲۸	یہی طرزِ معاشرت ہے جو تمہارے لئے زیادہ خوشگوار ہے۔

دوسروں کے ہاں دعوت میں شمولیت کے آداب

اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ	اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ایسا مت کرو کہ
نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ	وقت سے پہلے پہنچ جاؤ اور پھر کھانا پکنے کا انتظار کرتے رہو
وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا	بلکہ اس وقت پر جانا چاہئے جس کے لئے مدعو کئے گئے ہو
فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا ۳۳/۵۳	اور دعوت کے اختتام پر وہاں سے چلے آؤ۔

کون کونسے گھروں سے بلا تکلف کھا پی لینا چاہئے

وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم

مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے والد یا دادا کے گھر سے

اَوْبُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ	یا اپنی والدہ یا نانی کے گھر سے
اَوْبُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ	یا اپنے بھائیوں کے گھر سے
اَوْبُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ	یا اپنی بہنوں کے گھر سے
اَوْبُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ	یا اپنے چچاؤں کے گھر سے
اَوْبُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ	یا اپنی پھوپھیوں کے گھر سے
اَوْبُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ	یا اپنے ماموؤں کے گھر سے
اَوْبُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ	یا اپنی خالاؤں کے گھر سے
اَوْمَامَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ	یا ان گھروں سے جن کا نظم و نسق تمہارے ہاتھ میں ہو
اَوْصَدِيْقِكُمْ ط ۲۴/۶۱	یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔

کھانے پینے کا انتظام مشترکہ بھی رکھ سکتے ہو اور جدا جدا بھی

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا	اس میں کوئی ہرج نہیں کہ تمہارے کھانے پینے کا انتظام
جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ط ۲۴/۶۱	مشترکہ صورت میں ہو یا جدا جدا صورت میں۔

صفائی رکھو

وَاللّٰهُ يُحِبُّ	اللہ ایسے لوگوں کو پسند کرتا اور ان سے محبت کرتا ہے جو خود بھی
الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ ۹/۱۰۸	صاف ستھرا رہتے ہیں اور اپنے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھتے ہیں

مجالس میں بیٹھنے کے آداب

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ	اے اہلِ ایمان جب تم سے کہا جائے کہ

تَفَسَّحُوۡا فِی الۡمَجٰلِسِ	مجالس میں کشادہ ہو کر بیٹھو.
فَافۡسَحُوۡا	تو فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو کر بیٹھ جایا کرو
یَفۡسَحِ اللّٰہُ لَکُمۡ ۚ ۵۸/۱۱	اس طرح اللہ تمہارے لئے کشادگی کی راہیں کھول دیگا۔

مجلس کے برخاست ہونے کا اعلان ہو تو فوراً اٹھ جایا کرو

وَاِذَاقِیۡلَ انۡشُزُوۡا فَانۡشُزُوۡا	اور جب مجلس برخاست کرنے کا اعلان کیا جائے تو فوراً اٹھ جایا کرو
یَرۡفَعِ اللّٰہُ	حسن معاشرت کی ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے اللہ ان کے درجے
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ۙ ۵۸/۱۱	بلند کریگا جو اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

صدرِ مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس سے اٹھ کر نہ جاؤ

وَاِذَا کَانُوۡا مَعَہٗ	دیکھو جب تمہیں اکٹھا کیا جائے
عَلٰۤی اَمۡرٍ جَامِعٍ	کسی اجتماعی کام کے سلسلہ میں تو صدر
لَّمۡ یَذۡہَبُوۡا حَتّٰی یَسۡتَاۡذِنُوۡہُ ؕ ۲۴/۶۲	مجلس سے اجازت لئے بغیر وہاں سے اٹھ کر نہ چلے جایا کرو۔

دوسروں سے حسنِ ظن رکھو

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ	جو کوئی تمہاری طرف سلامتی کا پیغام بھیجے
اَلۡقٰۤی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ	تو اس کے متعلق تمہارا پہلا ردعمل یہ نہیں ہونا چاہئے
لَسۡتَ مُؤۡمِنًا ۚ ۴/۹۴	کہ وہ ایمانداری سے ایسا نہیں کر رہا۔

دوسروں کی غلطیوں کی تشہیر مت کرو

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ	اللہ کو یہ بات بالکل پسند نہیں
الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ	کہ دوسروں کی غلطیوں کی تشہیر کرتے پھرو
اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ط ۴/۱۴۸	اِلّا یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو۔

بدگمانی سے بچو

یٰٓاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے اہل ایمان
اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز	زیادہ بدگمانیوں سے پرہیز کرو
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ	بعض بدگمانیاں تو ایسی ہوتی ہیں
اِثْمٌ ۴۹/۱۲	جن سے خیر سگالی کے تمام جذبات مضمحل ہو جاتے ہیں۔

دوسروں کے معاملات کی ٹوہ مت لگاؤ

وَّلَا تَجَسَّسُوْا ۴۹/۱۲	اور دوسروں کے معاملات کی ٹوہ مت لگاؤ۔

غیبت سے بچو

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط	اور کسی کی پیٹھ پیچھے برائی مت کرو
اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ	کیا تم میں سے کوئی پسند کریگا کہ
لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا ۴۹/۱۲	اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

دوسروں کیخلاف نہ عیب لگاؤ نہ طعن و تشنیع کرو نہ بُرے القاب سے یاد کرو

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	دیکھو نہ تو ایک دوسرے کے خلاف عیب لگاؤ نہ طعن و تشنیع کرو
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ ۴۹/۱۱	اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے ہی یاد کرو۔

دوسروں کا تمسخر مت اُڑاؤ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ	کوئی قوم کسی قوم کا تمسخر نہ اُڑائے
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ	ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں
وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ ۴۹/۱۱	اور نہ افراد ہی ایک دوسرے کے خلاف ایسا کریں۔

تہمت بہت بڑا جُرم ہے

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	جو لوگ ایذا رسانی کا موجب بنتے ہیں
وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا	مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے
فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا	اور ان پر ناکردہ گناہوں کے الزام دھرتے ہیں
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ۳۳/۵۸	وہ بہت بڑے جُرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔

دوہرا جُرم

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗئَةً اَوْ اِثْمًا	جو کوئی خطا یا جُرم تو خود کرے
ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــًٔـا	اور اس کا الزام تھوپ دے کسی بے گناہ کے سر

فَقَدِ احْتَمَلَ — تو اس نے اپنے اوپر دُہرا بوجھ لاد لیا
بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ۴/۱۱۲ — ایک اپنے جرم کا بوجھ اور دوسرے بہتان کا بوجھ۔

فحاشی مت پھیلاؤ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ — جو لوگ ایسا کچھ کرتے ہیں جس سے
الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — معاشرہ میں فحش اور بے حیائی پھیلے
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا — ان کے لئے دنیا میں بھی سزا ہے
وَالْاٰخِرَةِ ۭ ۲۴/۱۹ — اور آخرت میں بھی سخت عذاب۔

فحش اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ — اور دیکھو فحش اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ ۶/۱۵۱ — نہ کھلے بندوں ایسا کرو نہ پوشیدہ طور پر۔

افواہ بازی سے بچو

وَاِذَا جَاۗءَهُمْ اَمْرٌ — دیکھو ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ
مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ — تم امن یا خوف کے متعلق کوئی بات سنو
اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ — اور بلا تحقیق اسے لے دوڑو اور پھیلاتے پھرو
وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ — تمہیں چاہئے کہ ایسی باتوں کی اطلاع اپنے مرکز کو کرو
وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ — یا حکام متعلقہ کو۔

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ تاکہ جو لوگ اس بات کی تہہ تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ط ۴/۸۳ وہ اس کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرلیں۔

خبر کی تحقیق کر لیا کرو

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ جب کوئی مفسد تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے

فَتَبَيَّنُوْٓا تو اس کی تحقیق کرو ایسا نہ کرو

اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ کہ تمہاری نادانی کی وجہ سے کسی فریق کو نقصان پہنچ جائے

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ اور اس کے بعد تمہیں اپنے کئے پر

نٰدِمِيْنَ ۝ ۴۹/۶ پچھتانا پڑے۔

حاسدوں کے شر سے محتاط رہو

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ دیکھو حاسدوں کے حسد سے محتاط رہو

اِذَا حَسَدَ ۝ ۱۱۳/۵ اور ان کے شر سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

ایفائے عہد کرو

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۵/۱ اپنے عہد و پیمان پورا کیا کرو۔

ایفائے عہد کے بارے میں باز پرس ہو گی

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اور اپنا عہد ہمیشہ پورا کیا کرو

اِنَّ الْعَهْدَ	یاد رکھو ایفائے عہد کے بارے میں
كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ ۱۷/۳۴	تم سے باز پرس ہو گی۔

تعاون کرو انسانی بھلائی کے امور میں

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ	ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو انسانی بھلائی کے امور میں
وَالتَّقْوٰى ۵/۲	اور ان امور میں جو قوانینِ خداوندی کی نگہداشت کا موجب بنیں۔

تعاون مت کرو ایسے امور میں جو معاشرہ میں برائی اور تنزل کا موجب ہوں

وَلَا تَعَاوَنُوْا	اور مت تعاون کرو ایسے امور میں
عَلَى الْاِثْمِ	جو معاشرہ میں برائی اور تنزل کا موجب ہوں
وَالْعُدْوَانِ ۵/۲	اور جو حدود اللہ سے تجاوز اور ظلم و زیادتی کا باعث بنیں۔

سعادتوں اور کامیابیوں کے وارث لوگ

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ	جو لوگ اپنی امانتوں کا پاس رکھتے ہیں
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝	اور اپنے کئے ہوئے عہد پورا کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ	اور زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے فرائض
يُحَافِظُوْنَ ۝	منصبی کی محافظت کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ	تو یہی لوگ ہیں جو زندگی کی سعادتوں اور کامرانیوں
الْوٰرِثُوْنَ ۝ ۲۳/۸۔۱۰	کے وارث ہونگے۔

ہر کسی کو آزادیٔ افکار دو

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ — کہو تمہارے پروردگار کی جانب سے حق آگیا ہے
فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ — اب جس کا جی چاہے اسے قبول کرلے
وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ ۱۸/۲۹ — اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کردے۔

دین کے معاملہ میں جبر نہیں

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۚ ۲/۲۵۶ — دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔

اختلافی امور میں بھی حسین انداز سے بات کرو

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ — اللہ کی راہ کی طرف دعوت اس انداز سے دو
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ — جو نہایت حکیمانہ ناصحانہ اور متوازن ہو
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ — اور اختلافی امور میں بھی لوگوں کیساتھ نہایت
هِيَ اَحْسَنُ ۭ ۱۶/۱۲۵ — حسین و متوازن انداز میں بات کیا کرو۔

غیر اللہ کو بھی برا مت کہو

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ — اور انہیں بھی برا نہ کہو
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۶/۱۰۸ — جنہیں لوگ اللہ کے بجائے پکارتے ہیں۔

مشرکین کو بھی پناہ دو

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	اور مشرکین میں سے بھی کوئی اگر تم سے
اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ ٩/٦	پناہ مانگے تو اسے پناہ دیا کرو۔

لباس باعث ستر پوشی بھی ہے اور باعث زینت بھی

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اے نوعِ انسان
قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا	تمہارے لیے لباس مہایا گیا ہے
يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ	جس سے تمہاری ستر پوشی ہوتی ہے
وَرِيْشًا ٧/٢٦	اور وجہ زیب و زینت بھی ہے۔

زیب و زینت کو کون حرام قرار دیتا ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ	کہو کون حرام قرار دیتا ہے زیب و زینت کی چیزوں کو
الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ	جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں
وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ٧/٣٢	اور ان اشیائے رزق کو جو پاکیزہ اور خوشگوار ہیں۔

کھاؤ پیو، لیکن ضائع مت کرو

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ کھاؤ پیو لیکن بیکار ضائع مت کرو

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ	یاد رکھو اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا

الْمُسْرِفِيْنَ ۝ ۷/۳۱ جو چیزوں کو بیکار ضائع کر دیتے ہیں۔

مال کو بے جا صرف مت کرو

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ مال کو بے جا صرف مت کرو
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ اور یاد رکھو کہ مال کے بے جا ضائع کر دینے والے لوگ
كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ شیطان کے بھائی بند ہوتے ہیں
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور شیطان اسے کہتے ہیں
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ ۲۷-۱۷/۲۶ جو اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرے۔

اخراجات میں اعتدال رکھو

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ اور اخراجات کے سلسلہ میں نہ تو ہاتھ اتنا سکیڑ لو کہ
مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ جائز ضروریات بھی پوری ہونے سے رکی رہیں
وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ ۱۷/۲۹ اور نہ اتنا کھول ہی دو کہ فضول خرچی کرنے لگ جاؤ۔

اخراجات میں بین بین کی متوازن روش اختیار کرو

اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا اور اخراجات کے سلسلہ میں نہ تو فضول خرچی کرد
وَلَمْ يَقْتُرُوْا اور نہ تنگی ہی کرو
وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۲۵/۶۷ بلکہ بین بین کی متوازن روش اختیار کرو۔

دوسروں کا مال ناجائز ذرائع سے مت کھاؤ

وَلَاتَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	دیکھو تم آپس میں ایک دوسرے کا مال
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ۲/۱۸۸	ناجائز ذرائع سے مت کھایا کرو۔

رشوت کے ذریعے کوئی کام مت کراؤ

وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ	اور حکام کو رشوت دیکر ایسا فیصلہ لینے کی کوشش مت کرو
لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ	کہ جس سے دوسروں کے مال کا کچھ حصہ
النَّاسِ بِالْاِثْمِ	ناجائز طور پر تمہیں مل جائے
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ ۲/۱۸۸	تمہیں معلوم ہے کہ اس روش کا انجام کیا ہوتا ہے۔

ایسا شریکِ حیات منتخب کرو جس سے سکون قلب حاصل ہو

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ	اور اللہ کے قانون کے مطابق
لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا	تمہارے لئے شریکِ حیات بنائے گئے
لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا ۳۰/۲۱	تاکہ تم ایک دوسرے کی رفاقت سے سکونِ قلب حاصل کر سکو۔

اہلِ ایمان کی گھریلو زندگی

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ	اہل ایمان ہمیشہ یہ آرزو کرتے ہیں کہ
رَبَّنَا هَبْ لَنَا	پروردگار ہماری گھریلو زندگی ایسی ہو کہ
مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا	جس میں ہمیں اپنے شریک حیات اور اولاد سے

قُرَّةَ اَعۡیُنٍ ۲۵/۷۴ آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون حاصل ہو۔

اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں نہ ڈال دو

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ دیکھو اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں نہ ڈال دو

خَشۡیَۃَ اِمۡلَاقٍ ؕ اس ڈر سے کہ اس پر اُٹھنے والے اخراجات سے تم مفلس ہو جاؤ گے

نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ یاد رکھو نظامِ خداوندی نے تمہارے رزق کی ذمہ داری بھی اپنے

وَاِیَّاکُمۡ سر لے لی ہے اور تمہاری اولاد کے رزق کی بھی

اِنَّ قَتۡلَهُمۡ لہٰذا انہیں اسطرح تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں

کَانَ خِطۡاً کَبِیۡرًا ۝ ۱۷/۳۱ ڈالنا بہت بڑی غلطی ہے۔

خسارہ میں رہنے والے لوگ

قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ بلاشبہ خسارہ میں رہے وہ لوگ

قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ جنھوں نے غلط تربیت سے اولاد کو ہلاکت میں ڈال دیا

سَفَهًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۶/۱۴۰ اپنی حماقت اور جہالت کی بنا پر۔

اہل و عیال کی خاطر ناجائز لالچ میں نہ پڑو

اِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ وَ دیکھو بعض حالات میں تمہارے اہل و عیال بھی

اَوۡلَادِکُمۡ عَدُوًّا لَّکُمۡ ۶۴/۱۴ تمہارے لئے دشمن ثابت ہو سکتے ہیں۔

تمہارے مال و اولاد تمہارے لئے فتنہ کا باعث بھی بن سکتے ہیں

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ اور جان لو کہ تمہارے مال و اولاد

وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ۸/۲۸ — تمہارے لئے فتنہ کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

کھلا ہوا خسارہ

قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ — کہو اصل خسارے میں وہ لوگ رہے
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ — جنہوں نے اپنے آپ کو
وَاَھْلِیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ — اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے روز خسارے
اَلَا ذٰلِکَ — میں ڈال دیا
ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۞ ۳۹/۱۵ — یاد رکھو! یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو

وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۶/۱۵۱ — اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اور والدین سے عزت و احترام کے ساتھ پیش آؤ

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا — اور اپنے والدین کے ساتھ حُسن سلوک کیا کرو
اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ — تمہارے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں
الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا — اگر بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں
فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ — تو ان کی کسی بات پر ناگواری کا اظہار مت کرو
اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا — اور نہ انہیں جھڑکا ہی کرو
وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۞ — ان کے ساتھ بات چیت ادب و عزت سے کیا کرو

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ	اور انکے آگے عاجزی کا سر جھکائے رکھو
مِنَ الرَّحۡمَةِ	محبت و مہربانی کے ساتھ
وَقُلۡ رَّبِّ	اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو کہ اللہ
ارۡحَمۡهُمَا	ان کے بڑھاپے پر رحم فرمائے جس طرح
كَمَا رَبَّيٰنِیۡ صَغِيۡرًا ۝ ۲۳-۲۴/۱۷	انہوں نے تم پر بچپن میں محبت و شفقت کا سایہ قائم رکھا۔

دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان کی کمیاں پوری کرو

وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا	حُسن سلوک سے پیش آؤ اور کمیاں پوری کرو والدین کی
وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡيَتٰمٰی	اور اقربا کی اور ان کی جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا ہو جائیں
وَالۡمَسٰكِيۡنِ	اور ان کی جو معذور و بے روزگار ہوں
وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی	اور ہمسایہ کی خواہ وہ قریب کا ہمسایہ ہو یا دُور کا
وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ	خواہ رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار خواہ اپنا ہو یا بیگانہ
وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ	نیز اپنے رفقائے کار کی اور مسافروں کی
وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ ۴/۳۶	اور ان کی جو تمہارے ماتحت کام کرتے ہوں۔

اہلِ ایمان کے مال میں حق ہوتا ہے

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ	دیکھو اہلِ ایمان کے اموال میں حق ہوتا ہے
لِّلسَّآئِلِ	ہر اس کا جسکے پاس اسکی ضرورت سے کم ہو
وَالۡمَحۡرُوۡمِ ۝ ۵۱/۱۹	یا جو بالکل کما سکنے کے قابل نہ رہے۔

نظام سے وابستہ لوگوں کے مال میں ہر ضرورتمند اور محروم کا حق ہو جاتا ہے

اَلَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلَاتِهِمۡ	جو لوگ نظام خداوندی کیساتھ وابستہ ہو جاتے ہیں
دَآئِمُوۡنَ ۙ	مستقل مزاجی سے
وَالَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ	ان کے مال میں ایک
حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ۙ	تسلیم شدہ حق ہو جاتا ہے
لِّلسَّآئِلِ	ہر ضرورت مند
وَالۡمَحۡرُوۡمِ ۙ ۲۵-۷۰/۲۴	اور محروم کا۔

جو خیراتیں تخریبی نتائج پیدا کرتی ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِکُمۡ	یاد رکھو تمہاری خیراتیں تخریبی نتائج پیدا کرنے لگ جائینگی
بِالۡمَنِّ	اگر تم نے یہ کسی پر احسان کی خاطر دیں
وَالۡاَذٰی ۙ ۲/۲۶۴	اور لوگوں کی تذلیل اور ایذارسانی کا باعث بنے۔

ایسا معاشرہ جس میں نہ کسی کمزور کو دبایا جا سکے اور نہ کسی ضرورت مند کو جھڑکا جا سکے

فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ	معاشرہ میں ایسے انتظامات کرو کہ
فَلَا تَقۡهَرۡ ؕ	کسی کمزور و بے آسرا کو دبایا نہ جا سکے
وَاَمَّا السَّآئِلَ	اور نہ کسی ضرورت مند کو
فَلَا تَنۡهَرۡ ؕ ۱۰-۹۳/۹	جھڑکا یا دُھتکارا جا سکے۔

دیکھو لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال لینا

یٰاَیُّهَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بَیۡنَکُمۡ	آپس میں ایک دوسرے کا مال ہرگز نہ کھانا
بِالۡبَاطِلِ	ناجائز ذرائع سے
اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ تِجَارَۃً	البتہ تجارت کر سکتے ہو
عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡکُمۡ ۟	جس کا انداز باہمی رضامندی کا ہونا چاہئے اور دیکھو
وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ	لوٹ کھسوٹ کا نظام اختیار کر کے اپنے آپکو ہلاکت میں نہ ڈال لینا
اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا ۝ ۴/۲۹	اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری بہترین نشوونما ہوتی رہے۔

اور سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچنا

یٰاَیُّهَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے اہل ایمان تم کہیں
لَاتَاۡکُلُوا الرِّبٰوۤا	سرمایہ کا منافع کھانیوالے سرمایہ دارانہ نظام کو نہ اپنا لینا
اَضۡعَافًا	جس میں دوسروں کے استحصال کے ذریعہ سے نجی
مُّضٰعَفَۃً ۪	دولت کے انبار لگائے جاتے ہیں
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ	تم ہمیشہ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنا اسی میں تمہاری
تُفۡلِحُوۡنَ ۝ۚ	فلاح و کامیابی ہے
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡۤ	اور سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچنا
اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ۝ۚ	جس میں اس نظام کے پیروکار جلا کرتے ہیں
وَاَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ	تم صرف نظامِ خداوندی کی اطاعت کرنا

لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝ ۳/۱۳۰-۱۳۲ تاکہ اس میں تمہاری انسانی صلاحیتوں کی نشو و نما ہوتی جائے۔

ظلم پر قائم معاشرہ تباہیوں و بربادیوں کی آگ میں جلتا رہتا ہے

وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ جو قوم اپنا نظام معاشرت

عُدۡوَانًا وَّظُلۡمًا ظلم و عدوان پر قائم کریگی

فَسَوۡفَ نُصۡلِیۡهِ نَارًا ؕ تو اس کا معاشرہ تباہیوں و بربادیوں کی آگ میں جلتا رہیگا

وَ کَانَ ذٰلِکَ تباہیوں و بربادیوں کا سامان تو خود اس نظام کے اندر ہوتا ہے

عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرًا ۝ ۴/۳۰ لہذا اللہ کے قانون مکافات کے مطابق سب کچھ خود بخود ہو جاتا ہے

غلط نظام ہائے زندگی کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچو

قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَهۡلِیۡکُمۡ بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو

نَارًا وَّ قُوۡدُهَا غلط نظام ہائے زندگی کی بھڑکائی ہوئی آگ سے

النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۶۶/۶ جس کا ایندھن عوام و خواص سب بن جاتے ہیں۔

دولت سمیٹنے والی فحاشی میں مبتلا نہ ہو جانا

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ کُلُوۡا مِمَّا اے نوع انسان اپنا معاشرہ اس طرح کا بناؤ کہ

فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۫ۖ جس میں ہر کسی کو حلال و طیب روزی ملتی جائے

وَّلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اور ان خود غرض و مفاد پرست عناصر کے پیچھے نہ لگ جانا

اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝ جو تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ	یہ عناصر اس طرح کا نظام قائم کرتے ہیں کہ معاشرہ میں
بِالسُّوْٓءِ	ہر طرف ناہمواریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ہر کوئی دوسروں کو
وَالْفَحْشَآءِ	محروم کر کے اپنے لئے دولت سمیٹنے کی فحاشی میں مبتلا ہو جاتا ہے
وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ	یہ لوگ اپنے اس خود ساختہ نظام کو اللہ سے منسوب کرتے اور
مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۶۸-۱۶۹/۲	اللہ کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں جن کا انہیں علم ہی نہیں۔

دنیا میں ذلت و خواری کے اسباب

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ	غلط نظام ہائے زندگی میں جب لوگ مشکل میں پھنس جاتے ہیں
فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ	اور ان پر رزق کی تنگی آجاتی ہے تو واویلا
فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝	کرتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں خواہ مخواہ ذلیل و خوار کر دیا نہیں
كَلَّا بَلْ	ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ تمہاری یہ حالت اس لیے ہوئی کہ
لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝	تمہارے معاشرہ میں کمزور و بے آسرا کی عزت نہیں کی جاتی
وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى	اور تمہارے ہاں
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝	معذور اور بیروزگاروں کی روزی کا کوئی انتظام نہیں
وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ	تمہارے ہاں ہر کوئی مال دولت کو اپنی میراث
اَكْلًا لَّمًّا ۝	سمجھ کر سمیٹتا چلا جاتا ہے
وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ	لہٰذا مال و دولت سے تمہاری اس قدر محبت ہی
حُبًّا جَمًّا ۝ ۲۰-۱۶/۸۹	تمہاری ذلت و خواری کا باعث ہوئی۔

رنگ، نسل، قوم، قبیلے کے امتیازات ختم کردو

يَآيُّهَاالنَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ	اے نوعِ انسان تمہاری پیدائش کی ابتدا
مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى	ایک مذکر اور ایک مؤنث سے ہوئی
وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا	لہٰذا پیدائش کے لحاظ سے کوئی اعلٰے یا ادنےٰ نہیں
وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط	تمہارے خاندان اور قبیلے تو محض تمہارے تعارف کیلئے ہیں
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ	لہٰذا اللہ کے نزدیک معیارِ فضیلت
اَتْقٰكُمْ ط	سیرت و کردار ہوتا ہے نہ کہ خاندان یا قبیلے
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ۴۹/۱۳	اور یہ معیار اس اللہ کا مقرر کردہ ہے جو بڑا ہی علیم و خبیر ہے۔

معاشرہ میں مرد اور عورت کو مساویانہ حقوق دو

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ	اور حسد نہ کرو ان صلاحیتوں پر جو اللہ کے فضل و کرم سے مختلف افراد
بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط	معاشرہ کو مختلف فرائض کی انجام دہی کیلئے حاصل ہوتی ہیں
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ط	دیکھو مرد بھی کمائی کرنے اور اسکے مالک ہونے کا حق رکھتے ہیں
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ	اور عورتیں بھی کمائی کرنے
مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط ۴/۳۲	اور اس کی مالک ہونے کا حق رکھتی ہیں۔

تمام مومن مرد اور عورتیں آپس میں دوست اور رفیق ہوتے ہیں

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ	دیکھو تمام مومن مرد اور عورتیں
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۹/۷۱	آپس میں رفیق اور دوست ہوتے ہیں۔

مومنین کے درمیان تعلقات کو درست رکھو

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	دیکھو تمام مومن آپس میں بھائی ہیں
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ ۴۹/۱۰	لہٰذا بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست رکھو۔

مشاورتی نظام قائم کرو

وَاَمْرُهُمْ	اہلِ ایمان کے حکومتی معاملات
شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ص ۴۲/۳۸	مشاورتی نظام کے تحت انجام پاتے ہیں۔

اور نظامِ حکومت چلانے کی ذمہ داریاں اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ	اللہ کا حکم ہے کہ
اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ	نظام حکومت چلانے کی ذمہ داریاں جو اس نظام کی امانتیں ہیں
اِلٰٓی اَهْلِهَا لا	ایسے لوگوں کے سپرد کیا کرو جو اس کی اہلیت رکھتے ہوں
وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ	اور جن کے سپرد یہ امانتیں کی جائیں وہ عوام الناس کے درمیان
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ط ۴/۵۸	عدل وانصاف کے ساتھ نظام حکومت چلائیں۔

دیکھو نظامِ خداوندی کے ساتھ خیانت مت کرو

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے اہلِ ایمان
لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	نظامِ خداوندی کے ساتھ خیانت مت کرو
وَتَخُوْنُوْٓا	اور نہ ان فرائض کی ادائیگی میں خیانت کرو

اَمٰنٰتِكُمْ	جو نظام کی طرف سے تمہارے سپرد ہوں
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	تم جانتے ہو کہ ایسی خیانتوں کے نتائج کیا نکلا کرتے ہیں
وَاعْلَمُوْٓا	لہٰذا اچھی طرح سمجھ لو کہ
اَنَّمَآ	اگر تم نے اولاد کی خاطر نظام کیساتھ خیانت کی
اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ	تو تمہاری یہ اولاد اور اس کیلئے اس طرح حاصل کیا ہوا یہ مال
فِتْنَةٌ ۙ ۸/۲۷-۲۸	تمہارے معاشرہ کے لئے فتنہ کا باعث بن جائے گا۔

معاشرہ میں اگر توازن پیدا کرلو گے تو اس کی ناہمواریاں خود بخود دور ہو جائینگی

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ	دیکھو اگر تم معاشرہ میں حسن توازن پیدا کر لو گے
السَّيِّئَةَ ؕ ۲۳/۹۶	تو اسکی ناہمواریاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔

جنہوں نے دین کو لغویات میں تبدیل کر لیا ہے ایسے لوگوں سے مت اُلجھو

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ	اور جن لوگوں کو دیکھو کہ ہمارے قوانین کو سنجیدگی سے نہیں لیتے
يَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰيٰتِنَا	اور اس سلسلہ میں لغو و بیکار باتیں کرتے ہیں
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى	تو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ اس موضوع
يَخُوْضُوْا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ	کے بجائے کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر
وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ	کبھی شیطان کے بہکاوے میں آکر ان سے بحث میں الجھ پڑو
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى	تو اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی وہاں سے اٹھ جاؤ
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۶/۶۸	ایسے ظالم لوگوں کی محفل میں بیٹھنا ہی نہیں چاہئے۔

جنہوں نے دین کو کھیل تماشہ بنالیا ہے ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو

وَذَرِ الَّذِيْنَ	اور کنارہ کشی اختیار کرلو ایسے لوگوں سے
اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا	جنہوں نے دین کو کھیل تماشہ بنایا ہوا ہے
وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	اور دنیاوی زندگی کے فریب میں الجھ کر رہ گئے ہیں
وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ	ہاں البتہ ان کے سامنے قرآنی تعلیمات پیش کرتے رہو
تُبْسَلَ نَفْسٌ ۢ	ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنے
بِمَا كَسَبَتْ ۖ ۶/۷۰	کرتوتوں کے وبال سے بچ جائے۔

قوانین خداوندی پر مضحکہ خیز باتیں ہونے والی محفلوں میں شمولیت منافقت ہے

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	جب کسی محفل میں سنو کہ قوانینِ خداوندی کے
يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا	الٹ اور مضحکہ خیز باتیں کی جارہی ہیں
فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ	تو ایسی محفل میں شمولیت اختیار نہ کرو
حَتّٰى يَخُوْضُوْا	تاآنکہ وہ اس قسم کی باتوں کو چھوڑ کر
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ	دوسری باتوں میں نہ لگ جائیں
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ	ورنہ تمہیں بھی انہی میں شامل سمجھا جائے گا
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ	بلاشبہ اللہ منافقوں
وَالْكٰفِرِيْنَ	اور کافروں کو
فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ ۴/۱۴۰	جہنم میں اکٹھا ہی رکھیں گے۔

اے اہل ایمان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ	تم اپنے والدین اور
وَاِخۡوَانَكُمۡ اَوۡلِيَآءَ	بھائیوں سے بھی رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو
اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡكُفۡرَ	اگر وہ کفر کی روش کو ترجیح دیں
عَلَى الۡاِيۡمَانِ ؕ	ایمان کی روش پر، تم میں سے اگر کوئی
وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ	ایسے لوگوں کے ساتھ رفاقت کے تعلقات رکھے گا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝ ۹/۲۳	تو اسے ظالموں کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔

لیکن دوسروں سے کنارہ کشی بھی حسین انداز سے کرو

فَاصۡفَحِ	اور دیکھو جن لوگوں سے کنارہ کشی کرنا ضروری ہو جائے
الصَّفۡحَ الۡجَمِيۡلَ ۝ ۱۵/۸۵	ان سے کنارہ کشی بھی حسین انداز سے کرو۔

اور کنارہ کشی کے باوجود حق کی تلقین کا موقع نہ جانے دو

فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ	اور غلط کار لوگوں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے بھی
وَعِظۡهُمۡ وَقُلۡ لَّهُمۡ	جب موقع ملے تو انہیں حق و صداقت کی زندگی بسر کرنے
فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ	کی تلقین کرتے رہو اور اس انداز سے تلقین کرو
قَوۡلًاۢ بَلِيۡغًا ۴/۶۳	کہ بات ان کے دل میں اتر جائے۔

اللہ والوں کو اگر اقتدار حاصل ہو جائے تو انکی روش میں نرمی اور ملائمت آجاتی ہے

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ	جو لوگ اللہ کی محکومی اختیار کر لیتے ہیں ان کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ
يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ	انہیں اگر دنیا میں اقتدار حاصل ہو جائے تو
هَوْنًا	روش میں نرمی اور ملائمت آجاتی ہے حتیٰ کہ ان کا
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ	سابقہ اگر جاہلانہ خصائص کے لوگوں سے پڑ جاتا ہے تو
قَالُوْا	ان کیساتھ بھی
سَلٰمًا ۝ ۲۵/۶۳	امن و سلامتی، بلند نگہی اور کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اللہ کے قوانین کسی پر زبردستی ٹھونسنے کی کوشش مت کرو

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ	دیکھو تم صرف ان قوانین کا اتباع کرو
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ	جو تمہارے پروردگار کی جانب سے بذریعہ وحی تمہیں ملے ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ	اس پروردگار کی جانب سے جس کے سوا کوئی اور اللہ نہیں اور یہ
وَاَعْرِضْ عَنِ	قوانین کسی پر زبردستی ٹھونسنے کی کوشش نہ کرو اور انہیں انکے حال
الْمُشْرِكِيْنَ ۝	پر چھوڑ دو جو اللہ کے قوانین کیساتھ دوسرے قوانین شامل کر لیتے ہیں
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	اگر ان قوانین کو زبردستی منوانا ہوتا تو اللہ خود ایسا کر سکتا تھا
مَآ اَشْرَكُوْا ؕ	کہ کسی کو ان قوانین سے سرتابی کی گنجائش ہی نہ ہوتی
وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ	لیکن اس نے ایسا نہیں کیا نہ تمہیں ہی ان کی
حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ	پاسبانی سونپی گئی ہے اور نہ تم ان پر
بِوَكِيْلٍ ۝ ۶/۱۰۶-۱۰۷	داروغہ ہی بنائے گئے ہو۔

لوگوں کے ساتھ نرمی اور درگزر کا برتاؤ کرو

خُذِ الْعَفْوَ	لوگوں کے ساتھ نرمی اور درگزر کا برتاؤ کرو
وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ	اور احسن طریقہ سے نظامِ خداوندی کو نافذ کرتے جاؤ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○	اور جہلا سے کنارہ کش رہو ان سے الجھ کر وقت ضائع نہ کرو
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ	اگر تمہارے درمیان نزاع یا فساد کی صورت پیدا ہو جائے
مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ	معاشرہ کے مفاد پرست عناصر کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ	تو فوراً اللہ کے قوانین کی پناہ میں آجایا کرو
اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ ۷/۱۹۹-۲۰۰	بلاشبہ تمہارا اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

عزت اور مرفہ الحالی کی زندگی حاصل کرنے کا طریق

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ	دیکھو انسانیت کے خلاف جن سنگین جرائم سے تمہیں روکا جاتا ہے
مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ	ان سے اگر تم باز رہے
نُكَفِّرْ عَنْكُمْ	تو تمہاری ذات اور معاشرہ کی چھوٹی موٹی
سَيِّاٰتِكُمْ	کمزوریاں وناہمواریاں خود بخود دور ہو جائینگی
وَنُدْخِلْكُمْ	اور تمہیں عزت اور مرفہ الحالی
مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ○ ۴/۳۱	کی زندگی نصیب ہو جائیگی۔

اور معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرنے والے عناصر سے ہوشیار رہو

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ	میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ

يَقُولُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ط	جو بات بھی کریں ایسی کریں کہ اس میں حسن توازن ہو
اِنَّ الشَّيْطٰنَ	کیونکہ معاشرہ کے مفاد پرست عناصر ہمیشہ اس کوشش
يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ط	میں رہتے ہیں کہ تم میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو جائے
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ	لہٰذا ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ ابلیسی قوتیں انسان کی
عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ ۱۷/۵۳	کھلی ہوئی دشمن ہوتی ہیں۔

قرآنی معاشرہ میں لوگوں کی باہمی دشمنیاں اور عداوتیں ختم ہو جاتی ہیں

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ	حسن و توازن کے حامل معاشرہ کے برابر وہ معاشرہ نہیں ہو سکتا
وَلَا السَّيِّئَةُ ط	جس میں ناہمواریاں اور اونچ نیچ پیدا کر لیا گیا ہو
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ	ان ناہمواریوں کو دور کرنیکا بہترین طریقہ یہ ہے کہ
هِيَ اَحْسَنُ	معاشرہ میں زیادہ سے زیادہ حُسن و توازن پیدا کیا جائے
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ	ایسے معاشرہ میں لوگوں کی باہمی
وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ	دشمنیاں اور عداوتیں ختم ہو جاتی ہیں اور وہ آپس میں
كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝	ایک دوسرے کے گہرے دوست اور ہمدرد بن جاتے ہیں
وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ	بہر حال یہ مشکل مراحل وہی لوگ طے کر سکتے ہیں جو
صَبَرُوْا ج	مستقل مزاجی سے اس کام میں لگے رہیں
وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ	اور وہ بڑے ہی خوش نصیب ہوتے ہیں۔ جو ایسا
حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ ۴۱/۳۴-۳۵	توازن بدوش معاشرہ قائم کر لیتے ہیں۔

اچھائی اور برائی کی ترغیب و تائید کرنے والے، ان کے نتائج میں حصہ دار ہوتے ہیں

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً	جو لوگ دوسروں کو معاشرہ میں
حَسَنَةً	حسن و توازن پیدا کرنیکی ترغیب دیتے ہیں
يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ	تو اس معاشرہ کی خوشگواریوں میں ان کا حصہ بھی ہوتا ہے
وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً	اور جو لوگ معاشرہ میں ناہمواریاں
سَيِّئَةً	اور بگاڑ پیدا کرنے میں دوسروں کی تائید کرتے ہیں
يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ	تو اس کے تخریبی نتائج میں ان کا حصہ بھی ہو جاتا ہے
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	یاد رکھو کائنات کی ہر شے اللہ کے
مُّقِيْتًا ۝ ۴/۸۵	قانون مکافات کی نظر میں ہوتی ہے۔

قوانینِ خداوندی کا بنیادی نقطہ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ	دیکھو قوانینِ خداوندی کا نبیادی نقطہ یہ ہے کہ ہر ایک سے
بِالْعَدْلِ	عدل کرو اور اسے اس کا پورا پورا حق دو اور جسکی ضروریات اسکی
وَالْاِحْسَانِ	آمدن سے پوری نہ ہو سکیں اسے زائد دے کر کمی کو پورا کر دو
وَاِيْتَآئِ ذِي	اور اس عدل و احسان کی ابتدا اپنے
الْقُرْبٰى	قریب والوں سے کر کے اسے عالمگیر کرتے جاؤ اور قتل سے
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ	ہمیشہ بچو یعنی یہ نہ کرو کہ سب کچھ اپنی ذات کیلئے سمیٹ کر بیٹھ جاؤ اور
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ ۱۶/۹۰	اللہ کی مقرر کردہ حدود سے کبھی تجاوز نہ کرو اور نہ قانون شکنی کرو۔

اور باقی وہ رہتا ہے جو نوعِ انسان کے لئے نفع بخش ہوتا ہے

اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	دیکھو جس طرح بادلوں سے مینہ برستا ہے تو
فَسَالَتۡ اَوۡدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا	ندی نالے اپنے ظرف کے مطابق بہہ نکلتے ہیں اور پانی
فَاحۡتَمَلَ السَّیۡلُ زَبَدًا رَّابِیًا ؕ	کے اس بہاؤ سے زمین کا میل کچیل جھاگ بن کر بہہ جاتا ہے
وَمِمَّا یُوۡقِدُوۡنَ عَلَیۡهِ فِی النَّارِ	یا جس طرح کسی دھات کو آگ میں تپایا جاتا ہے زیورات
ابۡتِغَآءَ حِلۡیَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ	یا دیگر ضروریات کی چیزیں بنانے کے لئے تو اس کا کھوٹ
زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ	جھاگ بن کر اوپر آجاتا ہے اور خالص دھات نیچے رہ جاتی ہے
کَذٰلِكَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ	اسی طرح اللہ کے قانونِ کشمکش کے مطابق
الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ؕ	تعمیری قوتیں تخریبی قوتوں سے ٹکراتی رہتی ہیں
فَاَمَّا الزَّبَدُ	لہٰذا جو کچھ انسانیت کے لئے نفع بخش نہیں ہوتا
فَیَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ	وہ میل کچیل کی طرح جھاگ بن کر بہہ جاتا ہے
وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ	اور جو کچھ نوعِ انسان کے لئے نفع بخش ہوتا ہے
فَیَمۡكُثُ فِی الۡاَرۡضِ ؕ	وہ دنیا میں باقی رہ جاتا ہے
کَذٰلِكَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ	اور اس طرح اللہ بات واضح کر دیتا ہے
الۡاَمۡثَالَ ۝ ۱۳/۱۷	مثالوں کے ذریعے سے۔

****

ذوقِ جمال

مادہ : ج م ل

حُسْنُ' کے بنیادی معنی ہیں تناسب و توازن کا قائم رہنا لہٰذا انسانی جسم کے حُسن سے مراد ہو تا ہے اعضاء کا صحیح صحیح تناسب و توازن اور عرف عام میں حسین ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جو نگاہ کو بھلی معلوم ہوں۔

اشیائے کائنات کے دو پہلو ہیں ایک پہلو افادی ہے یعنی انسانی زندگی کیلئے طبعی فوائد، یہ پہلو انسانوں اور حیوانوں سب کے لئے یکساں ہے لیکن انسان محض کھانے پینے سے زندہ نہیں رہتا اسے ذوق جمال بھی عطا کیا گیا ہے یہ کھانے پینے کی چیزوں میں بھی چاہتا ہے کہ جہاں یہ چیزیں طبعی طور پر مفید ہوں وہاں وہ خوش منظر بھی ہوں خوش ذائقہ بھی ہوں ان کی خوشبو بھی اچھی ہو اشیائے کائنات کا یہ پہلو جمالیاتی کہلاتا ہے اسے حسن، آرٹ اور زینت سے تعبیر کیا جاتا ہے انسان کو ذوق جمال عطا کرنا اور اشیائے کائنات میں اس ذوق کی تسکین کا سامان رکھ دینا اس سے خالق کائنات کا منشا واضح ہو جاتا ہے

اللہ کے اَسْمَاء کو اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کہا گیا ہے اس لئے کہ اللہ کی ذات وہ ہے جس میں مختلف صفات اپنے پورے پورے تناسب و توازن کو لئے انتہائی حُسن کارانہ انداز سے یک جا ہیں اور چونکہ انسانی زندگی کا مقصود یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ لے ۲/۱۳۸ لہٰذا ایک حسین انسانی ذات وہ ہو گی جس میں مختلف صلاحیتیں پورے پورے توازن کے ساتھ نشوونما حاصل کرتی جائیں۔

قرآنی تعلیم کا مقصود یہ ہے کہ انسان حُسن و توازن پیدا کرے۔ خود اپنی ذات میں اور دوسرے انسانوں میں اور خارجی کائنات میں پہلے خود اپنا جائزہ لیں اگر آپ کی ذات متوازن نہیں تو اس میں حسن پیدا کرنے کی کوشش کریں اس کے بعد دوسرے انسانوں کو دیکھیں کہ وہ اگر اپنا توازن کھو رہے ہوں تو ان کا توازن قائم کر کے ان کی زندگیوں میں حُسن پیدا کر دیں جب معاشرے کا توازن بگڑ جائے تو اس میں حسن پیدا کرنے کی کوشش کریں اسی طرح خارجی کائنات میں علم و تحقیق کے ذریعہ سے حسین اضافے کرتے جائیں اور اسے حسین سے حسین تر بناتے رہیں آپکی یہ کوششیں اپنا بدلہ آپ ہونگی حسن پیدا کرنے کی کوشش کا نتیجہ یہ ہو گا کہ حُسن پیدا ہو جائے گا یعنی بگڑا ہوا توازن درست ہو جائے گا۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا ۳۹/۶۹ اور یہ زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی یہی انسانی زندگی کا مقصود ہے۔

اللہ کی ہر تخلیق میں حُسن ہے

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ۳۲/۷ حسین، متناسب و متوازن ہے ہر وہ چیز جسے اللہ نے تخلیق کیا۔

احسن الخالقین

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ — بڑی بابرکت ہے اللہ کی ذات

اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۲۳/۱۴ — جس کے شاہکار تمام تخلیق کاروں میں بے مثال ہوتے ہیں۔

انسان کی تخلیق میں حُسن و توازن

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	ہم نے انسان کی تخلیق کی
فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ۹۵/۴	حسن و توازن کی بہترین ساخت میں۔

انسان کے تخلیقی عناصر میں حسن و توازن

الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ	اللہ نے تمہاری تخلیق کی اور تمہیں نک سک سے درست کیا
فَعَدَلَکَ ۸۲/۷	اور تمہارے تخلیقی عناصر میں توازن و اعتدال پیدا کر دیا۔

انسانی صورتوں میں حسن

وَّصَوَّرَکُمْ	اور اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں
فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ ۴۰/۶۴	اور صورتوں میں حُسن پیدا کیا۔

پہاڑوں اور نباتات میں حسن

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰھَا وَاَلْقَیْنَا فِیْھَا	ہم نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھادیا اور اس پر پہاڑ جما دیئے
رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ	اور اس میں طرح طرح کی نباتات اُگائیں
زَوْجٍۢ بَھِیْجٍ ۝ ۵۰/۷	خوش منظر اور حسن و جمال لئے ہوئے۔

مویشیوں کے گلوں میں حسن

وَلَکُمْ فِیْھَا جَمَالٌ	تمہارے لئے کسقدر حُسن و جمال کی دلاویز کیفیتیں لئے ہوئے ہیں

حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ — یہ مناظر کہ جب تم مویشیوں کے گلے چرا کر شام کے وقت واپس
وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ۝ ۱۶/۶ — لاتے ہو اور صبح کے وقت جب چرانے کے لئے لے کر جاتے ہو۔

ستاروں کا حُسن

وَلَقَدۡ جَعَلۡنَا فِى السَّمَآءِ بُرُوۡجًا — اور ہم نے فضا میں ستاروں کے برج
وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيۡنَ ۝ ۱۵/۱۶ — بنا دیئے ہیں جو دیکھنے والوں کو خوشنما معلوم ہوتے ہیں

فضا میں چراغوں کی بہار

وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ ۴۱/۱۲ اور قریب کی فضا کو ہم نے جگمگاتے چراغوں سے مزّین کر دیا۔

اللہ کے پیغمبروں کا حُسن و آرٹ سے لگاؤ

يَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ — سلیمانؑ کی منشا کے مطابق ماہرین کام کرتے تھے
مِنۡ مَّحَارِيۡبَ — قلعوں اور عمارتوں کی تعمیر پر
وَتَمَاثِيۡلَ ۳۴/۱۳ — اور مجسمے تراشنے اور تصاویر بنانے پر۔

دنیا کے حسن میں اضافہ کرو

اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ — روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے اسے ہم نے زمین اور اس
زِيۡنَةً لَّهَا — پر رہنے والوں کے لیے وجہ زینت بنایا ہے اور دیکھتے ہیں
لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۝ ۱۸/۷ — کہ کون اپنے حسن عمل سے اسکے حُسن میں اور اضافہ کرتا ہے

اگر تم حسن و توازن پیدا کرو گے تو اللہ اس میں اور اضافہ کر دے گا

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى	جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرینگے
وَزِيَادَةٌ ١٠/٢٦	تو اللہ اس حسن میں اور اضافہ کر دے گا۔

اگر حسن پیدا کرنے کی کوشش کرو گے تو اللہ اس کوشش کو دو چند کر دیگا

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً	اگر کوئی اپنی ذات اور معاشرہ کو حسین و متوازن بنانے کی کوشش کرے
يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ	تو اللہ اس کوشش کو دو چند کر دیتا ہے
لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ٤/٤٠	اور اپنی طرف سے اسکا بہت بڑا اجر دیتا ہے۔

حُسن المآب

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ ٣/١٤ اور قوانین خداوندی کے مطابق قائم معاشرہ حسین ترین معاشرہ ہوتا ہے۔

ناہمواریوں اور عدم توازن کا علاج حُسن و توازن ہے

اِنَّ الْحَسَنٰتِ	انسانی ذات اور معاشرہ میں اگر حسن و توازن پیدا کر لیا جائے تو
يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ١١/١١٤	اس کی ناہمواریاں اور عدم توازن خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔

قیامت میں انسانی ذات کے حسن و توازن کی قدر

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ	قیامت کے روز جو کوئی اپنی ذات کو حسین و متوازن حالت میں
فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ج	پیش کریگا تو اسے اس کا بہت ہی اچھا صلہ ملے گا

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ ۲۷/۸۹ ایسے لوگ اس دن کے ہول سے محفوظ ہوں گے۔

آخرت کا گھر

وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ — جو لوگ اپنے حسن عمل سے معاشرہ کی ناہمواریاں اور عدم توازن دور کر لیتے ہیں

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ ۱۳/۲۲ تو ایسے ہی لوگوں کے لئے آخرت کا گھر ہے۔

حسن و توازن کے لئے دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً — پروردگار ہماری دنیا کی زندگی کو بھی حسین و متوازن بنا دیجئے

وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ۲/۲۰۱ — اور آخرت کی زندگی کو بھی حسین و متوازن۔

****

زینت و زیبائش

مادہ : ز ی ن

اَلزِّیْنَۃُ ۔ وہ چیز جس سے آرائش کی جائے زَیَّنَ چیز کو آراستہ کرنا کسی چیز یا بات کو خوشنما بنا کر دکھانا۔

قرآن حکیم زندگی کا صرف افادی پہلو ہی سامنے نہیں رکھتا بلکہ جمالیاتی پہلو بھی پیش نظر رکھتا ہے لہٰذا وہ انسان کو نہ صرف اجازت دیتا ہے کہ وہ زیبائش کی چیزوں سے اپنے اور کائنات کے حسن میں اضافہ کرے بلکہ اس کا حکم دیتا ہے کہ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ۷/۳۱ "تم اطاعت گزاریوں میں حسن و زینت اختیار کرو"۔ جو لوگ زندگی کے جمالیاتی پہلو کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے متعلق بڑی سختی سے کہتا ہے کہ۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ ۷/۳۲ "کہو وہ کون ہے جو ناجائز قرار دیتا ہے زیبائش و آرائش کی ان چیزوں کو جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے"۔

اللہ نے زیبائش و آرائش کو کسی خاص دائرے کے اندر محدود نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَۃً لَّھَا ۱۸/۷ "جو کچھ زمین میں ہے سب اس کے لئے وجہِ زینت ہے" لہٰذا زمین میں جو کچھ بھی زینت و آرائش کا سامان ہے سب انسان کے حسن و زیبائش کے لئے ہے کسی

چیز کی ممانعت نہیں البتہ اس اہم حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ یہی چیزیں زندگی کا نصب العین نہیں بن جانی چاہئیں انہیں اصل نصب العین کے حصول میں مددگار کے طور پر استعمال کرنا چاہئے یا یوں سمجھئے کہ دنیاوی متاعِ حیات اور زیب و زینت کی اشیاء سے مستفید ہونے کی ممانعت نہیں لیکن جب کبھی ایسا ہو کہ ان چیزوں اور قرآن کی متعین کردہ حدود واقدار میں ٹکراؤ ہو اس وقت ان چیزوں کو ان اقدار کے تحفظ کی خاطر قربان کردینا ہوگا یہی دین کا مغز اور قرآنی تعلیم کا ماحصل ہے۔

قُدرت کی طرف سے حُسن و زیبائش کے عطیے، ستاروں سے فضا کی زینت

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا — ہم نے قریبی فضا کو مزین کیا

بِزِیۡنَةِ ۨالۡکَوَاکِبِ ۝ ۳۷/۶ — ستاروں کی آراستگی سے۔

فضا میں چراغوں کی بہار

وَلَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ ۶۷/۵ قریبی فضا کو ہم نے زینت دی جگمگاتے چراغوں سے۔

انسانی زندگی کے لئے خوشنما اور خوشگوار چیزیں

زُیِّنَ لِلنَّاسِ — بے شمار خوشنما اور خوشگوار چیزیں ہیں

حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالۡبَنِیۡنَ — جو انسانی زندگی کے لئے وجہ جاذبیت ہیں مثلاً عورتیں اور بچے

وَالۡقَنَاطِیۡرِ الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ — مال و دولت کے ذخیرے

وَالۡفِضَّةِ وَالۡخَیۡلِ الۡمُسَوَّمَةِ — چُنے ہوئے عمدہ گھوڑے، مال مویشی

وَالْاَنعَامِ وَالْحَرْثِ ط ۳/۱۴ اور کھیتی باڑی وغیرہ۔

انسانی زندگی کے لئے وجہِ زینت

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ اور گھوڑے، خچر اور گدھے ہیں کہ
لِتَرْكَبُوْهَا تم ان سے سواری کا کام بھی لیتے ہو اور
وَزِيْنَةً ط ۱۶/۸ یہ تمہارے لیے وجہِ زینت بھی ہیں۔

قوانینِ خداوندی کے مطابق قائم معاشرہ میں زینت و زیبائش کا اعلےٰ معیار

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا جو لوگ ہمارے قوانین کو قبول کر کے
وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۚ ان کی پوری پوری اطاعت کریں گے
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تو وہ تمام رفقاء ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جائینگے
تُحْبَرُوْنَ ۝ جہاں وہ آرٹ و موسیقی سے لطف اندوز ہو سکیں گے
يُطَافُ عَلَيْهِمْ ان کے گرد کھانے پینے کی اشیاء گردش میں ہونگی
بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ج سونے کی طشتریوں اور ساغروں میں اس معاشرہ میں
وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ انہیں وہ سب کچھ ملے گا جسکی آرزو انکے دل میں پیدا ہوگی اور جو
وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ج ۴۳/۶۹-۷۱ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے سکون کا موجب ہوگا۔

قرآنی معاشرہ میں لوگ اعلی مناصب کے نشانات اور ریشمی لباس استعمال کرینگے

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ اس معاشرہ میں لوگوں کو عزت و احترام حاصل ہوگا

مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ؕ ان کے پاس اعلیٰ مناصب کے نشانات ہوں گے

وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ۝ ۲۲/۲۳ اور خالص ریشم کے لباس استعمال کریں گے۔

ان کی نشست گاہیں اعلیٰ فروش سے آراستہ ہوں گی

مُتَّكِـِٕيۡنَ عَلٰى فُرُشٍۢ انکی نشست گاہیں نہایت اعلیٰ فروش سے آراستہ ہونگی

بَطَآٮِٕنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ ۵۵/۵۴ اور ان کی نشستوں کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔

قرآنی معاشرہ میں لوگ آرٹ و موسیقی سے لطف اندوز ہونگے

فَهُمۡ فِىۡ رَوۡضَةٍ اس معاشرہ میں لوگ سرسبز باغات میں

يُّحۡبَرُوۡنَ ۝ ۳۰/۱۵ آرٹ و موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

کون ہے جو اللہ کی زینتوں کو ناجائز قرار دیتا ہے

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ کہو کون ہے جو اللہ کی زینتوں کو ناجائز قرار دیتا ہے

الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ ۷/۳۲ جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں۔

انسانی زندگی کیلئے حسن و زیبائش بھی ضروری ہے لیکن جنسی افراتفری سے بچاؤ کیساتھ

....

عورتوں کو بناؤ سنگھار کی اجازت لیکن اس کی نمائش کی ممانعت

وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ عورتیں اپنی تسکین کے لئے بناؤ سنگھار کر سکتی ہیں لیکن اس کی نمائش

اِلَّامَا ظَهَرَ مِنْهَا ۲۴/۳۱ نہ کریں البتہ چلتے پھرتے از خود اگر کچھ ظاہر ہو جائے تو اور بات ہے۔

عورتیں جن افراد کے سامنے اپنی زینت و آرائش کو نمایاں کر سکتی ہیں

وَلَایُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اور عورتیں اپنی زینت و آرائش کی چیزوں کو نمایاں نہ کریں

اِلَّالِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاٰبَآئِهِنَّ اَوْاٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ ماسوا اپنے شریک حیات کے یا اپنے والد یا شوہر کے والد کے

اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا اپنے بیٹوں یا شوہر کے بیٹوں کے

اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں کے

اَوْبَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْنِسَآئِهِنَّ یا اپنے بھانجوں یا اپنے یہاں کی عورتوں کے یا معاشرہ

اَوْمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِالتّٰبِعِیْنَ میں پہلے سے موجود غلام اور زیردست مردوں میں سے

غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ جو جنسی خواہشات سے آگے گزر چکے ہوں

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ یا وہ بچے جو ہنوز

لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ جنسی امور سے ناآشنا ہوں اور چلتے

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ وقت اپنے پاؤں اس زور سے زمین پر نہ ماریں کہ چھپے ہوئے

لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ۲۴/۳۱ زیورات کی جھنکار سے معلوم ہو جائے کہ انہوں نے کیا پہن رکھا ہے۔

قرآنی معاشرہ کی عورتیں یا حوریں

وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۝ قرآنی معاشرہ کی عورتیں نہایت پاکیزہ عقل و فراست کی مالک ہونگی

کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِالْمَكْنُوْنِ ۝ ۵۶/۲۲-۲۳ انکی پاک دامنی کی مثال یوں سمجھو جیسے محفوظ موتی۔

اپنی آرائش و زیبائش کرو

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ ۷/۳۱ اے نوعِ انسان اپنی آرائش و زیبائش کیا کرو۔

لیکن محض مفاد دنیا اور اسکی زیب و زینت کو ہی مقصد حیات نہ بنالو

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ہمارا قانون یہ ہے کہ جو کوئی محض دنیاوی زندگی کے مفاد

وَزِیۡنَتَہَا اور زیب و زینت چاہتا ہے توہم اسکی

نُوَفِّ اِلَیۡہِمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فِیۡہَا کوششوں کے پورے پورے نتائج اسے اسی دنیا میں دے دیتے ہیں

وَہُمۡ فِیۡہَا لَا یُبۡخَسُوۡنَ ۝ اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی لیکن ایسے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَیۡسَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ لوگوں کا اُخروی زندگی کی خوشگواریوں میں کوئی حصہ نہیں ہوتا

اِلَّا النَّارُ ۫ وہاں ان کے لئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہوگا

وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِیۡہَا جو کچھ وہ دنیا میں بناتے رہے وہ سب اکارت چلا جائے گا

وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۱۱/۱۵-۱۶ اور اس قسم کے تمام اعمال وہاں باطل قرار پائیں گے۔

متاع گراں بہا

اَلۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ زِیۡنَۃُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ دیکھو تمہارے اموال اور اولاد تمہاری دنیاوی زندگی کی زینت و

وَالۡبٰقِیٰتُ زیبائش ہیں تو لیکن باقی رہنے والی اور اُخروی زندگی تک ساتھ

الصّٰلِحٰتُ جانیوالی متاع وہ ہے جس سے انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے

خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّکَ اللہ کے نزدیک یہی متاع گراں بہا ہے

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۞ ۱۸/۴۶ جس سے انسان کو اپنی بہترین توقعات وابستہ رکھنی چاہیں۔

عارضی آسائشوں و آرائشوں کی بجائے مستقل آسائشوں و آرائشوں کی طلب کرو

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اچھی طرح جان لو کہ دنیاوی زندگی کے مفادات کی حیثیت کھیل

لَعِبٌ وَّلَهْوٌ تماشہ کی سی ہوتی ہے جس سے کچھ وقت کیلئے دل بہلا لیا جائے

وَّزِيْنَةٌ یا زیبائش و آرائش کر لی جائے

وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ یا دوسروں سے زیادہ ساز و سامان پر فخر کیا جائے یا مال و اولاد

وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط میں دوسروں سے آگے بڑھ جانے کی دوڑ لگائی جائے اس

كَمَثَلِ سب کچھ کو مقصود حیات نہیں بنا لینا چاہیے۔ اس کی مثال تو

غَيْثٍ اَعْجَبَ ایسی کھیتی کی سی ہے جو بارش کے ایک چھینٹے سے اُگ کھڑی ہو

الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ اور اسے دیکھ کر کسان بہت خوش ہو جائے

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا لیکن ایسی کھیتی دوسرے ہی دن خشک ہونی شروع ہو جاتی ہے

ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ط اور پھر چُور چُور ہو کر بھُس بن کر رہ جاتی ہے

وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ لا اور نتیجتاً کسان کے حصہ میں شدید پریشانی کے سوا کچھ نہیں رہتا

وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اس کے برعکس اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ ہوتا ہے

وَرِضْوَانٌ ط اور اس کی خوشنودی ہوتی ہے پھر سمجھ لو کہ محض

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ طبعی زندگی کو مقصود حیات سمجھ لینے سے سامان زیست مل

اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۞ ۵۷/۲۰ تو ضرور جاتا ہے لیکن یہ متاع بڑی ہی ناپائیدار اور پُرفریب ہے۔

عقل سے کام لو

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	دیکھو جو کچھ تمہیں اس وقت حاصل ہے وہ محض
فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ج	دنیاوی زندگی کی متاع ہے اور اس کی زینت و زیبائش ہے لیکن
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ	جو کچھ نظامِ خداوندی میں تمہیں ملے گا وہ اس سے بہتر بھی ہوگا
وَّاَبْقٰى ط	اور اُخروی زندگی تک باقی رہنے والا بھی
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ۲۸/۶۰	کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

آرزوئیں خواہشات اور جذبات

قرآن حکیم کی رو سے انسانی جذبات، خواہشات اور آرزوئیں مذموم شے نہیں کہ جن کے دبانے یا فنا کر دینے سے روحانی ترقی حاصل ہوتی ہو۔ یہ تصور یکسر غلط اور غیر قرآنی اثرات کا پیدا کردہ ہے۔ انسانی جذبات فنا نہیں کئے جاسکتے اور اگر انہیں دبایا جائے تو یہ غیر فطری راستوں سے باہر نکلتے ہیں۔ جس سے سینکڑوں نفسیاتی روگ لاحق ہو جاتے ہیں۔ آرزو اور زندگی لازم و ملزوم ہیں۔ جب آرزو نہ رہے تو زندگی اور موت برابر ہوتی ہے۔ ہر آرزو یا خواہش کا محرک کوئی نہ کوئی جذبہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کی رو سے انسانی جذبات کی تسکین ضروری ہے بشرطیکہ انہیں وحی کے تابع رکھا جائے۔ اگر جذبات وحی کے تابع رہیں تو ان سے انسان کے اندر بے پناہ قوتیں ابھرتی ہیں۔ جذبات ہی تو وہ قوت ہے جو عمل کی شکل میں سامنے آتی ہے اگر عمل کا محرک کوئی جذبہ نہ ہو' تو وہ صاحب ارادہ انسان کا فیصلہ نہیں مشین کی حرکت ہوتی ہے۔ جس کا انسانی سیرت و کردار سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لہٰذا قرآن حکیم نے جہاں جذبات اور خواہشات کی مذمت کی ہے تو اس سے مراد وہ جذبات اور خواہشات ہیں جو وحی کے تابع نہ رہیں۔ وحی کی رہنمائی میں ایسا نظامِ حیات قائم کرنا چاہئے جس میں تمام افرادِ معاشرہ کی ہر طرح کی آرزوئیں اور خواہشات اللہ کے دئے ہوئے نظام و قوانین کے مطابق جائز طریقے سے پوری ہوتی رہیں۔

لیکن اللہ کے نظام و قوانین کے خلاف بے لگام و بے مہار جذبات و خواہشات کی تکمیل سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں فساد ہی فساد پیدا ہو جائیگا۔

o

اپنی خواہشوں کو اللہ کے قانون سے ہم آہنگ کرلو

وَمَا تَشَآءُوْنَ — تم اپنی خواہشوں اور تمناؤں کو
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ ٣٠/٧٦ — اللہ کے قانون سے ہم آہنگ کرلو۔

خواہشوں کی تکمیل کرو لیکن قوانینِ خداوندی کی رو سے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ — دیکھو یہاں بے شمار پسندیدہ اور خوشنما چیزیں ہیں
وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ — جو انسان کے لئے وجہِ جاذبیت ہیں، مثلاً بیوی بچوں کی محبت
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ — اور مال و دولت کے ذخیرے
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ — چنے ہوئے عمدہ گھوڑے، مال مویشی اور کھیتی باڑی وغیرہ
ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ — بے شک یہ سب کچھ طبعی زندگی کا سازو سامان ہے
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ — لیکن یہ سب کچھ اگر قوانینِ خداوندی کی رو سے ملے
حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ ٣/١٤ — تو حقیقی حسن و توازن کا حامل ہوگا۔

اللہ کے نظام کے مطابق قائم جنتی معاشرہ میں انسانی آرزوں کی تکمیل کا انداز

يُطَافُ عَلَيْهِمْ — نظام خداوندی کے مطابق قائم جنتی معاشرہ میں لوگوں کے گرد کھانے
بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ — پینے کی اشیا گردش میں ہوں گی سونے کی طشتریوں اور ساغروں میں
وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ — اور اس میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی آرزو ان کے دل میں ہوگی
وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ — اور جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے سکون کا موجب ہوگا
وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ — جس میں وہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اس لیے کہ یہ

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا جنت انہیں بطور بخشش نہیں ملی ہو گی کہ چھن جانے کا ڈر ہو بلکہ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ۷۲-۷۱ / ۴۳ وہ اسکے وارث اللہ کے نظام میں اپنی کارکردگی کے نتیجہ میں بنے ہونگے

جنتی معاشرہ میں سب کچھ ملے گا جسے تم طلب کرو گے

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيٓ اَنْفُسُكُمْ جنتی معاشرہ میں وہ سب کچھ ہو گا جسے تمہارا جی چاہے گا

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ ۳۱ / ۴۱ اور وہ سب کچھ ملے گا جسے تم طلب کرو گے۔

اللہ کے نظام کے مطابق قائم معاشرہ میں ہر خواہش پوری ہو گی

لَهُمْ فِيْهَامَايَشَآءُوْنَ ط ۱۶/۳۱ جنتی معاشرہ میں لوگوں کو وہ سب کچھ میسر ہو گا جسکی وہ خواہش کریں گے

تمام آرزوئیں پوری ہوں گی

وَهُمْ فِيْ مَااشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ جنتی معاشرہ میں لوگوں کی تمام دلی آرزوئیں پوری ہوں گی

خٰلِدُوْنَ ○ ۱۰۲/۲۱ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

بلکہ آرزوؤں سے بھی کہیں زیادہ

لَهُمْ مَّا جنتی معاشرہ میں لوگوں کے لئے وہ سب کچھ ہو گا

يَشَآءُوْنَ فِيْهَا جس کی وہ تمنا یا آرزو کریں گے

وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ○ ۳۵/۵۰ بلکہ ان کی آرزوؤں سے بھی کہیں زیادہ۔

حسین و متوازن زندگی کا خوشگوار نتیجہ

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط وہ جو کچھ چاہیں گے انہیں ملے گا انکے پروردگار کے قانون کی رو سے
ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۳۹/۳۴ حسین اور متوازن روشِ زندگی کا ایسا ہی نتیجہ نکلتا ہے۔

فضل الکبیر

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط جنتی معاشرہ میں لوگ جو چاہیں گے وہ انہیں ملے گا نظام خداوندی
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ ۴۲/۲۲ کیطرف سے اس سے بڑا فضل اور کیا ہو گا۔

آرزوں سے محرومی

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ ظہورِ نتائج کے وقت غلط کار لوگ
وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ ۳۴/۵۴ اپنی تمناؤں اور آرزوں سے محروم کر دے جائینگے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

ھَوَای

مادہ : ھ و ی

بے لگام جذبات و خواہشات

اس مادہ کے بنیادی معنی ہیں کسی شے کا اوپر سے نیچے گرنا۔ محض گرنے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے نیچے کی طرف گرنے سے پستی کا مفہوم آیا تو یہ لفظ انسان کے ان جذبات کے لئے بولا جانے لگا جو اسے شرف انسانیت کی بلندیوں سے گرا کر ذلت کی پستیوں میں لے جاتے ہیں۔

قرآن کریم انسانی جذبات و خواہشات کے خلاف نہیں وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ انہیں وحی کے تابع رکھا جائے کیونکہ یہ بے لگام جذبات ہی ہیں جو انسان کو شرف انسانیت کی بلندیوں سے گرا کر حیوانی سطح کی پستیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

وحی کا مقصود یہ ہے کہ انسان کو ارتقائی منازل طے کراتے ہوئے بلند سے بلند تر لے جائے لیکن انسان اس راستہ کو چھوڑ کر اپنی انفرادی مفاد پرستیوں میں مبتلا ہو کر ذلت کی پستیوں میں جا گرتا ہے۔

یہی وہ پستیوں کی زندگی ہے جسے ھَاوِیَۃٌ کہا گیا ہے یعنی زندگی کی ایسی حالت جس میں انسان کا دل و دماغ کچھ کام نہ دے اور وہ پریشانیوں اور ذلتوں میں مارا مارا پھرے۔ انسانی جذبات اگر وحی کے تابع چلیں تو اس کا نتیجہ جنت کی زندگی ہے اور اگر سرکش و بےباک ہو جائیں تو اس کا نتیجہ جہنم کی پستیاں ہیں۔

رسولؐ جو کچھ پیش کرتا ہے وہ اس کے اپنے جذبات وخیالات نہیں

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰىۙ	ستارہ گواہ ہے جب وہ ڈوبتا ہے کہ
مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ	تمہارا یہ رفیق سفر نہ تو راستے کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے
وَمَا غَوٰىۚ	اور نہ راستہ پاجانے کے بعد بھٹک ہی گیا ہے
وَمَا يَنْطِقُ	بہ حیثیت رسول جو کچھ پیش کرتا ہے
عَنِ الْهَوٰىؕ	وہ اس کے اپنے جذبات وخیالات کا اظہار نہیں یہ تو
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰىۙ	صرف اس وحی کو پیش کرتا ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے اور یہ
عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰىۙ ۵۳/۱-۵	علم وحی اس اللہ کی طرف سے دیا جاتا ہے جو بڑی قوتوں کا مالک ہے۔

اپنا نظام حکومت اللہ کی کتاب کے مطابق قائم کرو

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کیساتھ نازل کردی ہے اس سے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ	پہلے کا جو کچھ الکتاب میں سے موجود ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ	اُس اصولی تعلیم کی جامع ونگہبان ہے جو وقتاً فوقتاً دی جاتی رہی ہیں
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ	لہٰذا لوگوں کے درمیان نظام حکومت اسی کتاب کے مطابق قائم کرو
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۵/۴۸	اور اس سلسلہ میں انکے بے لگام جذبات وخواہشات کی پیروی مت کرو۔

نظامِ حکومت کتاب اللہ کے مطابق قائم کرو، بے لگام جذبات کے مطابق نہیں

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ	دیکھو لوگوں کے درمیان حکومت کتاب اللہ کے مطابق قائم کرو
وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى	اور اس سلسلہ میں منفی اور بیباک جذبات کی پیروی مت کرو

فَيُضِلَّكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ ۳۸/۲۶ یہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے۔

جن کا ٹھکانا جنت ہوگا

وَاَمَّا مَنۡ خَافَ	اور جو ڈرا اس بات سے کہ اس نے ایک دن
مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ	عدالت خداوندی میں کھڑے ہونا ہے اور اپنے نفس کو باز رکھا
عَنِ الۡهَوٰىۙ ۝	ان جذبات و خواہشات سے جو قوانین خداوندی کے خلاف جائیں

فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰىؕ ۝ ۴۱-۷۹/۴۰ تو یہ ہے جس کا ٹھکانا جنت ہوگا۔

عدل کی راہ میں بے لگام جذبات کو رکاوٹ نہ بننے دو

فَلَاتَتَّبِعُواالۡهَوٰٓى	دیکھو! بے لگام جذبات و خواہشات کو
اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ ۴/۱۳۵	عدل و انصاف کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے دو۔

ہوشیار رہو

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنۡهَا	خبردار! کہ وہ لوگ تمہیں نظام خداوندی سے روک نہ دیں جو اس
مَنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ	نظام پر یقین ہی نہیں رکھتے اور اپنے منفی جذبات کے غلام بن گئے ہیں
فَتَرۡدٰى ۝ ۲۰/۱۶	کہیں وہ اپنے ساتھ تمہاری تباہی کا موجب بھی نہ بن جائیں۔

جو حد سے گزر گئے

وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا	ایسے لوگوں کے پیچھے نہ لگو جو ہمارے قوانین کی طرف سے غافل ہوگئے
وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ	اور اپنے منفی جذبات کی پیروی کرنے لگ گئے

وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۱۸/۲۸ دیکھو ایسے لوگوں کا معاملہ حد سے گزر چکا ہوتا ہے۔

جنہوں نے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ؕ انکی حالت پر غور کیا جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا

اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ لیا ہے کیا تم ایسے لوگوں کی کوئی ذمہ داری لے سکتے ہو

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کی اکثریت میں

يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ حق بات سننے اور عقل و خرد سے کام لینے کی صلاحیت موجود ہے

اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ نہیں یہ تو حیوانی سطح پر زندگی بسر کرتے ہیں

بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۴۴ـ۲۵/۴۳ بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ گم کردہ۔

جو علم کے باوجود گمراہ ہو گئے

اَفَرَءَيْتَ ان کی حالت پر غور کیا

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ علم کے باوجود وہ گمراہ قرار پا گئے اللہ کے قانون کی رو سے

وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ ان کی سننے اور سوچنے کی صلاحیتیں منجمد ہو گئی ہیں

وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں

فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ ایسے لوگوں کو وحی خداوندی کے سوا کون رہنمائی دے سکتا ہے

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۴۵/۲۳ کیا تم اس حقیقت پر غور کرو گے۔

جنہیں ہوا و ہوس نے پستیوں سے چمٹا دیا

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا	ہم انسان کو اپنے قوانین کے ذریعہ سے ارتقائی منازل طے کرانا چاہتے
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ	ہیں لیکن یہ پستیوں کیساتھ ہی چمٹ کر رہ گیا
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ج	اور ہوا وُ ہوس نے اس کی حالت
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ج ۷/۱۷۶	اس کتے کی سی کر دی جو زبان لٹکائے ہانپتا ہی رہتا ہے۔

یہ ظالم لوگ

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ	اس طرح ہم اپنے قوانین تفصیل سے پیش کرتے ہیں
لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ o	ان لوگوں کیلئے جو عقل وبصیرت سے کام لیتے ہیں
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا	لیکن یہ ظالم لوگ پیروی کرتے ہیں اپنے بیباک
اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ج ۳۰/۲۸-۲۹	جذبات اور خواہشات کی علم وحی کی رہنمائی کے بغیر ہی۔

دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں

وَاِنَّ كَثِيْرًا	اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں
لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ	محض اپنے بے لگام جذبات وخواہشات کی بنا پر
بِغَيْرِ عِلْمٍ ط ۶/۱۱۹	علم وحی کی رہنمائی کے بغیر۔

حق اگر لوگوں کے بے لگام جذبات کی پیروی کرنے لگ جائے

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ	دیکھو حق اگر لوگوں کے بے لگام

اَھْوَآ ءَ ھُمْ	جذبات اور خواہشات کی پیروی کرنے لگ جائے
لَفَسَدَتِ	تو ہر طرف فساد ہی فساد بپا ہو جائے
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ ط	اور اس کائنات کے اندر ہر چیز تہ وبالا ہو جائے
بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِذِکْرِھِمْ ۲۳/۷۱	لہٰذا ہم نے انکی رہنمائی کے لئے وحی عطا کی۔

****

دُعا

مادہ : د ع و

دعا کے بنیادی معنی کسی کو پکارنے اور بلانے کے ہیں۔ چنانچہ اَلدَّعَّاءَ ةُ اس انگلی کو کہتے ہیں جس سے اشارہ کر کے کسی کو بلایا جائے۔ کائنات میں ہر شے اللہ کے لگے بندھے قانون کے مطابق سرگرم عمل ہے اور اللہ اپنے قانون میں کبھی تبدیلی نہیں کرتا۔ انسانی دنیا میں بھی اللہ ہی کا قانون کار فرما ہے، لہٰذا جو کوئی اس قانون کے مطابق جس قدر کوشش کرے گا اسی قدر کامیاب ہو گا۔

اللہ سے دعائیں درحقیقت انسان کی آرزو کی شدت کا مظاہرہ ہوتی ہیں۔ اس شدت آرزو سے انسان کی اپنی ذات میں ایسا تغیر واقع ہوتا ہے جس سے اس کی خفیہ قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں اور مضمر صلاحیتیں بروئے کار آجاتی ہیں ان کی وجہ سے اس کا عزم واضح اور ہمت بلند ہو جاتی ہے اور موانعات کا مقابلہ کرنے اور شدائد پر غلبہ پالینے کے قابل ہو جاتا ہے۔

قرآن حکیم کی رو سے ''اللہ سے دعا'' کے معنی ہیں۔ اللہ کے قانون سے مدد چاہنا یعنی اس کی اطاعت سے اپنی کوششوں میں صحیح نتائج مرتب کرانا۔ لہٰذا اللہ کو پکارنے سے مراد اس کے احکام و قوانین کی محکومیت اختیار کرنا ہے اور اللہ کی طرف سے اس پکار کا جواب ملنے سے مراد انسان کی سعی و کاوش کا ثمر بار ہونا ہے۔ سورۂ مومن میں فرمایا گیا۔

فَادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۴۰/۶۵ ”اللہ کو پکارو تو اس طرح کہ فرماں پذیری کے ہر گوشے کو خالصتاً اسی کے لئے وقف کردو“ سورۂ شوریٰ میں ہے۔

وَیَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۴۲/۲۶ ”وہ ان کی پکار کا جواب دیتا ہے جو اس کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے اور ان کے مطابق سنوارنے والے کام کرتے ہیں“۔

ان آیات سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ کو پکارنے اور اس کی طرف سے جواب دینے سے مراد کیا ہے۔

دعا کے سلسلہ میں جو کچھ قرآن حکیم ہمیں بتاتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان سب سے پہلے تو وہی کچھ چاہے جو قانون خداوندی کے مطابق ہو اور اس مقصد کے حصول کے لئے آرزو میں شدت پیدا کرے۔ اس سے اس کے اندر ایسی انقلابی کیفیت پیدا ہو جائیگی جس کے نتائج حیرت انگیز ہوں گے اس کے بعد حصول مقصد کیلئے قوانین خداوندی کے مطابق پوری شدت سے سعی و کاوش کرے۔ جو لوگ اللہ کے قانون کے مطابق کوشش نہیں کرتے اور محض دعائیں مانگنے سے سمجھتے ہیں کہ مقصد حاصل ہو جائے گا ان کا نہ تو اللہ کے متعلق تصور صحیح ہے اور نہ انہیں کبھی کامیابی ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

اسی طرح قبولیت دعا کیلئے اللہ کے کسی مقرب سے دعا کرانے کا عقیدہ بھی سراسر خلاف قرآن ہے اس کی رو سے اللہ اور بندے کے درمیان کوئی قوت حائل نہیں ہو سکتی ۔

o

فلسفہ دعا و قبولیت

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	دیکھو اس کائنات کی تخلیق میں
وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ	اور رات و دن کی گردش میں قوانین خداوندی کی بڑی نشانیاں ہیں
لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۙ	صاحبان عقل و بصیرت اور ارباب فکر و نظر کے لئے
الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ	جو زندگی کے ہر گوشے میں قوانینِ خداوندی کو سامنے رکھتے ہیں
قِیَامًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِھِمۡ	اور ہر حال میں خواہ کھڑے ہوں بیٹھے ہوں یا لیٹے ہوں

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ	ان قوانین پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج	جن کے ذریعہ سے اس کائنات کی تخلیق ہوئی اور تحقیق
رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا	کے بعد پکار اٹھتے ہیں کہ پروردگار آپ نے اس کارگاہِ ہستی
بَاطِلًا ج	کو نہ تو عبث و بیکار پیدا کیا اور نہ تخریبی نتائج مرتب کرنے کیلئے
سُبْحٰنَكَ	آپکی ذات اس سے بہت بلند ہے کہ کوئی عبث کام کرے پروردگار
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝	ہمیں توفیق عطا فرمایئے کہ ہم زندگی کے عذابوں سے محفوظ رہیں
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ	پروردگار جو قومیں ایسی تحقیق نہیں کرتیں وہ اشیائے کائنات کی نفع
تُدْخِلِ النَّارَ	بخشیوں سے محروم رہتی ہیں، انکی سعی و عمل کی کھیتیاں جھلس جاتی ہیں
فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط	اور وہ ذلت و خواری کی زندگی بسر کرتی ہیں
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝	ظاہر ہے کہ ایسی ظالم قوموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوتا
رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا	پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو یہ کہتے سنا کہ آؤ اپنے
يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ	اللہ کے قوانین کو تسلیم کرو اور انہیں اپنی زندگی کا نصب العین بناؤ سو ہم
اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ	نے اسکی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ کے قوانین پر ایمان لے آئے
رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا	پروردگار ہم سے اگر کوئی بھول چوک ہو جائے تو
ذُنُوْبَنَا	اس کے مضرت رساں نتائج سے ہمیں محفوظ رکھنا اور ہماری
وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا	چھوٹی موٹی کوتاہیوں اور تدبیری غلطیوں کے اثرات کو مٹاتے رہنا
وَتَوَفَّنَا مَعَ	اور ہمارا انجام ان لوگوں کی رفاقت و معیت میں کرنا
الْاَبْرَارِ ۝	جن کے سامنے زندگی کی وسعت اور کشاد کی راہیں کھل چکی ہیں
رَبَّنَا وَاٰتِنَا	پروردگار ہمیں ان خوشگواریوں اور سرفرازیوں سے بہرہ یاب کرنا

مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ — جن کا آپ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے وعدہ کیا ہے

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ — پروردگار ایسا نہ ہو کہ ظہورِ نتائج کے وقت ہم ذلیل و خوار ہو جائیں

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ — ہمیں یقین ہے کہ آپکا قانون صحیح صحیح نتیجہ مرتب کر کے رہتا ہے

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ — اس کے جواب میں پروردگار فرماتا ہے

اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ — ہم کسی محنت کرنیوالے کی محنت رائیگاں نہیں جانے دینگے

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ — وہ مرد ہو یا عورت کہ

بَعْضُكُمْ مِّنْ ۢ بَعْضٍ ۚ ۱۹۵۔۱۹۰/۳ — تم ایک دوسرے کا جزو ہو۔

دعا اور اسکی قبولیت کے اسرار و رموز

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ — ہمارے قوانین پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں

اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا — کہ جب ان کے سامنے پیش کیے جائیں تو

خَرُّوْا سُجَّدًا — علی وجہ البصیرت انکے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں

وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ — پھر نظام خداوندی کی عملاً تشکیل کیلئے سرگرم عمل ہو جاتے ہیں

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ — اور کسی حال میں بھی اس سے سرتابی نہیں کرتے ان کی

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ — مسلسل جد و جہد اور پیہم سعی و عمل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ

عَنِ الْمَضَاجِعِ — ان کے پہلو بستر سے ناآشنا ہو جاتے ہیں

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ — وہ اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے ہیں ہر طرح کے خوف سے

خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ — حفاظت کی اور معاشرہ میں خوشگوار نتائج پیدا کر نیکی اس سلسلہ میں

وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ — وہ ہماری دی ہوئی ہر شے کو دوسروں کی پرورش کیلئے دیدیتے ہیں لہٰذا

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ ان کی سعی و عمل کے نتائج تو اسی دنیا میں سامنے آجاتے ہیں لیکن
مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ آخرت کی زندگی کیلئے انکے اعمال کے نتائج میں جو آنکھوں کی ٹھنڈک
مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ۚ اور دل کا سکون پنہاں ہے اس کا نظارہ آج کوئی نہیں کر سکتا اور یہ سب
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ○ ۳۲/۱۵/۱۷ کچھ نتیجہ ہوتا ہے اس جدوجہد کا جو اس مقصد کیلئے انہوں نے کی۔

اللہ کو پکارنے اور اس کے جواب دینے سے مراد

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ میرے بندے جب میرے متعلق دریافت کریں
فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ تو انہیں بتاؤ کہ میں ان کے قریب ہی ہوں
اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ جب بھی کوئی اپنی رہنمائی کیلئے مجھے پکارتا ہے
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ تو میرا قانون اسکی پکار کا جواب دیتا ہے اور اس کی رہنمائی کرتا ہے
فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ لہٰذا انہیں چاہئے کہ نظامِ خداوندی کی دعوت پر لبیک کہیں اور میرے
وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ قانون کی صداقت پر یقین محکم رکھتے ہوئے اسکی پوری اطاعت کریں
لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ○ ۲/۱۸۶ یہ ہے وہ طریق جس سے یہ زندگی کی صحیح راہ پر پختگی سے چلتے رہیں گے

دعا اور اس کی قبولیت کا قانون

لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَقِّ ؕ ہر دعا اللہ کے قانون سے وابستہ ہے
وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ جو لوگ اللہ کے قوانین کے خلاف دعائیں مانگتے ہیں
لَا یَسۡتَجِیۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَیۡءٍ وہ اسی طرح قبولیت حاصل نہیں کر سکتیں
اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیۡهِ اِلَی الۡمَآءِ جس طرح کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعائیں مانگتا رہے کہ
لِیَبۡلُغَ فَاهُ پانی خود بخود اس کے منہ تک پہنچ جائے

وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ	حالانکہ اس طرح پانی کبھی اس کے ہونٹوں تک پہنچنے والا نہیں
وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ	اسی طرح قوانین خداوندی کے خلاف عمل کرنے والوں کی
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ ۱۳/۱۴	دعائیں بے نتیجہ بھٹکتی رہتی ہیں۔

وہ حقیقت جسے بہت کم لوگ پیش نظر رکھتے ہیں

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ	وہ کس کا قانون ہے جو مجبوروں اور محکوموں کی پکار کا جواب دیتا ہے
اِذَا دَعَاهُ	جب وہ اس کو پکارتے ہیں اور اس کے لئے دعائیں مانگتے ہیں اور
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ	وہ کس کا قانون ہے جو انکی مشکلات اور پریشانیوں کو دور کرتا ہے
وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ	اور انہیں زمین پر اقتدار و اختیار عطا کر دیتا ہے
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ	کیا اللہ کے قانون کے علاوہ کوئی اور ہے جو یہ سب کچھ کر سکے
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۲۷/۶۲	لیکن بہت کم ہیں جو اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

دعائیں جن کی قبول ہوتی ہے

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ	دعائیں ان کی قبولیت حاصل کرتی ہیں
اٰمَنُوْا	جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان لے آتے ہیں اور اسکے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	بعد اس کے تجویز کردہ پروگراموں پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں اللہ انکی
وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ ۴۲/۲۶	کوششوں کو ثمربار کرتا ہے اور اپنی طرف سے مزید فراوانیاں عطا کر دیتا ہے

اللہ سے مانگی جانیوالی دعاؤں کے پورا کرنیکی ذمہ داری اسکے نام پر قائم نظام پر ہے

وَمَالَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ ان بے بس مردوں عورتوں اور بچوں
وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ کیلئے جو اللہ سے فریاد کرتے ہیں اور اس سے دعائیں مانگتے ہیں کہ
اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ پروردگار ہمیں اس علاقہ سے نکال لیجئے
الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج جس کے رہنے والے اس قدر ظالم اور سفاک ہیں پروردگار
وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ اپنی طرف سے ہمارے نگراں اور سرپرست مقرر کر دیجئے
وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۞ ۴/۷۵ اور ہمارے لئے اپنی طرف سے مدد بھیج دیجئے۔

انسان کی جلدبازی

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ انسان شر کیلئے بھی اسطرح دعائیں مانگتا ہے
بِالْخَيْرِ ؕ جس طرح کہ خیر کیلئے مانگنی چاہئیں
وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۞ ۱۷/۱۱ انسان بڑا ہی جلدباز واقع ہوا ہے۔

انسان کی جہالت

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ انسان کو جب ہم اپنی نعمتوں سے نوازتے ہیں
اَعْرَضَ وَنَاٰبِجَانِبِهٖ ج تو یہ راہِ راست سے روگردانی کرنے لگ جاتا ہے اور اپنا رخ بدل لیتا ہے
وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ اور اسے جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی
دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۞ ۴۱/۵۱ دعائیں مانگنے لگ جاتا ہے۔

اے پروردگار

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ پروردگار ہماری نشوونما کے راستہ میں حائل نہ ہو جائیں

اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْاَخْطَاْنَا ج ہماری بھول چوک اور ہماری خطائیں

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا پروردگار ہم جہالت اور استبداد کے بوجھوں تلے نہ دب جائیں

کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج جن کے نیچے اقوام سابقہ دب گئی تھیں پروردگار

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج ہم پر ایسی ذمہ داریاں عائد نہ ہوں جنکے ہم متحمل نہ ہو سکیں

وَاعْفُ عَنَّا وقفہ اگر ہم سے کہیں لغزش ہو جائے تو ہمیں اسکی توفیق ہو کہ

وَاغْفِرْلَنَا وقفہ ہم اپنے حسن عمل سے اسکے مضر اثرات کو مٹا سکیں

وَارْحَمْنَا وقفہ اور تمام تخریبی عناصر کے حملوں سے محفوظ رہیں۔

اَنْتَ مَوْلٰنَا پروردگار آپکا قانون ربوبیت ہی ہمارا سرپرست اور کارساز ہے اور

فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۲/۲۸۶ اسکی تائیدونصرت سے ہم حق کے مخالفین پر غلبہ اور کامیابی چاہتے ہیں

متوازن روش زندگی کے لئے

اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۱/۶ پروردگار ہمیں توفیق عطا فرمایئے کہ ہم متوازن روش زندگی اختیار کریں۔

اپنی کوتاہیوں کے مضر اثرات سے بچنے کے لئے

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا پروردگار اگر ہم سے کوئی لغزش یا کوتاہی ہو جائے یا کسی معاملہ میں ہم

وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا حد سے بڑھ جائیں تو ہمیں ہماری ان غلطیوں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنا

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا پروردگار ہمیں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمایئے

وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۳/۱۴۷ اور مخالفین پر غلبہ و کامیابی عنایت فرمایئے۔

باہمی کدورتوں سے بچنے کی آرزو

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا	پروردگار ہمارے لئے بھی سامان حفاظت عطا فرمایئے
وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ	اور ہمارے ان بھائیوں کیلئے بھی
سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ	جو ایمان میں ہم پر سبقت رکھتے ہیں
وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا	اور ذرہ بھر بھی کدورت پیدا نہ ہونے پائے
لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	ہم اہل ایمان کے دلوں میں باہمی طور پر
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ	اے پروردگار آپ حالات میں نرمی پیدا کرنیوالے
رَّحِيۡمٌ ۝ ۵۹/۱۰	اور سامان نشو و نما عطا کرنے والے ہیں۔

پُر آسائش گھریلو زندگی کی تمنا

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا	پروردگار ہماری گھریلو زندگی ایسی ہو
مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا	جس میں ہمارے شریک حیات اور ہماری اولاد ہمارے
قُرَّةَ اَعۡيُنٍ ۲۵/۷۴	لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے سکون کا موجب ہوں۔

غلط نظاموں کے عذاب سے بچنے کی خواہش

رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ پروردگار ہمیں بچالیجئے باطل نظاموں کے تباہ کن عذاب سے
اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ ۲۵/۶۵ جو ہر غلط رو انسان کے پیچھے لگا رہتا ہے۔

دنیاو آخرت کی خوشگواریوں کے لئے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً	پروردگار ہماری دنیاوی زندگی کو بھی حسین و خوشگوار بنا دیجئے
وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً ۲/۲۰۱	اور ہماری اخروی زندگی کو بھی حسین و خوشگوار بنا دیجئے۔

دعا میں خلوص کا مفہوم

هُوَ الَّذِیۡ یُسَیِّرُکُمۡ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ	وہی ہے جو لوگوں کو سفر کراتا ہے خشکیوں اور تریوں میں
حَتّٰۤی اِذَا کُنۡتُمۡ فِی الۡفُلۡکِ ۚ	جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں
وَجَرَیۡنَ بِهِمۡ بِرِیۡحٍ طَیِّبَةٍ	اور ہوا موافق ہوتی ہے
وَّفَرِحُوۡا بِهَا جَآءَتۡهَا رِیۡحٌ عَاصِفٌ	تو سفر کی خوشگواری پر بہت خوش ہوتے ہیں
وَّجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ	لیکن جب بادِ مخالف کا تند و تیز جھکڑ انہیں آلیتا ہے
مِنۡ کُلِّ مَکَانٍ	اور سمندر کی موجیں تلاطم خیز ہو کر چاروں طرف سے چڑھ آتی ہیں
وَّظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِیۡطَ بِهِمۡ ۙ	اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم ہلاکت میں گھر گئے
دَعَوُا اللّٰهَ	تو اللہ سے اسطرح گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں گویا
مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۚ ۵	اسکے احکام و قوانین کے مخلص اطاعت گزار یہی ہیں
لَئِنۡ اَنۡجَیۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ	اور کہتے ہیں اگر اللہ ہمیں اس ہجوم بلا سے نجات دلا دے
لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیۡنَ ۝	تو ہم ہمیشہ کے لئے اس کے شکر گزار رہیں گے
فَلَمَّاۤ اَنۡجٰهُمۡ	لیکن جب انہیں اس مصیبت سے نجات مل جاتی ہے
اِذَا هُمۡ یَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ	تو اللہ اور اسکے احکام سب بھول جاتے ہیں اور ملک میں
بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ	ناحق سرکشی اور فساد پھیلانا شروع کر دیتے ہیں
یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡیُکُمۡ	اے بنی نوع انسان تمہاری یہ حرکات اور قوانین خداوندی سے سرکشی اور

عَلٰٓی اَنۡفُسِکُمۡ ۙ	بغاوت در حقیقت خود تمہاری اپنی ذات کے خلاف جاتے ہیں
مَّتَاعَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۫	اس سے تمہیں طبعی زندگی کے کچھ مفادات حاصل ہو جائینگے
ثُمَّ اِلَیۡنَا مَرۡجِعُکُمۡ	لیکن آخر الامر تم نے ہمارے قانون مکافات کے سامنے جواب دہ
فَنُنَبِّئُکُمۡ	ہوتا ہے اور وہ تمہیں سب کچھ بتادے گا
بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۲۳۔۲۲/۱۰	جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

اللہ کو پکارو تو اس طرح کہ

فَادۡعُوۡہُ	اللہ کو پکارو تو اسطرح کہ
مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ؕ ۶۵/۴۰	فرمان پذیری کے ہر گوشے کو خالصتاً اسی کیلئے وقف کردو۔

****

تَوُبَةٌ

مادہ :ت و ب

تَابَ، تَوُبًا، تَوُبَةً، مَتَابًا کے معنی ہیں واپس آجانا تَابَ عَنۡہُ اور مِنۡہُ کے معنی ہیں۔ اس نے اپنی غلطی کا احساس کر کے غلط روش کو چھوڑ دیا اور صحیح راستہ کی طرف لوٹ آیا ۔ غلطی کا احساس ہونا، احساس کے بعد غلط روش سے رک جانا اور پھر صحیح روش اختیار کرنا، یہ تینوں مراحل تَوُبَةٌ کے اندر شامل ہیں۔ ایسا کرنے والے کو تَائِبٌ کہتے ہیں ۔

آپ شاہراہ حیات پر چلے جارہے ہیں راستے میں ایک چوراہا آیا جہاں سے آپ ایک طرف کو مڑ گئے کچھ دور آگے جاکر آپ کو محسوس ہوا کہ یہ راستہ صحیح نہیں ہے آپ غلط سمت کی طرف جارہے ہیں۔ اب آپ کو صحیح راستہ کی طرف جانے کے لئے اس مقام تک لوٹ کر آنا ہوگا، جہاں سے آپ کا قدم غلط سمت کو اٹھا تھا ۔ اس واپسی کو تَوُبَةٌ کہتے ہیں ظاہر ہے کہ اس کے لئے آپ کو چل کر واپس آنا ہوتا ہے ۔ وہیں کھڑے کھڑے اگر آپ عمر بھر بھی افسوس کرتے رہیں کہ میں نے غلط سمت کی طرف قدم کیوں اٹھالیا اور زبانی توبہ توبہ کرتے رہیں گے تو یہ تَوُبَةٌ نہیں ہوگی ۔ تَوُبَةٌ ایک عملی اقدام ہے جس سے غلط کام کو مٹایا جاتا ہے ۔ اس کے مضر اثرات کی تلافی کی جاتی ہے۔

جب آپ کسی چوراہے پر غلط راستہ کی طرف قدم اٹھاتے ہیں تو صحیح راستہ آپ کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور پھر آپ اپنی غلطی کا احساس کر کے غلط راستہ کو چھوڑ کر صحیح راستے کی طرف رخ کرتے ہیں تو صحیح راستہ بھی آپ کی طرف رخ کر لیتا ہے اسے تَابَ عَلَيْهِ کہتے ہیں ۔

انسان کسی غلطی کے ارتکاب سے ابدی طور پر زندگی کی خوشگواریوں سے محروم نہیں ہو جاتا وہ جب بھی قانون خداوندی کو اختیار کرے گا اس قانون کے خوشگوار نتائج اس کی طرف لپک کر آجائینگے ۔ یعنی ہر فرد اور قوم کے لئے بازآفرینی کا امکان موجود ہے لیکن اس کے لئے بھی ایک وقت معینہ تک کی مہلت ہوتی ہے اس مہلت کے اندر اندر اگر توبہ یعنی صحیح راہ کی طرف واپسی نہ ہو تو پھر بازآفرینی ناممکن ہو جاتی ہے۔

توبہ کا مفہوم

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	پھر اس کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے
اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ	جنہوں نے صلٰوۃ یعنی اللہ کے دیئے ہوئے نظام حیات کو ضائع کر دیا
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ	اور اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی شروع کر دی
فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ	لہٰذا نتیجہ میں تباہی و بربادی سے دوچار ہو گئے
اِلَّا مَنْ تَابَ	البتہ جو لوگ اس روش سے باز آجائینگے (توبہ)
وَاٰمَنَ	اور نظام خداوندی کو پھر سے قبول کر لیں گے
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور اسکے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہونگے
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ	تو وہ اپنے لئے پھر سے جنتی معاشرہ تشکیل دے لیں گے
وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۙ ۱۹/۵۹-۶۰	اور ہر طرح کے ظلم و زیادتیوں سے محفوظ ہو جائینگے۔

توبہ کے صحیح مفہوم کی تشریح

اِلَّا مَنۡ تَابَ	البتہ جو لوگ اپنی غلط روش کو چھوڑ کر
وَاٰمَنَ	اللہ کے دیئے ہوئے نظام و قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا	اور ایسے کام کرتے ہیں جس سے انکی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ	تو اللہ کا قانون مکافات انکی غلط روش کی پیدا کردہ
سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ	ناہمواریوں اور خرابیوں کو خوشگواریوں میں بدل دیتا ہے
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا	دیکھو اللہ کے نظام میں لوگوں کیلئے ہر طرح کا تحفظ ہے
رَّحِيۡمًا ۝ ۲۵/۷۰	اور انہیں اس میں ہر طرح کا سامان نشوونما بھی ملتا ہے۔

غلط روش کو چھوڑ کر صحیح روش زندگی اختیار کر لینے والے اللہ کے پسندیدہ ہیں

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	اللہ کے پسندیدہ لوگ وہ ہیں
التَّوَّابِيۡنَ ۲/۲۲۲	جو غلط روش کو چھوڑ کر صحیح روش اختیار کر لیتے ہیں۔

نظام خداوندی کی برکات اس قوم کی طرف لوٹتی ہیں جو اس کی طرف رجوع کرے

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ	جو لوگ اپنی خود ساختہ شریعت کے پردہ میں چھپاتے ہیں
مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ	ہمارے نازل کردہ واضح قوانین کو
وَالۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ	درآنحالیکہ ہم انہیں نوع انسان کی رہنمائی کے لئے
فِى الۡكِتٰبِۙ	اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں تو وہ
اُولٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ	لوگ اس ضابطۂ خداوندی کے ثمرات سے محروم رہ جاتے ہیں
وَيَلۡعَنُهُمُ	اور ان قوتوں کی تائید و نصرت سے بھی جو نتائج مرتب کرنے میں

اللّٰعِنُوۡنَ ۙ	ممد و معاون بن سکتی ہیں
اِلَّاالَّذِیۡنَ تَابُوۡا	البتہ جو لوگ اپنی غلط روش سے باز آجاتے ہیں
وَاَصۡلَحُوۡا	اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیتے ہیں اور
وَبَیَّنُوۡا	نظام خداوندی کو عملاً متشکل کر کے دنیا کے سامنے لے آتے ہیں
فَاُولٰٓئِكَ اَتُوۡبُ عَلَیۡهِمۡ ۚ	تو اس کی برکات پھر ان کی طرف لوٹ آتی ہیں
وَاَنَا التَّوَّابُ	اس لیے کہ جو قوم اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرتی ہے تو وہ
الرَّحِیۡمُ ۝ ۱۶۰۔۱۵۹/۲	اپنی تمام برکات و ثمرات کو لیے اسکی طرف بڑھ آتا ہے۔

تمہارا نظام خداوندی کی طرف پلٹنا پورے خلوص اور سچائی کیساتھ ہونا چاہیے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
تُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ؕ	تمہارا اس نظام کی طرف پلٹنا پورے خلوص کیساتھ ہونا چاہیے
عَسٰی رَبُّكُمۡ	اس طرح اللہ کا قانون مکافات
اَنۡ یُّكَفِّرَ عَنۡكُمۡ سَیِّاٰتِكُمۡ	غلط روش کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت کر دیگا
وَیُدۡخِلَكُمۡ جَنّٰتٍ	اور تمہیں ایسے جنتی معاشرہ میں داخل کریگا
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ ۸/۶۶	جسکی تہہ میں قانون خداوندی کے چشمے رواں ہونگے۔

توبہ کا حقیقی انداز

وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً	اہل ایمان سے اگر کوئی فحش حرکت سرزد ہو جاتی ہے
اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ	اور اس طرح وہ اپنی ذات پر ظلم کر بیٹھتے ہیں

ذَكَرُوا اللّٰهَ — تو فوراً قانون خداوندی کو سامنے لے آتے ہیں۔ اور اسکے

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ — مطابق اصلاح کر کے اپنی غلطی کے مضر اثرات سے بچاؤ کر لیتے ہیں

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ — یاد رکھو اللہ کے قانون کے سوا اور کہیں حفاظت مل بھی نہیں سکتی

وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ لہٰذا وہ جان بوجھ کر اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے اس طرح

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ — یہ لوگ اپنے رب کے قانون کی حفاظت میں آجاتے ہیں

وَجَنّٰتٌ — اور اپنے لیے ایک جنتی معاشرہ تشکیل کر لیتے ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ — جسکی تہہ میں قانون خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا — اور انہیں دنیا و آخرت کی سدا بہار خوشگواریاں حاصل ہو جاتی ہیں

وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ ۳/۱۳۵-۱۳۶ — دیکھو کام کرنے والوں کا یہ معاوضہ کس قدر حسین و خوشگوار ہے

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ — جو عمر بھر برائیاں کئے چلے جاتے ہیں اور اصلاح کی طرف لوٹ کر نہیں آتے

حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ — ایسے غلط کار لوگ موت کو سامنے دیکھ کر اگر اپنی حرکات پر نادم ہوں بھی

قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ — تو کیا فائدہ جب کہ اصلاح کی مہلت ہی ختم ہو رہی ہو اور وہ پوری

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ — زندگی قوانین خداوندی کی خلاف ورزیوں میں گزار کر جا رہے ہوں

اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ۴/۱۸ یاد رکھو ایسے لوگوں کے لئے تیار رکھا گیا ہے دردناک عذاب۔

غلط راہوں سے باز آ کر اپنی اصلاح کر لینے والے ہی اجر کے حقدار ہوتے ہیں

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ — جو لوگ زبانی طور پر قوانین خداوندی کو مانتے اور عملاً خلاف ورزی کرتے ہیں

فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ — انکی زندگیاں خوف اور پریشانیوں کے عمیق ترین درجہ میں پہنچ جاتی ہیں

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ — جہاں ان کا نہ کوئی رفیق ہوتا ہے نہ مددگار

إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا	البتہ جو لوگ اس روش سے باز آ کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں
وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ	اور نظام خداوندی کا دامن مضبوطی سے تھام لیتے ہیں
وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ	اور اپنا طرز زندگی خالصتاً قوانین خداوندی کے تحت لے آتے ہیں
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ	تو اس سے یہ لوگ جماعت مومنین میں شامل ہو جاتے ہیں
وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ	اور اس اجر عظیم کے حقدار بن جاتے ہیں جو مومنین

الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۴/۱۴۵۔۱۴۶ کو ان کی جدوجہد کے نتیجہ میں اللہ کی طرف سے ملتا ہے۔

غلط راہوں سے باز آ کر نظام خداوندی کیطرف لوٹ آنے میں ہی کامیابی ہے

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا	تم سب باز آ جاؤ غلط کاموں سے اور اللہ کے نظام کی طرف لوٹ آؤ
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ۲۴/۳۱	تاکہ تمہیں زندگی کی کامرانیاں نصیب ہوں۔

جن توبہ کرنے والوں کو اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ	بلاشبہ ہمارے نظام کا تحفظ ان کے حصہ میں آتا ہے
لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ	جو اپنی غلط روش کو چھوڑ کر نظام خداوندی کو قبول کر لیں
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
ثُمَّ اهْتَدٰى ۝ ۲۰/۸۲	اور اس کے بعد اس راہ پر ہمیشہ قائم رہیں۔

تباہیوں سے بچنے کیلئے مہلت کا وقفہ ختم ہونے سے قبل اپنی اصلاح کر لو

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جو

اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤى اَنۡفُسِهِمۡ	قانون خداوندی کی خلاف ورزی کر کے اپنی ذات کیخلاف زیادتی کر
لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ‌ؕ	بیٹھے ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں اللہ کے قانون
اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا‌ؕ	کے مطابق چلنے سے انکے بگڑے ہوئے حالات پھر سنور سکتے ہیں
اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ○	اس قانون میں تحفظ بھی ہے اور تعمیر ذات کے مواقع بھی
وَاَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ	لہٰذا تم اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرنے میں دیر نہ کرو
وَاَسۡلِمُوۡا لَهٗ	اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کردو قبل
مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ	اسکے کہ مہلت کا وقفہ ختم ہو جائے اور تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ
ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ○ ۵۴۔۵۳/۳۹	اور پھر تمہیں اس تباہی سے بچانے والا کوئی نہ ہو۔

غلطی کی اصلاح کر لینے والے لوگ اللہ کی حفاظت اور رحمت سے محروم نہیں ہوتے

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيۡنَ	جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں جنہوں نے قوانین خداوندی کو قبول کر
يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ	لیا ہے تو انہیں بتاؤ کہ اللہ کے نظام میں تمہیں ہر طرح کی سلامتی
كَتَبَ رَبُّكُمۡ عَلٰى نَفۡسِهِ	حاصل ہوگی اللہ نے اپنے اوپر واجب قرار دیا ہے اس نظام کے
الرَّحۡمَةَ‌ ۙ	ذریعہ سے کہ اس میں تمہاری پوری طرح نشوونما ہوتی جائے
اَنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ مِنۡكُمۡ سُوۡٓءًۢا	حتٰی کہ تم میں سے کسی سے اگر کوئی برائی سرزد ہو جائے
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ	نادانی یا جہالت سے اور اسکے بعد اپنے کئے پر نادم ہو
وَاَصۡلَحَ فَاَنَّهٗ	اور آئندہ کیلئے اپنی اصلاح کر لے تو وہ
غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○ ۶/۵۴	اللہ کی حفاظت ور حمت سے محروم نہیں ہوگا۔

اُمتِ سوختہ بخت کی زبانی توبہ کا حال

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا	ایسی قوم پر زندگی کی کامرانیوں کی راہ کس طرح کھل سکتی ہے
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	جس نے اللہ کے نظام کو متشکل کرنے کے بعد اسے چھوڑ دیا حالانکہ
وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ	وہ خود اس بات پر شاہد ہیں کہ رسول کا قائم کردہ نظام حق پر مبنی تھا
وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط	سو ظاہر ہے کہ جو قوم صداقت کو اسطرح بے نقاب دیکھ لینے کے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○	بعد بھی اسے چھوڑ دے تو ایسی ظالم قوم اللہ کی رہنمائی سے محروم
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ	ہی رہتی ہے یاد رکھو ان لوگوں کی اس روش کا نتیجہ اس کے سوا کچھ
اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ	نہیں ہو سکتا کہ وہ نظام خداوندی کی برکات و ثمرات سے بھی محروم
وَالْمَلٰٓئِكَةِ	رہیں اور کائناتی قوتوں کی برکات بھی انکے حصہ میں نہ آئیں
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ لا	اور اقوام عالم بھی انہیں ذلیل و خوار سمجھ کر اپنے سے دور رکھیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج	ذلت و خواری ان پر ہمیشہ مسلط رہے گی اور ایمان
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ	کے زبانی دعوؤں کے باوجود انکی سزائیں کمی نہیں کی جائیگی
وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ لا	اور نہ ان کے اعمال کے نتائج میں تاخیر ہو گی البتہ جو
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	لوگ غلط روش سے ہٹ کر پھر سے نظام خداوندی کی طرف آجائینگے
وَاَصْلَحُوْا قف	اور اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے تو وہ پھر سے
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○	نظام خداوندی کے تحفظ اور اسکی رحمت کے سایہ تلے آجائینگے لیکن
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	جو لوگ کافرانہ روش اختیار کر لیتے ہیں ایمان لے آنے کے بعد
ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا	اور پھر اس کافرانہ روش پر آگے ہی آگے بڑھتے رہتے ہیں
لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ج	تو ان کا زبان سے توبہ توبہ کہتے رہنا انہیں کچھ فائدہ نہیں دیتا

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآ لُّوْنَ	اور وہ گمراہ کے گمراہ ہی رہتے ہیں
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ اسطرح گمراہی کی زندگی بسر کرینگے
وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ	اور مرتے دم تک اسی کافرانہ روش پر قائم رہیں گے تو اخروی
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ	زندگی کی خوشگواریوں کے لئے اگر وہ دنیا بھر کی دولت بھی
ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ	فدیہ میں دے دیں تو قبول نہیں کی جائیگی
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	ان کیلئے وہاں دردناک عذاب ہوگا

وَّمَالَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ۹۱-۸۶/۳ اور وہ اپنا کوئی مددگار نہیں پائینگے۔

****

ثواب

مادہ: ث و ب

ثَابَ یَثُوبُ ثَوبًا ۔ چلے جانے کے بعد پھر واپس آجاناثَابَ جِسمُہٗ ثَوَبَانًا وَاَثَابَ ۔ اس کا جسم بیماری کے بعد پھر اپنی اصلی حالت پر آنے لگااور اس طرح ضائع شدہ توانائی اور صحت پھر عود کر آئی۔ ثَابَ المَاءُ پانی نکالے جانے کے بعد پھر اتنا ہی آگیا یعنی ثَابَ کے معنی ہیں جو چیز جائے اس کا پھر واپس آجانا ۔

ہم جو کام بھی کرتے ہیں اس میں ہماری کچھ توانائی وقت اور ذہن کی صلاحیتیں صرف ہوتی ہیں اگر ہمارا وہ کام نتیجہ خیز ہو تو ہم نے جو کچھ صرف کیا وہ سب ہمیں واپس مل جاتا ہے اس واپس مل جانے کا نام ثواب ہے ظاہر ہے کہ یہ چیز محض ذہنی یا خیالی نہیں ہو سکتی کہ ثواب ہو اور ہمیں محسوس ہی نہ ہو کہ کچھ ہوا ہے یا نہیں۔ ہم جو کچھ صرف کرتے ہیں اس کا ہمیں پورا پورا احساس ہوتا ہے ۔ للذا جو کچھ ہمیں واپس ملے اس کا بھی ہمیں احساس ہونا چاہیے ورنہ ہمیں معلوم کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ واپس مل گیا ہے یا نہیں۔اسی لئے قرآن کریم نے جہاں ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ کہا ہے یعنی وہ بازیابی جو انجام کاریابعد کی زندگی میں ملے۔اس کے ساتھ ہی ثَوَابَ الدُّنیَا بھی کہا ہے یعنی اسی دنیا کی زندگی میں بازیابی اور اس خیال سے کہ کسی کو غلط فہمی نہ رہے کہ یہ ثواب کس شکل میں ملے گا ۔ تفصیل سے بتا دیا کہ یہ ثواب یعنی نتائج اعمال سب سے پہلے اسی دنیا میں سامنے آجاتے ہیں اور اس کے بعد اُخروی زندگی میں بھی چونکہ زندگی کی یہ تمام

آسائشیں اور خوشگواریاں اور انسانی صلاحیتوں کی نشو ونما اور ارتقاء اعمال صالح کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

اس لیے 'ثَوَابُ' کے معنی اعمال کا نتیجہ بھی ہیں یعنی قانون مکافات کی رو سے اعمال انسانی کا نتیجہ مرتب ہوتا۔

ایصال ثواب

قرآن کریم نے مکافات عمل کے ضمن میں یہ بڑا باریک نکتہ بیان کیا ہے کہ اعمال خود اپنی جزا آپ ہوتے ہیں۔ خود عمل کے اندر اس کا نتیجہ مضمر ہوتا ہے ۔آپ صبح کی سیر کیلئے جاتے ہیں اس پر آپ کی توانائی اور وقت صرف ہوتا ہے لیکن اس سے آپ کو صحت و توانائی شگفتگی اور بشاشت حاصل ہوتی ہے۔ یہ صحت اور بشاشت کیا ہے آپ کی سیر کا نتیجہ ہے۔ یعنی سیر کا عمل خود اپنا آپ نتیجہ بن گیا۔ لیکن کیا یہ کسی طرح بھی ممکن ہے کہ سیر تو آپ کریں اور اس کا نتیجہ میری طرف منتقل کر دیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ناممکن ہے لہٰذا کسی دوسرے کو ثواب پہنچانا ایسا عقیدہ ہے جس کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں قرآن کی رو سے ہر کسی کو اس کے اپنے اعمال ہی کا نتیجہ ملتا ہے ہر عمل کا اثر انسان کی اپنی ذات پر ہوتا ہے اس لئے اس کا کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

o

حُسْنُ الثَّواب

اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ	اللہ کا قانون کسی کی محنت رائیگاں نہیں جانے دیتا
مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی ج	تم میں سے خواہ مرد ہوں خواہ عورتیں
بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ ج	کہ تم آپس میں ایک ہی ہو جنہیں قیام نظام خداوندی
فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا	کے سلسلہ میں وطن چھوڑنا پڑ جائے

وَأُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ	یا وہ جو گھروں سے نکال دیئے جائیں اور جو اس سلسلہ
وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ	میں ستائے گئے ہوں
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا	اور جنہوں نے اس مقصد کے لئے جنگیں لڑیں اور جانیں دیں اور
لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	اسطرح سے اپنے معاشرہ کی برائیوں اور ناہمواریوں کو دور کر لیا
وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ	وہ ایسا سدابہار جنتی معاشرہ قائم کر لیتے ہیں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ج	جس کی تہہ میں قانونِ خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط	یہ اللہ کی طرف سے ان کے اعمال کا اجر یا ثواب ہوتا ہے
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○	اور ایسا حسین ثواب قانونِ خداوندی سے ہی مل سکتا ہے
لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اور دیکھو مخالفین نظامِ خداوندی کی وقتی آسودہ حالی تمہیں کسی مغالطہ
فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف	میں نہ ڈال دے انکی یہ خوشحالیاں بڑی بے حقیقت اور بے مایہ ہوتی ہیں
ثُمَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط ۳/۱۹۵-۱۹۷	باطل نظاموں نے بالآخر تباہی و بربادی کے جہنم میں ہی گرنا ہوتا ہے۔

خیر الثّواب

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ط	اللہ انکی راست روی میں اور اضافہ کر دیتا ہے جو راہ ہدایت اختیار کرتے ہیں
وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ	دیکھو اصلاح معاشرہ کے کام ہی باقی رہنے والے کام ہوتے ہیں
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا	اور تمہارے پروردگار کے ہاں ایسے کاموں کا ہی بہترین ثواب ہے
وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ○ ۱۹/۷۶	اور یہی کام ہیں جن کا انجام خیر ہوتا ہے۔

نظام خداوندی میں ملنے والے ثواب کی ایک جھلک

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر کے اصلاح معاشرہ کے کام کریں گے

اِنَّالَانُضِیۡعُ اَجۡرَمَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًاۚ۝	تو ان کے حسنِ عمل کا اجر کبھی ضائع نہیں ہو گا
اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ	ان کے لئے سدا بہار جنتی معاشرہ تشکیل پا جائے گا
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ	جسکی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ	اس معاشرہ کا ہر فرد عزت و عظمت کی بلندیوں پر ہو گا
وَّیَلۡبَسُوۡنَ ثِیَابًا خُضۡرًا مِّنۡ	ان کے لباس نرم و نازک باریک و دبیز
سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ	ریشم کے ہوں گے
مُّتَّكِـئِیۡنَ فِیۡهَا عَلَی الۡاَرَآئِكِ ؕ	اور وہ عزت و احترام کی نشستوں پر بیٹھیں گے
نِعۡمَ الثَّوَابُ ؕ	کس قدر خوشگوار ہو گا انکی محنتوں کا یہ صلہ یا ثواب
وَحَسُنَتۡ	اور کیسی حسین ہونگی یہ آسائشیں
مُرۡتَفَقًاۚ۝ ۱۸/۳۰۔۳۱	جو ان کیلئے مزید ارتقاء کا متوازن سہارا بنیں گی۔

اللہ کے قانون کے مطابق ملنے والا ثواب ہی بہترین ہے

ثَوَابُ اللّٰهِ خَیۡرٌ	بہترین ثواب یا اجر وہ ہے جو اللہ کے قانون کے مطابق ملے
لِّمَنۡ اٰمَنَ	اور یہ انہیں ملتا ہے جو ان قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ	اور معاشرہ کے بگڑے ہوئے حالات کو سنوارتے ہیں
وَلَایُلَقّٰهَآ اِلَّاالصّٰبِرُوۡنَ ۝ ۲۸/۸۰	بہر حال اس کیلئے بڑے صبر و استقامت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ کے ہاں ثوابِ دُنیا بھی ہے اور ثوابِ آخرت بھی

مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا	جو کوئی محض ثوابِ دنیا کا طالب ہو اسے معلوم ہو جانا
فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡیَا	چاہیئے کہ اللہ کے ہاں ثوابِ دنیا بھی ہے

وَالْاٰخِرَةِ ؕ ۴/۱۳۴ اور ثوابِ آخرت بھی۔

اور ثوابِ دُنیا یا ثوابِ آخرت چاہنا تمہارے اپنے اختیار میں ہے

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا جو کوئی محض ثوابِ دنیا یا دنیاوی مفاد کیلئے کام کرے گا

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ تو اسے اس کا صلہ یا ثوابِ دنیا ہی میں دیدیا جائے گا

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ اور جو کوئی آخرت کے مفاد کی خاطر کام کرے گا

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ تو اسے اسکا صلہ یا ثوابِ آخرت میں حاصل ہو جائے گا ہمارا قانون

وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ۝ ۳/۱۴۵ یہ ہے کہ جو کوئی جس مفاد کیلئے کوشش کریگا اسے وہی مل جائیگا۔

حسن کار لوگوں کو ثوابِ دنیا بھی حاصل ہو جاتا ہے اور ثوابِ آخرت بھی

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور اللہ ایسے ثابت قدم اور مستقل مزاج لوگوں کو پسند کرتا ہے

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا کہ جو قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں اللہ سے یہ دعائیں مانگتے ہیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا پروردگار اگر ہم سے کوئی لغزش یا کوتاہی سرزد ہو جائے یا ہم

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا کسی معاملہ میں حد سے تجاوز کر جائیں تو ہمیں انکے نتائج سے محفوظ رکھنا

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور ہمیں اپنے مقصد میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا اور نظام خداوندی کے مخالفین پر غلبہ و کامیابی عنایت کرنا سو

وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ اللہ انہیں انکے حسن عمل کے نتیجہ میں ثوابِ دنیا سے بھی نواز تا ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ اور ثوابِ آخرت کے طور پر انکی اُخروی زندگی کو نہایت خوشگوار بنا دیتا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۳/۱۴۶-۱۴۸ کیونکہ اللہ ایسے حسن کار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

بِرؒ یا نیکی

مادہ : ب ر ر

اس مادہ کے اصل معنی وسعت فراخی اور کشادگی کے ہیں بَحرُ' کے مقابلہ میں بَرُّ کا لفظ خشکی کے لئے استعمال ہوتا ہے وسعت کے اعتبار سے اس کے معنی کثرت کے بھی ہو گئے۔ چنانچہ اَبَرَّجُلُ کے معنی ہیں وہ آدمی کثیرالاولاد ہو گیا۔ اس سے غلبہ و تسلط کے معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہونے لگا اَبَرَّ عَلَیہِمۡ وہ ان پر فوقیت لے گیا اور غالب آیا۔ نگاہ کی کشادگی اور دل کی وسعت کے اعتبار سے بَرّ کے معنی وسیع پیمانہ پر نیک سلوک صلہ رحمی اور احسان کے آتے ہیں نیز صداقت اور اطاعت کے بھی۔

قرآن کریم میں بِرّ بمقابلہ اِثۡمٌ کے آیا ہے اور اثم کے معنی ہیں کمزوری، اضمحلال، تکان۔ لہٰذا برُّ کے معنی ہوں گے قوت، وسعت، کثرت، کشادگی، فراخی ۔ چونکہ اِثۡمٌ جرم یا گناہ ہے، لہٰذا بِرّ نیکی ہے اور قرآن کی رو سے نیک کام یا بِرّ وہ ہونگے جن سے کشادگی کی راہیں کھل جائیں جن سے انفرادی طور پر نگاہ میں فراخی، قلب میں کشادگی اور انسانی ذات میں وسعت پیدا ہو جائے اور اجتماعی طور پر سامان زیست میں کثرت اور وسعت آجائے اور معاملات میں فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا جائے ۔ قرآن میں بِرُّ اور تقویٰ کے الفاظ اسی لئے اکٹھے آئے ہیں کہ تقویٰ یعنی قوانین خداوندی کی پیروی کرنے سے انسان سے تنگ نظری دُور ہو جاتی ہے اور کشادہ ظرفی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان اپنی عزیز ترین متاع (مال و دولت حتّٰی کہ جان بھی) فلاح انسانی کے لئے نظام خداوندی کے سپرد کر دیتا ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ لَنۡ تَنَالُوا

الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ ۳/۹۲ "جب تک تم ان چیزوں کو جو تمہیں سب سے زیادہ عزیز ہیں فلاح عامہ کے لئے وقف نہیں کردو گے تمہیں کشاد اور وسعت نصیب نہیں ہوگی "۔

جو لوگ سمجھتے ہیں مذہبی شعائر کو رسمی طور پر ادا کر لینے کا نام بِرٌّ یا نیکی ہے وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں ۔ قرآن واضح الفاظ میں کہتا ہے کہ لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ ۲/۱۷۷ "دیکھو نیکی یا کشاد کی راہ یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف "بلکہ نیکی یا کشاد کی راہ یہ ہے کہ تم ایمان کے بعد اپنے مال کو اس کی کشش کے باوجود ضرورت مندوں کے لئے دیدو۔

اللہ کو اَلۡبَرُّ الرَّحِیۡمُ کہا گیا ہے ۵۲/۲۸ یعنی وسعتیں عطا کرنے والا اور سامان نشوونما دینے والا ۔ جس اللہ نے تمام نوع انسان کے لئے سامان پرورش اس وسعت و کثرت سے عطا کر رکھا ہے اس کی کشادگی اور فراخی میں کیسے کلام ہو سکتا ہے ۔ لہٰذا جو معاشرہ اپنے اندر اللہ کی صفات کو منعکس کرے گا وہ بھی علیٰ حدِّ بشریت برٌّ وَ رَحِیۡمٌ ہوگا یعنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لئے وسعت ظرف اور کشادگی نگاہ کا مالک۔

o

نیکی یہ نہیں ہے

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ	دیکھو نیکی یا کشاد کی راہ اس میں نہیں ہے کہ تم اپنا رخ
قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ ۲/۱۷۷	مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف۔

نیکی یہ ہے

وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ	البتہ نیکی اور کشاد کی راہ اس میں ہے کہ تم
مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	ایمان لاؤ اللہ کے قوانین کی صداقت پر اور

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ	حیاتِ اُخروی اور قانون مکافات عمل پر اور اللہ کی کائناتی قوتوں پر
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ	اور اس کی نازل کی ہوئی کتاب پر اور اس کے بھیجے ہوئے انبیائے کرام پر
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ	اور مال و دولت کی کشش کے باوجود اسے دیدو
ذَوِى الْقُرْبٰى	اپنے قریب والوں اور رشتہ داروں کی امداد کے لئے
وَالْيَتٰمٰى	اور انکی امداد کیلئے جو معاشرہ میں کمزور اور بے آسرا ہو جائیں
وَالْمَسٰكِيْنَ	اور ان کیلئے جو بیروزگار یا معذور ہو جائیں
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ	اور مسافروں اور ہر طرح کے ضرور تمندوں کیلئے اور نوع
وَفِى الرِّقَابِ ۚ	انسان کو ہر طرح کی غلامی اور محکوی سے نجات دلانے کیلئے
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	غرضیکہ مکمل طور پر نظامِ خداوندی قائم کرو
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ ۲/۱۷۷	اور اسکے ذریعہ سے نوعِ انسان کی پرورش اور نشوونما کا انتظام کرو۔

اللہ کی صفت اَلْبَرُّ

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ	بلاشبہ اللہ بڑا ہی کشائشیں اور فراخیاں عطا کرنے والا
الرَّحِيْمُ ۝ ۵۲/۲۸	اور اپنی رحمتوں سے نوازنے والا ہے۔

نیکی کیا ہے اور کیا نہیں ہے

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ	دیکھو ان توہم پرستیوں میں کوئی نیکی والی بات نہیں کہ تم
تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا	اپنے گھروں میں پچھواڑے سے داخل ہوتے ہو یا سامنے سے

وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۲/۱۸۹ — بلکہ نیکی اور کشاد کی راہ صرف اس میں ہے کہ تم قوانین خداوندی کی پیروی کرو۔

مشاورت کا معیار

وَتَنَاجَوْا	تم آپس میں مشورے کرو ان امور میں
بِالْبِرِّ	جو انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں کشادہ کریں
وَالتَّقْوٰی ط ۵۸/۹	اور قوانین خداوندی کی نگہداشت کا موجب بنیں۔

تعاون کا معیار

وَتَعَاوَنُوْا	دیکھو تم ایک دوسرے کیساتھ ان امور میں تعاون کرو
عَلَی الْبِرِّ	جو انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں کشادہ کریں
وَالتَّقْوٰی ص	اور قوانین خداوندی کی نگہداشت کا موجب بنیں
وَلَا تَعَاوَنُوْا	لیکن ان اُمور میں ہرگز کسی سے تعاون نہ کرو
عَلَی الْاِثْمِ	جو انسانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا موجب ہوں
وَالْعُدْوَانِ ص ۵/۲	اور اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا باعث بنیں۔

نیکی کا معیار

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ — دیکھو تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے نہ کشاد کی راہ ہی پا سکتے ہو

حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط ۳/۹۲ — جب تک کہ اپنی عزیز ترین شے بھی رفاہ عامہ کیلئے نہیں دیدیتے۔

زندگی کے ارتقاء کی اگلی منزل

اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ	زندگی میں وسعت اور کشاد پیدا کرنیوالوں کا مقام
لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ؕ	بلندیوں پر ہوگا وہ زندگی کے ارتقاء کی اگلی منزل میں ہونگے
وَمَآ اَدْرٰكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ؕ	اور تمہیں کیا معلوم کہ زندگی کے ارتقاء کی وہ اگلی منزل کیا ہے
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ	یہ منزل اعمال کی نشاندہی کرنیوالے قانون مکافات کے مطابق ملے گی
یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ	اور صفاتِ خداوندی کو اپنے اندر منعکس کر لینے والے لوگ اسے سامنے
اِنَّ الْاَبْرَارَ	کھلا ہوا پائینگے یہ ابرار یعنی وسعتوں کے مالک لوگ
لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ	زندگی کی راحتوں اور آسائشوں سے بہرہ یاب ہونگے۔
عَلَی الْاَرَآئِكِ	اختیارات واقتدارات کی مسندوں پر متمکن اور
یَنْظُرُوْنَ ۙ	جہانبانی و جہاں بینی کو اپنی نگاہوں میں رکھے ہوئے ہوں گے
تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ	ان آسائشوں اور طمانیتوں کی پیدا کردہ شگفتگی وشادابی
نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۚ ۸۳/۱۸-۲۴	کے آثار ان کے چہروں سے نمایاں ہوں گے۔

جن کے لئے اللہ کے ہاں مہمانوں جیسی قدر و منزلت ہو گی

لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ	جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	ان کے لئے خوشگواریوں کی سدا بہار جنتیں ہیں
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ ؕ	جہاں انکی اللہ کی طرف سے مہمانوں جیسی قدر و منزلت ہو گی
وَمَا عِنْدَاللّٰهِ خَیْرٌ	اور اللہ کے ہاں جو کچھ بھی ہے یکسر خیر ہے
لِّلْاَبْرَارِ ۝ ۳/۱۹۸	ان کے لئے جنہوں نے اپنی ذات میں وسعت اور کشادگی پیدا کر لی

اَلْاَبْرَار اور اَلْفُجَّار

اِنَّ الْاَبْرَارَ — جو لوگ انسانی زندگی میں وسعت اور کشادگی پیدا کرتے ہیں

لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ — وہ آسائشوں میں رہیں گے

وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ — اور جو عالم انسانیت اور اپنی ذات میں انتشار پیدا کرتے ہیں

یَّصْلَوْنَهَا — انکی نشو و نما رک چکی ہوگی اور وہ اپنے آپ کو جہنم میں پڑا پائینگے

یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ ۸۲/۱۳۔۱۵ — ظہور نتائج کے دن۔

****

اِثمٌ

مادہ : ا ث م

کمزوری، اضمحلال اور پسماندگی جیسے گناہ اور دیگر جرائم

اِثمٌ' کے بنیادی معنوں میں اضمحلال، افسردگی، توانائی کا کم ہو جانا، ست روی اور شکستگی کا پہلو ہوتا ہے اَلْاٰثِمَۃُ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو تکان کی وجہ سے مضمحل ہو چکی ہو لہٰذا بہت آہستہ چلے۔ اَلْمُؤاثِمُ وہ اونٹ جو اضمحلال کی وجہ سے چلنے سے جواب دے جائے۔ وہ تمام اعمال جن سے انسانی ذات میں ضعف و اضمحلال پیدا ہو جن سے اس کی قوتِ عمل میں کمزوری واقع ہو جائے، جن سے وہ سفر حیات طے کرنے میں ست گام ہو، جن سے وہ دوسروں کے مقابلہ میں پیچھے رہ جائے اثمٌ' کہلائیں گے۔ اس کے لئے قرآن نے خَمْرٌ' نشہ آور اشیا کا استعمال اور مَیْسِرٌ' بغیر محنت کے ہاتھ آجانے والی دولت کی مثال دی ہے جن سے انسان کی قوتِ عملیہ میں اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے۔

قرآن نے اِثمٌ' کو گناہ یا جُرم قرار دیا ہے ایسا جرم جو انسان کی اپنی ذات تک محدود رہتا ہے۔ مثلاً کوئی فرد افیون کھا کر چپکے سے لیٹے رہتا ہے ظاہر ہے کہ اس کے اس عمل کا اثر اس کی اپنی ذات تک محدود ہے لیکن قرآن کی رو سے یہ بھی جرم ہے اس لئے کہ اسکے نزدیک زندگی کا مقصود انسانی ذات کی نشو و نما

ہے ۔ لہٰذا ہر وہ کام جس سے انسانی ذات میں ضعف واضمحلال پیدا ہو جائے جرم ہو گا خواہ وہ انسان کے اپنے ہاتھوں سے ہی پیدا کیوں نہ ہو ۔ قرآن کی رو سے انسان کا خود اپنے آپ کو نقصان پہنچانا بھی جرم ہے خود کشی بھی قتلِ نفس میں شامل ہے لہٰذا اِثْمٌ میں داخل ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو بغیر محنت کئے مفت میں دولت حاصل ہو جائے (خواہ کسی طریق سے) تو وہ بھی اِثْمٌ ہے اس لئے کہ محنت نہ کرنے سے اس کے قوائے عملیہ مضمحل ہو جائینگے اور یہ چیز اللہ کے نزدیک جُرم اور گناہ ہے ۔

یہ ہیں اِثْمٌ کے بنیادی معنی اس کے بعد یہ لفظ عمومی حیثیت سے عام جرائم یا گناہوں کے لئے بھی استعمال ہونے لگا، قرآن کے متعدد مقامات میں یہ لفظ ان عام معنوں میں بھی آیا ہے۔

گناہ یا جرم

رشوت

ناجائز ذرائع سے حاصل دولت سے انسانی قوائے عملیہ مضمحل ہو جاتے ہیں

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ	اور دیکھو آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل ذرائع سے مت کھا جایا کرو
وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ	اور نہ حکام کو رشوت دیکر ایسے فیصلے کراؤ
لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ	جس سے دوسروں کے حقوق کا کچھ حصہ
بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲/۱۸۸	جانتے بوجھتے ناجائز طور پر تمہیں مل جائے۔

خمر اور میسرہ

نشہ بازی اور مالِ مفت سے انسانی قوائے عملیہ میں کمزوری آجاتی ہے، لہٰذا ناجائز ہے

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ	لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں خمر یعنی نشہ آور اشیاء کے متعلق
وَالْمَيْسِرِ ط	اور میسرہ یعنی بغیر محنت کئے ہاتھ آجانے والے مال کے متعلق

قُلْ فِيهِمَآ اِثْمٌ كَبِيرٌ	کہوان سے انسان کے اندر بہت زیادہ اضمحلال سستی اور سہل انگاری
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز	پیدا ہو جاتی ہے گوان سے کچھ عارضی منافع اور کچھ بے حقیقت سرور
وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ	بھی حاصل ہوتا ہے لیکن ان کے نقصانات ان کے نفعوں سے بہت
نَّفْعِهِمَا ط ۲/۲۱۹	بڑے ہیں۔

زنا سے قوائے عملیہ مضمحل ہوتے ہیں

وَلَا يَزْنُوْنَ ج ط	اہل ایمان زنا کے مرتکب نہیں ہوتے
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ	اس لئے کہ جو لوگ اپنی عصمت کی حفاظت نہیں کرتے
يَلْقَ اَثَامًا ۲۵/۶۸	ان کے قوائے عملیہ مضمحل ہو جاتے ہیں۔

فواحش سے انسانی ذات اور معاشرہ میں کمزوری واضمحلال پیدا ہوتا ہے

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ	کہو میرے پروردگار نے ممنوع قرار دیا تمام فواحش
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ	کو خواہ ظاہری ہوں خواہ پوشیدہ اور ایسے تمام کاموں کو جن
وَالْاِثْمَ ۷/۳۳	سے انسانی ذات و معاشرہ میں کمزوری واضمحلال پیدا ہوتا ہو۔

سرمائے کے منافع پر مبنی استحصالی نظام ناجائز قرار دیا گیا

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا	اللہ چاہتا ہے کہ سرمایہ کا منافع کھانیوالے استحصالی نظام کو مٹادیا جائے
وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ط	اور ایسے نظام کو فروغ دیا جائے جس میں ہر کوئی دوسروں کی نشو ونما
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ	کا انتظام کرے دیکھو اللہ ایسے غلط رو لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو بغیر محنت
اَثِيمٍ ۲/۲۷۶	کے دولت حاصل کر کے اپنی ذات اور معاشرہ میں کمزوری اور اضمحلال
	پیدا کرتے ہیں۔

شرک سے انسان اپنی ذات کی نفی کا مرتکب ہوتا ہے

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ	جس نے اللہ کے اقتدار و اختیار میں دوسروں کو شریک ٹھہرایا
فَقَدِ افْتَرٰٓى	اس نے بہت بڑا جھوٹ گھڑا
اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ ۴/۴۸	اور اپنی ذات کی نفی کر کے اسے بہت زیادہ کمزور کر لیا۔

اللہ پر جھوٹ باندھنا بھی انسانی ذات میں ضعف پیدا کرتا ہے

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ	غور کرو! کس طرح یہ مدعیانِ شریعت و طریقت اپنے خود ساختہ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ	مسلک و مشرب کو اللہ سے منسوب کر کے اس پر جھوٹ باندھتے ہیں
وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝	یاد رکھو یہ جرم ہی بہت کافی ہے ان کی ذات کے ضعف و اضمحلال کیلئے۔

خیانت سے انسانی ذات و معاشرہ میں کمزوری پیدا ہوتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ	دیکھو اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے
مَنْ كَانَ خَوَّانًا	جو دوسروں سے یا خود اپنی ذات سے خیانت کر کے
اَثِيْمًا ۝ۚ ۴/۱۰۷	اپنی ذات اور معاشرہ میں کمزوری و اضمحلال پیدا کر دیتے ہیں۔

بدگمانی سے باہمی خیر سگالی کے جذبات مضمحل ہو جاتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫	اکثر بدگمانی سے اجتناب کیا کرو کیونکہ
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۴۹/۱۲	بعض بدگمانیاں باہمی خیر سگالی کے تمام جذبات کو مضمحل کر دیتی ہے۔

شہادت کا چھپانا ذہنی طور پر مجرم ہونے کی نشانی ہے

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط	اور دیکھو شہادت کو ہرگز مت چھپاؤ
وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط	جو کوئی شہادت چھپاتا ہے وہ ذہنی طور پر مجرم ہوتا ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۲/۲۸۳	یادرکھو اللہ کے قانونِ مکافات کو تمہارے تمام کاموں کا علم ہوتا ہے

بہتان

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	جو لوگ اہل ایمان مردوں اور عورتوں کو ایذا دینے کی خاطر اُن کے
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا	خلاف ایسے کاموں کا الزام لگاتے ہیں جو انہوں نے کئے ہی نہیں
فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۳۳/۵۸	توانہوں نے بہتان کا بار اپنے سر لے لیا اور صریح گناہ کے مرتکب ہوئے

جرم خود کر کے الزام کسی بے گناہ کے سر تھوپ دینا

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا	کسی نے خطا یا جرم تو خود کیا ہو
ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا	اور اس کا الزام کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے
فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا	تو اس نے اپنے اوپر بہتان کا بوجھ بھی لاد لیا
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۴/۱۱۲	اور اصل جرم کا بھی۔

اثم اور عدوان میں کسی سے تعاون مت کرو

وَلَا تَعَاوَنُوْا	دیکھو تم ان امور میں دوسروں کے ساتھ ہرگز تعاون نہ کرو
عَلَى الْاِثْمِ	جو انسانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا موجب ہوں

وَالْعُدْوَانِ ۖ ۵/۲	اور اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا باعث بنیں۔

ظاہر و باطن کے اثم سے رک جاؤ

وَذَرُوْا ظَاهِرَ	اور رک جاؤ ایسے ظاہر و باطن کاموں سے
الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ ۶/۱۲۰	جو تمہاری ذات اور معاشرہ کی کمزوری و اضمحلال کا باعث ہوں۔

عزت بالْاِثْمِ یا جھوٹا وقار

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ	ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قوانین کی پیروی کریں
اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ ۲/۲۰۶	تو وہ غلط روش پر اور بھی جم جاتے ہیں اپنے جھوٹے وقار کی خاطر۔

كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ یا گناہ کبیرہ

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ	اہلِ ایمان ایسی تمام بڑی بڑی برائیوں سے اجتناب کرتے ہیں جو
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	انسانی ذات اور معاشرہ میں کمزوری و اضمحلال پیدا کرنے والی ہوں
وَالْفَوَاحِشَ ۴۲/۳۷	اور وہ فحش و بے حیائی سے بچتے ہیں۔

چھوٹی موٹی لغزشیں

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	جو لوگ اجتناب کرتے ہیں تمام بڑی بڑی برائیوں اور جرائم سے
وَالْفَوَاحِشَ	اور ہر طرح کی بے حیائی اور فحش سے

اِلَّا اللَّمَمَ ؕ	توانکی چھوٹی موٹی لغزشیں قابل گرفت نہیں رہتیں اللہ کا قانونِ
اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ	مکافات ان لغزشوں کے مضر اثرات سے انہیں تحفظ مہیا کر دیتا ہے
هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ	کیونکہ اللہ انسان کی کمزوریوں اور اس کی امکانی صلاحیتوں سے باخبر ہے
اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ	وہ جانتا ہے کہ زندگی بے جان مادہ سے لیکر پیکر انسانی تک کن کن
وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ	مراحل سے گزری اور رحم مادر میں انسانی بچہ
فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ ۵۳/۳۲	کس کس قسم کی کیفیات کا حامل بنا۔

نظامِ خداوندی کے مطابق قائم معاشرہ میں

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا	نظامِ خداوندی کے مطابق قائم معاشرہ میں کوئی ایسی لغوبات سنائی نہیں
وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ ۵۶/۲۵	دیگی جس سے انسانی ذات اور معاشرہ میں کمزوری واضمحلال پیدا ہو جائے

****

عُدْوَانٌ

مادہ: ع د و

حدود اللہ سے تجاوز کا جرم یا گناہ

عَدْوٌ کے معنی حد سے بڑھنا اور باہمی مطابقت و ہم آہنگی نہ ہو سکنا ہیں۔ اگر یہ صورت محض رفتار کے اعتبار سے ہو تو اسے عَدْوٌ کہا جاتا ہے اور اگر دلی کیفیات کے اعتبار سے ہو تو یہ عَدَاوَةٌ کہلاتی ہے۔ اور اگر عدل و انصاف میں ابتری ہو تو عُدْوَانٌ کہلائے گی۔ عَدَا عَلَيْهِ کے معنی ہیں۔ اس نے اس پر ظلم کیا یعنی حد سے تجاوز کیا۔ تَعَدَّاهُ۔ وہ اس سے تجاوز کر گیا، آگے بڑھ گیا اور اِعْتَدَىٰ عَلَيْهِ کے معنی ہیں اس پر ظلم و زیادتی کی۔ عُدْوَانٌ کے معنی بزور اور بد ترین طریقہ سے حد سے تجاوز کرنا بھی ہیں۔

قرآن کریم میں جرم کے لئے اِثْمٌ اور عُدْوَانٌ کے الفاظ بالعموم اکٹھے آتے ہیں۔ اِثْمٌ کے معنی ہیں۔ ایسا کام جس سے انسان کی صلاحیتوں میں کمی آجائے لہٰذا وہ دوسرے افرادِ کارواں کے ساتھ نہ چل سکے اور ان سے پیچھے رہ جائے۔ اور عُدْوَانٌ کے معنی ہیں سرکشی کر کے حدود پھلانگ جانا اللہ کا دیا ہوا نظام یہ ہے کہ تمام افراد ملت باہم دگر بانہوں میں بانہیں ڈالے ایک دوسرے کے ساتھ قدم ملاتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں لہٰذا جو کوئی جماعت سے بچھڑ کر پیچھے رہ گیا اِثْمٌ کا مرتکب ہوا اور جو سرکشی کر

کے حد سے تجاوز کر گیا وہ عُدوَان میں مبتلا ہو گیا اور یہ دونوں حالتیں گناہ اور جرم ہیں۔

o

جُرم۔ گناہ

حدود اللہ سے تجاوز کر کے ظالمانہ نظام قائم کر لینے کا نتیجہ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ — تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل ذرائع سے مت کھا جایا کرو

اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً — البتہ تم تجارت کر سکتے ہو

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ — جس کا طریق باہمی رضامندی پر ہونا چاہیے دیکھو

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ — تم لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کر کے اپنے آپکو ہلاکت میں نہ ڈال لینا

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا o — اللہ چاہتا ہے کہ تم سب کی نشو و نما ہوتی رہے اسکے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا — باوجود جو لوگ حدود اللہ سے تجاوز کر کے ظالمانہ نظام قائم کر لیتے ہیں

فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا — تو ان کا معاشرہ مصیبتوں اور پریشانیوں کی آگ میں جلنے لگتا ہے

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا o ۴/۲۹-۳۰ — اور یہ اللہ کے قانون مکافات کے مطابق خودکار طریقے سے ہوتا رہتا ہے

حُدود اللہ سے تجاوز کا نتیجہ پریشانیاں اور ذلت

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ — جو کوئی نظام خداوندی کی خلاف ورزی کرتا ہے

وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ — اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کر جاتا ہے تو وہ

يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا — اپنے آپ کو تکلیفوں اور پریشانیوں کی آگ میں جھونک دیتا ہے

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ o ۴/۱۴ — اور اس کی زندگی ذلت آمیز عذاب میں گذرتی ہے۔

حدود اللہ سے تجاوز ظلم ہے

وَمَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ	حدود اللہ سے تجاوز کرنے والے لوگ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۲/۲۲۹	ظالم ہوتے ہیں۔

حدود اللہ سے تجاوز کرنے والا اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے

وَمَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ	جو کوئی حدود اللہ سے تجاوز کرتا ہے
فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ۶۵/۱	وہ اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ لوگ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تُحَرِّمُوۡا طَیِّبٰتِ	تم اپنے اوپر ان خوشگوار چیزوں کو حرام قرار نہ دے لینا
مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمۡ	جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے اور نہ ان حدود
وَلَا تَعۡتَدُوۡا	سے ہی تجاوز کرنا جو اس نے تمہارے لئے مقرر کی ہیں یاد رکھو
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ۝ ۵/۸۷	حدود اللہ سے تجاوز کر جانے والے لوگ اسکے نزدیک ناپسندیدہ ہیں

اللہ کی راہ میں جنگ بھی اس صورت میں کرو جب اور کوئی چارہ نہ رہے

وَقَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	دیکھو تم اللہ کی راہ میں بھی صرف ان سے جنگ کرو جو تمہارے
الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَكُمۡ	خلاف جنگ پر اُتر آئیں (اور تمہارے لئے اسکے سوا کوئی چارہ نہ رہے)
وَلَا تَعۡتَدُوۡا ؕ	تم اپنی طرف سے کسی پر زیادتی مت کرو
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ۝ ۲/۱۹۰	اور یاد رکھو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حرمت کے مہینوں میں جنگ بندی

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ	دیکھو حرمت کے مہینوں میں جنگ بندی کا قانون اسی صورت میں
بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ	موثر ہو سکتا ہے کہ دوسرا فریق بھی اس قانون کی پابندی کرے
وَالۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ	لہٰذا حرمت کا لحاظ برابری کے ساتھ ہوگا
فَمَنِ اعۡتَدٰى عَلَيۡكُمۡ	اگر دوسرا فریق معاہدہ شکنی کر کے تم پر زیادتی کرے
فَاعۡتَدُوۡا عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ	تو تم بھی انہیں اسی کے مطابق جواب دو
مَا اعۡتَدٰى عَلَيۡكُمۡ ۖ	اور اتنی ہی زیادتی کرو جتنی انہوں نے کی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ	تم ہر حال میں اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرتے رہو
وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ	اور یاد رکھو کہ اللہ کی تائید و نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے
مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ۝ ۲/۱۹۴	جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

آزمائش

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اے اہل ایمان تم پر عائد پابندیوں کا مقصد تمہاری ذات میں استحکام پیدا
لَيَبۡلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ	کرنا ہے اس سلسلہ میں آزمائش کے ذریعے تمہاری صلاحیتوں کے
بِشَىۡءٍ مِّنَ الصَّيۡدِ تَنَالُهٗۤ	استحکام کو پرکھا جائیگا مثلاً احرام کی حالت میں تمہارے لئے شکار کی
اَيۡدِيۡكُمۡ وَرِمَاحُكُمۡ	ممانعت ہے اب اس حالت میں ایک شکار عین تمہارے ہاتھوں اور
لِيَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ	نیزے کی زد میں آجاتا ہے تو دیکھا جائیگا کہ کون ہے جو اپنے آپ کو
يَّخَافُهٗ بِالۡغَيۡبِ ۚ ۵/۹۴	اس سلسلے میں روک لیتا ہے احکام خداوندی کے اَن دیکھے نتائج کا
	احساس کر کے۔

اَلسَّیِّئَۃُ

مادہ : س و ء

سَاءَ ہُ ۔یَسُوْءُ ہُ ۔ کسی سے ایسی بات کرنا، جو اسے ناگوار ہو۔ یُسِیْءُ ۔برا کرنا ناہمواری پیدا کرنا۔ بگاڑ اور ابتری رونما کرنا۔ یہ احسن کی ضد ہے حسن نام ہوتا ہے کسی چیز میں پورا پورا توازن قائم کر دینے کا اور سَیِّئَۃُ توازن کے بگاڑ کو کہتے ہیں چنانچہ سُوْءُ' کے معنی فساد ،ہلاکت، اور ضرر کے ہوتے ہیں نیز حَسَنَۃُ' میانہ روی کو کہتے ہیں اور سَیِّئَۃُ' افراط و تفریط کو۔

اَلسُّوْءَ ۃُ بری خصلت۔ معیوب کام یا ہر وہ فعل جس کی ظاہر ہونے پر شرم محسوس ہو۔

صحیح روش زندگی سے انسانی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا ہوتا ہے اور ہر طرح کی خوشگواریاں نصیب ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے خلاف زندگی بسر کرنے سے توازن بگڑ جاتا ہے اور ناخوشگواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم نے کہا ہے کہ اس قسم کی متضاد زندگیاں بسر کرنے والے کبھی ایک دوسرے کے برابر نہیں ہو سکتے۔ بگاڑ اور ناہمواریوں کا علاج۔ قرآن حکیم نے یہ بتایا ہے کہ تم حسن و توازن پیدا کرنے والے کام کرتے جاؤ۔ بگاڑ اور ناہمواریاں خود بخود رفع ہو جائیں گی۔

قرآن حکیم انسان کو ایسے پروگرام دیتا ہے اور ایسی زندگی بسر کرنا سکھاتا ہے جس سے انسانی ذات میں بھی حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے اور معاشرہ میں بھی۔ لیکن ان پروگراموں کے خلاف عمل کرنے اور زندگی بسر کرنے سے انسانی ذات میں بھی بگاڑ اور ناہمواریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور معاشرہ میں بھی۔

حسنات کی طرح سیاٰت کی اصطلاح بھی بڑی جامع ہے۔ اس میں عام ناخوشگوار امور سے لے کر انفرادی اور اجتماعی جرائم تک سب معیوب و مذموم کام آجاتے ہیں حسنات اگر معاشرتی ہمواریاں پیدا کرتے ہیں تو جرم کو بھی سَیِّئَۃٌ کہا جاتا ہے اور اس کی سزا کو بھی۔

o

معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے گناہ یا جرائم

عروج وارتقاء کیلئے ضرورت ہوتی ہے مثبت نظریہ زندگی کی

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ	جو لوگ قوت و غلبہ اور عزت و تکریم کی حیات تازہ سے بہرہ اندوز ہونا
فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط	چاہتے ہیں انہیں سمجھ رکھنا چاہیے کہ عزت و قوت قوانین خداوندی کے
اِلَيْهِ يَصْعَدُ	اتباع سے مل سکتی ہے اس سلسلہ میں اس بنیادی حقیقت کو یاد رکھنا چاہیئے
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ	کہ عروج و ارتقاء کیلئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک تو ایسا تصور حیات یا نظریہ
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ	زندگی جس میں بڑھنے اور خوشگوار نتائج پیدا کرنے کی صلاحیت ہو اور
يَرْفَعُهٗ ط	دوسرے صلاحیت بخش اعمال جو اس نظریہ کو اوپر اٹھائیں اسکے
وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ	برعکس جو لوگ غلط نظریہ حیات اختیار کر کے ایسی تدابیر کرتے رہتے ہیں

السَّیِّاٰتِ	جن سے انسانی معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا ہوتی جائیں
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ	تو وہ سخت عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں
وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ یَبُوْرُ ○ ۳۵/۱۰	اور ان کی تمام تدبیریں ناکام رہ جاتی ہیں۔

انسانی زندگی اور معاشرہ میں اللہ کے قوانین کے ذریعے حُسن و توازن پیدا ہوتا ہے

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ	دیکھو تمہاری زندگی میں حسن و توازن پیدا ہوتا ہے تو قوانینِ خداوندی
فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ	کے ذریعہ سے اور اس میں ناہمواریاں اور خرابیاں پیدا ہوتی ہے تو
فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ ۴/۷۹	تمہارے اپنے خود ساختہ نظاموں کی وجہ سے۔

مُحکم اصول حیات

اِنَّ الْحَسَنٰتِ	دیکھو معاشرہ میں اگر ہمواریاں اور حسن و توازن قائم کر دیا جائے
یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ	تو اس کی ناہمواریاں اور تخریب خود بخود دور ہو جاتے ہیں
ذٰلِكَ ذِكْرٰی	یہ ایک محکم اصول حیات ہے
لِلذّٰكِرِیْنَ ○ ۱۱/۱۱۴	ان لوگوں کیلئے جو قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔

مستقل اقدار جن کی خلاف ورزی سیّاٰت ہے

وَقَضٰی رَبُّكَ	تمہارے پروردگار نے بذریعہ وحی مستقل اقدار کا مکمل ضابطہ دیدیا ہے جس
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	کی کچھ شقیں یہ ہیں تم اللہ کے سوا کسی کو اپنا حاکم تسلیم نہ کرو
اِلَّآ اِیَّاهُ	اور نہ اس کے قوانین کے علاوہ کسی کی اطاعت ہی کرو
وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ	اور اپنے والدین کی کمیاں پوری کر دیا کرو

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ	جب وہ تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں
اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ	ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تو انہیں اُف تک نہ کہو
وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا	نہ ان سے سختی اور درشتی سے کلام کرو ان سے
وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا o	ادب اور عزت سے بات کرو اور کشادہ نگہی سے پیش آؤ اور ان
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ	کی پرورش کے لئے انہیں اپنے بازوؤں کے نیچے سمٹائے رکھو اور ان
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا	کے حق میں ہمیشہ یہ آرزو کرو کہ جس طرح انہوں نے بچپن میں تمہاری
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ	پرورش کی تھی پروردگار تمہارے ہاتھوں اسی طرح انکی پرورش کرائے
رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ	دیکھو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تمہارے دلوں میں ہوتا ہے
اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ	اگر تم نے اپنی صلاحیتوں کو نشوونما دی تو ایسے
فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا o	لوگوں کو اللہ کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے جو اسکی طرف رجوع کرتے ہیں
وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ	اور حق ادا کرو اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کا
وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ	اور ان کا جو معذور یا بیروزگار ہو جائیں اور جو مسافر ہوں
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا o	اور مال کو بے جا صرف مت کرو
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ	یاد رکھو فضول خرچ لوگ شیاطین کے بھائی بند ہوتے ہیں اور
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا o	شیاطین وہ ہوتے ہیں جو اپنے پروردگار کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں
وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ	اور اگر ایسا ہو کہ ان حقداروں کے حقوق ادا کرنے کے لئے تمہارے پاس
ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا	کچھ نہ ہو اور تم ہنوز اپنے پروردگار کے ہاں سے سامان رزق کی طلب و
فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا o	جستجو کر رہے ہو تو ایسی حالت میں ان سے نرم برتاؤ کرو اور نرم رویہ
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً	رکھو اور اپنے ذاتی اخراجات کے سلسلہ میں اس قول کو سامنے رکھو کہ

اِلٰی عُنُقِكَ	نہ تو اپنے ہاتھ کو اتنا سکیڑ لو کہ وہ تمہاری گردن سے بند جائے
وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ	اور نہ اُسے بالکل کُھلا ہی چھوڑ دو
فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا	پہلی صورت میں تم پر ہر طرف سے لعنت ملامت ہوگی
مَّحْسُوْرًا ۝	اور دوسری صورت میں تم خود درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ گے دیکھو
اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	تمہارے رزق کی فراخی اور تنگی تمہارے پروردگار کے قانون کے مطابق
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ	ہوتی ہے اس قانون کے مطابق جو چاہے اپنے رزق کو کشادہ کر لے اور جو
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا	چاہے ناپ تلا وہ ہر ایک کی سعی و عمل سے باخبر ہے
بَصِيْرًا ۝	اور ہر ایک کی طلب و جستجو پر نگاہ رکھتا ہے اور
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ	اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں نہ ڈال دو
خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ	اس خدشہ سے کہ تم غریب ہو جاؤ گے نظامِ خداوندی
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ	ذمہ دار ہے تمہارے رزق کا بھی اور تمہاری اولاد کے رزق کا بھی
اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝	لہٰذا اولاد کو اسطرح ہلاکت میں ڈالنا بہت بڑی غلطی ہے اور
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ	زنا کے قریب بھی نہ جاؤ اس سے معاشرہ میں فحاشی پھیل جاتی ہے
وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝	اور برائیوں کے راستے کُھل جاتے ہیں اور قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ	اور کسی کو قتل مت کرو اللہ نے اسے حرام قرار دیا ہے
اِلَّا بِالْحَقِّ	بجز اس کے کہ قانونِ عدل کا تقاضا ہو
وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا	جو کوئی ظلم سے ناحق مارا جائے
فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا	تو مقتول کے وارثوں کا پشت پناہ خود نظام خداوندی بنے گا .
فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ	لیکن معاشرہ کیلئے ضروری ہے کہ جُرم قتل کی سزا قانون

اِنَّہٗ كَانَ مَنۡصُوۡرًا ۝	کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دی جائے، اس سے تجاوز نہ ہو
وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ	اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ
اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ	بجز اس صورت کے جو اس کے انتظام کیلئے ضروری ہو
حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ	اور جب یتیم جوان ہو جائیں تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو
وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ	اور اپنے قول و قرار اور معاہدے ہمیشہ پورے کرو
اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا ۝	یاد رکھو ایفائے عہد کے بارے میں تم سے بازپرس ہو گی
وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ اِذَا كِلۡتُمۡ	اور اپنا معاشی نظام عدل و مساوات کے اصولوں پر استوار کرو
وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ	اور دوسروں کے حقوق وواجبات میں ڈنڈی نہ مارو
ذٰلِكَ خَيۡرٌ	اسی میں تمہارے معاشرہ کی خیر اور بھلائی ہے
وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ۝	اور اسی کا انجام متوازن اور حسین ہے
وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ	جس بات کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے مت لگو یاد رکھو
اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ	تمہاری سماعت و بصارت اور غور و فکر کی قوتوں سے بازپرس
كُلُّ اُولٰٓـئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ۝	ہو گی کہ تم نے کسی بات کے فیصلہ میں پوری پوری تحقیق کی یا نہیں
وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ	اور تکبر و غرور کے ساتھ اکڑ کر مت چلو
اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ	گویا کہ زمین میں شگاف ڈال دو گے
وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ۝	یا تن کر پہاڑوں کی لمبان تک پہنچ جاؤ گے
كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ	دیکھو ان امور میں سے ہر ایک کا برا پہلو سیئہ ہے
عِنۡدَ رَبِّكَ مَكۡرُوۡهًا ۝ ۱۷/۲۳-۳۸	جو تمہارے رب کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔

حسنات اور سیّاٰت کے نتائج

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ	دیکھو جو لوگ معاشرہ میں حُسن و توازن قائم کرینگے
فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا	انہیں ان کی کوششوں سے بھی زیادہ صلہ ملے گا
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ	اور جو لوگ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرینگے
فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ	توان کے یہی اعمال تباہی وبربادی بن کر
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۲۸/۸۴	ان کے سامنے آجائیں گے۔

اپنے حُسنِ عمل سے معاشرہ کی برائیوں و ناہمواریوں کو دور کر دینے والے

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ جو تمہاری طرف نازل کی گئی
مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ	اس کتاب کو حق مانتا ہے برابر ہو جائے
هُوَ اَعْمٰى ؕ	اس کے جو اس کتاب کی طرف سے اندھا ہے
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ	بہر حال یہ بات انہی کی سمجھ میں آسکتی ہے
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ	جو عقل و دانش سے کام لینے والے ہیں
الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے کئے ہوئے عہد پورے کرتے ہیں
وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ	اور اس سے کیے ہوئے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ	اور انسانیت کے ان ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ	جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ	اس لئے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو
وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ	اس کا نتیجہ تباہی وبربادی ہوگا
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا	وہ لوگ نہایت ثبات واستحکام سے سرگرم عمل رہتے ہیں

ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ	اس مقصد عظیم کے حصول کیلئے جو انکے پروردگار نے ان کیلئے متعین
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	کر رکھا ہے وہ نظامِ خداوندی کو عملاً متشکل کرتے ہیں اور اس سلسلہ
وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ	میں ہمارا دیا ہوا رزق نوعِ انسان کی بہبود کے لئے صرف کرتے ہیں
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	حسب ضرورت چپکے چپکے بھی اور علانیہ بھی
وَّيَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ	اور یوں اپنے حُسن عمل سے معاشرہ کی
السَّيِّئَةَ ۲۲_۱۳/۱۹	ناہمواریوں اور بُرائیوں کو دور کر دیتے ہیں۔

معاشرہ کی ناہمواریوں اور خرابیوں سے نجات کے لئے

وَاَقۡرَضۡتُمُ اللّٰهَ	اگر تم نے قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں اپنا مال
قَرۡضًا حَسَنًا	اللہ کو بطور قرض حسنہ دیدیا
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ	تو اللہ کا نظام تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں اور خرابیاں دور کر دیگا
وَلَاُدۡخِلَنَّكُمۡ جَنّٰتٍ	اور تم ایک ایسی جنتی زندگی میں داخل ہو جاؤ گے
تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۵/۱۲	جسکی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے۔

حُسن و توازن کے ذریعے ناہمواریوں و خرابیوں کو دُور کرو

اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ	دیکھو حسن و توازن کا نظام قائم کر کے
السَّيِّئَةَ ط ۲۳/۹۶	معاشرہ کی ناہمواریوں اور خرابیوں کو دُور کرو۔

معاشرے کی ناہمواریوں کو دُور کرو حُسن و توازن کے نظام سے

وَلَا تَسۡتَوِى الۡحَسَنَةُ	دیکھو انسانی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرنیوالے نظام کے برابر

وَلَا السَّیِّئَۃُ ط وہ نظام نہیں ہو سکتا جس سے ناہمواریاں اور بگاڑ پیدا ہو جائے

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ۴۱/۳۴ اور معاشرہ کی ناہمواریوں کو دور کرو حُسن و توازن کا نظام قائم کر کے۔

جو لوگ بُرائیوں سے باز آکر اپنی اصلاح کر لیں

وَالَّذِیۡنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ جن لوگوں سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے پھر وہ اس سے

ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہَا وَاٰمَنُوۡۤا ز باز آجائیں اور اللہ کے قانون کے مطابق اپنی اصلاح کر لیں تو تمہارے

اِنَّ رَبَّکَ مِنۡۢ بَعۡدِہَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ ۷/۱۵۳ پروردگار کے قانون میں انکی حفاظت اور مرحمت کی گنجائش ہے

بہت بڑی کامیابی

وَمَنۡ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوۡمَئِذٍ جو معاشرہ ناہمواریوں سے بچ گیا

فَقَدۡ رَحِمۡتَہٗ ط وہی اللہ کی رحمت و ربوبیت سے بہرہ یاب ہو سکتا ہے

وَذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝ ۴۰/۹ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے جسے نصیب ہو جائے۔

ناہمواریوں والے نظام کی تائید کرنے والا بھی اس کے نتائج میں شامل ہو گا

وَمَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً جو کوئی تائید و سفارش کریگا معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنیوالے

یَّکُنۡ لَّہٗ کِفۡلٌ مِّنۡہَا ط ۴/۸۵ نظام کی تو اس کے تباہ کن نتائج میں وہ بھی شریک ہو گا۔

ناہمواریوں والے نظام پر اصرار کا نتیجہ

وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ جو لوگ ناہمواریاں پیدا کرنیوالے غلط نظام پر مصر رہیں گے

فَکُبَّتۡ وُجُوۡہُہُمۡ فِی النَّارِ ط وہ اوندھے منہ تباہیوں کے جہنم میں جا گرینگے

هَلۡ تُجۡزَوۡنَ — اور یہ فطری نتیجہ ہوگا

اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۲۷/۹۰ — ان اعمال کا جو وہ کرتے رہے تھے۔

جس معاشرے میں ناہمواریاں ہوں ہر طرح کی بُرائیاں اس کا احاطہ کر لیتی ہیں

بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً — جو لوگ اپنے معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر لیتے ہیں

وَّ اَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيۡٓـــَٔتُهٗ — تو ہر قسم کی بُرائیاں اس معاشرہ کا احاطہ کر لیتی ہیں

فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ — اور افراد معاشرہ کی زندگیاں مصیبتوں اور پریشانیوں کی آگ

هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ ۲/۸۱ — میں ہمیشہ کے لئے جلنے لگ جاتی ہیں۔

خود فریبی

اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ — معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے لوگ کیا اس زعم باطل

يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ اَنۡ يَّسۡبِقُوۡنَا‌ؕ — میں مبتلا ہیں کہ وہ ہماری گرفت سے بچ کر بھاگ سکیں گے

سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ۝ ۲۹/۴ — کس قدر خود فریبی میں مبتلا ہیں یہ لوگ۔

کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

اَفَمَنۡ كَانَ — ایسے لوگ کہ جو، اللہ کی عطا کردہ بصیرت کی روشنی میں

عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ — زندگی کی صاف اور سیدھی راہ پر آنکھیں کھول کر چلتے ہوں،

كَمَنۡ زُيِّنَ — کیا ان کے برابر وہ لوگ ہو سکتے ہیں جنہیں ان کے

لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ — بُرے کام بھی خوشنما دکھائی دیں اور وہ

وَاتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ ۝ ۴۷/۱۴ — آنکھیں بند کیے جذبات و خواہشات کے پیچھے چلے جا رہے ہوں۔

جنہیں اپنے بُرے کام بھی خوشنماد کھائی دیتے ہیں

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ — ان کی گمراہی کا کیا ٹھکانہ جنہیں اپنے بُرے کام بھی

فَرَاٰهُ حَسَنًا ۳۵/۸ — خوشنماد کھائی دیں۔

ایسی کافر قوم کو اللہ کی رہنمائی بھی کچھ کام نہیں دیتی

زُيِّنَ لَهُمْ — جنہیں خوشنماد کھائی دیتے ہیں اپنے ایسے کام بھی

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ — جن سے معاشرہ میں ناہمواریاں و بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۹/۳۷ تو اللہ کی راہنمائی کیا کام دے گی ایسی کافر قوم کو۔

غلط خیال

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ — جو لوگ غلط روش پر چلتے اور زندگی میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں

اَنْ نَّجْعَلَهُمْ — کیا اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کے برابر

كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — کردینگے جو نظامِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اور اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوتے ہیں

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ — کیا ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے گا؟

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ ۴۵/۲۱ — کیسا غلط خیال ہے جسے یہ لوگ اپنے دل میں لئے بیٹھے ہیں۔

اللہ کے تجویز کردہ راستہ کو چھوڑ دینے والوں کی زندگی پُر عذاب ہو جاتی ہے

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ — دیکھو اپنے قول و قرار اور معاہدات کو

دَخَلًا بَيْنَكُمْ — باہمی مکر و فساد کا ذریعہ مت بناؤ

فَتَزِلَّ قَدَمٌ ،	اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے قدم
بَعْدَ ثُبُوتِهَا	جم جانے کے بعد پھر اکھڑ جائیں گے
وَتَذُوقُوا السُّوٓءَ	اور اس جرم کی پاداش میں کہ تم نے
بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ	اپنے آپ کو اللہ کے تجویز کردہ راستہ پر چلنے سے روک لیا
وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ۱۶/۹۴	تم پر سخت تباہی کا عذاب آجائے گا۔

ظہورِ نتائج کے وقت ظالموں کی معذرت کا کچھ فائدہ نہ ہو گا

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ	اس دن ظالموں کو
مَعْذِرَتُهُمْ	ان کی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی
وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ	اور وہ زندگی کی تمام خوشگواریوں سے محروم رہیں گے
وَلَهُمْ سُوٓءُ الدَّارِ ۴۰/۵۲	اور ان کا ٹھکانا بہت برا ہو گا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

خیر و شر

خَیرٌ

مادہ : خ ی ر

اَلْخَیرُ ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو سب کو مرغوب ہو نیز مفید چیز یہ اَلشَّرُّ کی ضد ہے اَلْخَیرُ ہر قسم کے مال کو کہتے ہیں خَیرَاتُ خوبصورت خوش اخلاق اور بہت سی خوبیوں کی مالک عورتوں کو کہتے ہیں خیَارُ کے معنی اختیار کے ہیں اِستِخَارَۃُ کے معنی ہیں دو باتوں میں سے بہتر کو طلب کرنا نیز خَیرٌ کا لفظ شرف و برتری، فضیلت و کرم کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

هُوَ خَیرٌ مِنْكَ ''وہ تم سے بہتر ہے''

قرآن کریم میں لفظ خَیرٌ ان تمام معنوں میں استعمال ہوا ہے مثلاً مال و دولت کے معنوں میں ۲/۱۸۰ اَدنٰی کے مقابلہ میں خَیرٌ ۲/۶۱ دوسری چیز سے بہتر کے معنوں میں ۲/۱۰۶ ضَرٌّ کے مقابلہ میں خَیرٌ ۶/۱۷ فِتنَۃٌ کے مقابلہ میں خَیرٌ ۲۲/۱۱ شَرٌّ کے مقابلہ میں خَیرٌ ۲/۲۱۶ ہر اچھی بات اچھے کام کے لئے ۱۶/۷۶ اللہ کے متعلق ہے بِیَدِكَ الْخَیرُ ۳/۲۶ اس میں اختیارات اور اقتدارات اور ہر قسم کی بھلائیوں کا تصور موجود ہے آیت ۵۵/۷۰ میں خَیرٰتٌ حِسَانٌ متناسب الاعضاء اور معتدل سیرت و کردار رکھنے والی عورتوں کے لئے

آیا ہے۔

چونکہ زندگی کی تمام خوشگواریاں اور اختیارات واقتدارات کی وسعتیں قوانین خداوندی کی رو سے حاصل ہوتی ہیں اس لیے وحی کے لئے بھی خَیْرٌ کی جامع اصطلاح آئی ہے ۲/۱۰۵ للذا مومنین کی زندگی یہ ہے کہ انہیں وحی کے اتباع سے ساری دنیا کی مفید اور حسین چیزیں میسر ہوں' اور ان کے اختیارات کی وسعتیں حدود فراموش ہوں۔ یہ ہے خَیْرٌ جو قوانین خداوندی کی اطاعت کا لازمی نتیجہ ہے اسی لئے سورۃ نحل میں ہے کہ مومنین سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے تمہارے لیے کیانازل کیا ہے تو وہ اس کے جواب میں ایک جامع لفظ کہہ دیتے ہیں قَالُوا خَیْرًا ۱۶/۳۰ یعنی تمام دنیا کی خوشگواریاں اور خوشحالیاں اور اختیارات کی وسعتیں' اس کی وضاحت اگلے الفاظ میں یہ کہہ کر کر دی ہے کہ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُالْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ۱۶/۳۰ اس دنیا میں بھی ہر طرح کا حسن و توازن اور آخرت کی زندگی میں بھی ہر قسم کی خوشگواریاں وسر فرازیاں للذا ہر وہ عمل جس کا نتیجہ حال و مستقبل دنیا و آخرت کی خوشگواریاں ہوں خَیْرٌ ہے اور جس کا نتیجہ اس کے برعکس ہو وہ شَرٌّ ہے خوشگواریوں میں انسانی ذات کی نشوونما سب سے مقدم ہے بلکہ یوں کہیئے کہ خوشگوار کہتے ہی اسے ہیں جس سے انسانی ذات کی نشوونما ہو جس سے اس کی نشوونمارک جائے وہ شر ہے۔

شَرٌّ

مادہ : ش ر ر

شَرٌّ خَیْرٌ کی ضد ہے تیزی، غصہ، طیش، حرص، فحش، سفاہت، فساد اور ظلم شر ہے اَلشَّرَارُ وَالشَّرَرُ آگ کی چنگاریاں جو آگ میں سے نکل کر اُڑتی ہیں نیز اس کے معنی منتشر ہو جانے بکھر جانے' اور ادھر اُدھر اڑ جانے کے بھی ہیں انسانی صلاحیتوں اور توانائیوں کا اسطرح ضائع ہونا، بکھر جانا اور منتشر ہو

جانا کہ ان سے کوئی تعمیری نتیجہ مرتب نہ ہو "شر" ہے اسکے برعکس "خیر" یہ ہے کہ انسانی توانائیوں کے تعمیری نتائج پیدا ہوں۔

سورۃ الفلق میں مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ ۱۱۳/۲ شر سے محفوظ رہنے کی دعا سکھائی گئی ہے یعنی جو کچھ پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے حفاظت۔ اس سے ظاہر ہے کہ شر (EVIL) کوئی مستقل بالذات شے نہیں جسے الگ پیدا کیا گیا ہو کائنات کی کوئی شے نہ بجائے خویش شر ہے نہ خیر، ہر چیز میں شر کا پہلو بھی ہے اور خیر کا بھی مثلاً پانی دریا کے ساحلوں کے اندر رہے تو خیر ہی خیر ہے لیکن جب یہ سیلاب کی شکل اختیار کرے تو شر کا موجب ہوتا ہے 'ہوا نرم روی کے ساتھ ایک سمت میں چلے تو موجب خیر ہے لیکن جب وہ جھکڑ اور آندھی بن جائے تو تباہی کا موجب بن جاتی ہے 'توانائیوں کا بکھر جانا، قوتوں کا بد لگام ہو کر منتشر ہو جانا شر ہے 'پانی اگر کشتی کے نیچے رہے تو خیر ہے لیکن اگر وہ کشتی کے اندر آجائے تو شر ہو جاتا ہے، کائنات کی ہر قوت کو وحی خداوندی کی روشنی میں استعمال کرنا خیر ہے۔ اور وحی کے خلاف اسے انسانی تخریب کے لئے استعمال کرنا شر۔

قرآن کریم نے مسئلہ خیر و شر کی بحث فلسفیانہ طور پر نہیں کی اس لیے کہ اس کا موضوع فلسفہ نہیں۔ اس کا مقصود ایسی رہنمائی دینا ہے جس سے شر کے زہر کو مار دیا جائے اور کائنات کے اندر موجود توانائیاں انسانی تخریب کے لئے نہیں بلکہ اس کی تعمیر و ترقی کے لئے استعمال ہوں۔

معاشرہ کے اندر ڈسپلن اور تنظیم کا قائم رکھنا تمہارے لیے خیر کا موجب ہوگا

يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ — تم اس نظام کے مرکز کی اطاعت کرو

وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ‌ۚ — اور مرکز کے مقرر کردہ نمائندگان حکومت کی بھی اگر ایسا ہو

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ	کہ تم میں اور کارکنان حکومت میں کوئی اختلاف پیدا ہو جائے
فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ	تو فیصلہ کے لئے مرکزی اتھارٹی سے رجوع کرو
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اسکے
وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ	قانون مکافات و آخرت' پر یہ روش تمہارے لیے خیر کا موجب ہوگی
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ۵۹/۴	اور تمہارے معاشرہ کا حسن و توازن قائم رکھنے کا باعث بنے گی۔

اپنا شریک حیات اسے بناؤ جس سے تمہارے نظریات مشترک ہوں اسی میں خیر ہے

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ	مومن مرد مشرک عورتوں سے شادی نہ کریں
حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ	جب تک کہ وہ نظام خداوندی کو قبول نہ کرلیں ایک
وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ	محکوم و غلام عورت جو اہل ایمان ہو بہتر ہے مشرک آزاد عورت سے
وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ	خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند کیوں نہ ہو
وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ	اور مومن عورتیں مشرک مردوں سے شادی نہ کریں
حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ	جب تک کہ وہ نظام خداوندی کو قبول نہ کرلیں ایک
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ	محکوم و غلام مرد جو اہل ایمان ہو بہتر ہے آزاد مشرک مرد سے
وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ	خواہ وہ تمہیں کتنا ہی پسند کیوں نہ ہو
اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ	اسلیے کہ متضاد نظریات رکھنے والوں کو یک جا جمع کر دینا زندگی
اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا	کو پر عذاب بنا دیتا ہے اور اگر دونوں فریق اللہ کے نظام پر متفق ہوں
اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ ۲۲۱/۲	تو انکی زندگی پُر آسائش اور محفوظ ہو جاتی ہے۔

زیادتی کا بدلہ لینے میں صبر کی روش اختیار کرنا خیر کا موجب ہوتا ہے

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ	اگر تم اپنے اوپر کی گئی زیادتیوں کا بدلہ لو
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ	تو اسی قدر لو جس قدر زیادتی تم پر کی گئی تھی
وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ	اور اگر تم صبر کی روش اختیار کرو
لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ ۱۶/۱۲۶	تو صبر کرنے والوں کی روش ہی خیر کا موجب ہوتی ہے۔

تنگدست مقروض کا قرض معاف کر دینا تمہارے لیے خیر کا موجب ہوگا

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ اگر مقروض تنگدست ہے تو اسے اتنی مہلت دی جائے کہ وہ قرض بسہولت

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا	لوٹا سکے اور اگر ایسے مقروض کا قرض معاف کر دیا جائے تو یہ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲/۲۸۰	امر تم سب کیلئے خیر کا موجب ہوگا اگر تم علم و بصیرت کی نگاہ سے دیکھو۔

اللہ کے قوانین کی اطاعت اور اپنی کمائی مفاد عامہ کے لئے دینے میں خیر ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ	دیکھو، قوانین خداوندی کی امکان بھر پیروی کرو ان قوانین کو
وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا	غور سے سنو اور دل کی گہرائیوں سے ان کی اطاعت کرو اور
وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ ۶۴/۱۶	اپنی کمائی ربوبیت عامہ کیلئے وقف کر دو، اسی روش میں تمہاری خیر ہے۔

معاشی نظام کا حسن و توازن تمہارے لیے خیر کا موجب ہوگا

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ	اپنے ماپ تول کو درست رکھو اور معاشی نظام کو
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ	عدل و مساوات کی بنیادوں پر استوار کرو

ذٰلِكَ خَيْرٌ یہ روش تمہارے لیے خیر کا موجب ہوگی

وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ۱۷/۳۵ اور تمہارے معاشرہ کا حسن و توازن قائم رکھنے کا باعث بنے گی۔

ضرورت مندوں کی امداد بطور ان کے حق کے کرنا معاشرہ کیلئے خیر کا موجب ہوگا

فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ اور دو بطور انکے حق کے اپنے قریبیوں اور ہمسائیوں کو

وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ اور انکو جو معذور و بے روزگار ہو جائیں اور جو مسافر ہوں

ذٰلِكَ خَيْرٌ ۳۰/۳۸ یہ روش تمہارے لیے خیر کا موجب ہوگی۔

اگر عالمگیر ربوبیت کی ذمہ داریاں پوری نہ کی جائیں تو معاشرہ میں شر پھیل جاتا ہے

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ اہل ایمان پوری کرتے ہیں نوع انسان کی عالمگیر ربوبیت کی

وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ ذمہ داریوں کو اور ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ کیا گیا تو معاشرہ میں ہر طرف

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ شر پھیل جائے گا وہ اللہ کی خوشنودی کی خاطر روزی کا انتظام کرتے

مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا ہیں معذوروں وبیروزگاروں کیلئے اوان کیلئے جو معاشرہ میں تنہا و بے آسرا

وَّاَسِيْرًا ۝ رہ جائیں اور قیدیوں اور مصیبت میں گرفتار لوگوں کے لئے

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ اور وہ یہ سب کچھ محض اللہ کی خاطر کرتے ہیں اور اس

لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ ۷/۷۶ کیلئے کسی بدلے کے خواہشمند نہیں ہوتے حتی کہ شکریہ تک کے متمنی نہیں۔

غلط فہمی میں مبتلا لوگ

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ کیا یہ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم جو انہیں آگے بڑھائے چلے جا رہے

مِنۡ مَّالٍ وَّبَنِيۡنَ ۙ	ہیں مال ودولت کی فراوانی اور اولاد کی کثرت سے
نُسَارِعُ لَهُمۡ	تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم انہیں فی الواقع زندگی کی خوشگواریاں
فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ	اور نعمتوں پر نعمتیں بعجلت تمام بھیجے چلے جارہے ہیں ؟
بَلْ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ۝ ۵۶-۵۵/۲۳	نہیں حقیقت حال کچھ اور ہے جس کا یہ شعور نہیں رکھتے۔

بخل سے سمیٹا ہوا مال شر بن جاتا ہے

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ	وہ لوگ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں
يَبۡخَلُوۡنَ	جو دوسروں سے بے نیاز ہو کر اپنے لیے مال سمیٹتے رہتے ہیں
بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ	کہ اللہ کے فضل سے ملا ہوا یہ مال ان کیلئے خیر کا موجب ہوگا
هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ	نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے
بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ ؕ	بلکہ یہ مال تو ان کیلئے شر بن جائے گا

سَيُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ بخل سے اکٹھا کیا یہ مال انکے گلے کا طوق ہوگا ظہور نتائج کے وقت

وَلِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ ۱۸۰/۳ دیکھو اللہ ہی کی میراث وملکیت ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے

****

فساد

مادہ : ف س د

فَسَدَ الشَّیُٔ کے معنی ہیں کسی چیز کا مضمحل ہو جانا اس کا اپنی اصلی حالت پر باقی نہ رہنا لَحْمٌ فَاسِدٌ اس گوشت کو کہتے ہیں جو گل سڑ کر بدبودار ہو گیا ہو اور کسی کام کا نہ رہا ہو فَسَادٌ کے معنی ہیں توازن کا بگڑ جانا بے ترتیبی پیدا ہو جانا۔

قرآن کریم میں مُفْسِدِیْنَ کے مقابلہ میں مُصْلِحِیْنَ کا لفظ استعمال ہوا ہے ۲/۱۱ معاشی و معاشرتی معاملات کو تباہ کر دینے کو بھی فَسَادٌ قرار دیا ہے ۲/۲۰۵ ماپ تول کو پورا نہ رکھنا دوسروں کی محنت کا پورا پورا معاوضہ نہ دینا، معاشی ناہمواریاں پیدا کر دینا، لوگوں کے حقوق کو دبا لینا یہ سب فَسَادٌ ہے ۷/۸۵ صالح نظام کو درہم برہم کر دینا اور صحیح ترتیب کو الٹ دینا بھی فساد ہے ۱۲/۷۳ فَسَادٌ درحقیقت معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا ہونے کا نام ہے خواہ اس کی شکل کوئی بھی ہو اس سے معاشرہ کا توازن بگڑ جاتا ہے دولت کے نشہ میں بدمست ہو کر لوگ ایسا ہی کرتے ہیں نیز حکمت فرعونی کا بھی یہی شیوہ ہوتا ہے کہ ملک میں مختلف گروہ اور طبقے پیدا کر کے معاشرہ کا توازن بگاڑ دیا جائے ۲۸/۴۔

اللہ نے انسانوں کے لئے جو پروگرام بذریعہ وحی تجویز کیا ہے اس کی خلاف ورزی کرنا فَسَادٌ ہے

اس سے انسان کی اپنی ذات میں انتشار پیدا ہوتا ہے اور معاشرہ میں بد نظمی پیدا ہو جاتی ہے کائنات کا یہ عظیم القدر اور محیر العقول سلسلہ اس نظم و ضبط اور حسن و خوبی سے اس لیے چل رہا ہے کہ اس میں صرف ایک اللہ کا قانون کار فرما ہے اگر اس میں متعدد خداؤں کا اقتدار کار فرما ہوتا تو اس میں فساد بپا ہو جاتا۔ لہٰذا انسانی زندگی بھی اسی صورت میں حسن و توازن سے بسر ہو سکتی ہے جب یہ خالصتاً اللہ کے دیئے ہوئے ضابطہ قوانین کے تحت بسر کی جائے۔

کمزور و بے آسرا لوگوں کے حالات کو سنوارنا خیر کا موجب ہوگا

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ	اور لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں ان کے متعلق
الْيَتٰمٰى ؕ	جو معاشرہ میں کمزور، بے آسرا اور بے یار و مددگار رہ جائیں
قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ	کہو ان کے حالات کو سنوارنا ہی موجب خیر ہے
وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ	ان کو اپنے ساتھ ملا لو اور اپنے جیسا کر لو
فَاِخْوَانُكُمْ ؕ	اور ہمیشہ اس کا خیال رکھو کہ وہ تمہارے بھائی بند ہیں
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ	اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ تم میں مفسد کون ہے
مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ ۲/۲۲۰	اور اصلاح کون چاہتا ہے۔

دوسروں کی زندگی کو حسین بناؤ اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپا نہ کر دو

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	دیکھو اللہ کے دیے ہوئے مال سے اپنی اُخروی زندگی کو خوشگوار بناؤ
وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا	اور دنیاوی زندگی کے جو فرائض تمہارے ذمہ ہیں انہیں نہ بھولو

وَاَحۡسِنۡ کَمَآ	دوسروں کی زندگیوں کو بھی اسی طرح حسین و خوشگوار بناؤ
اَحۡسَنَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ	جسطرح اللہ نے تمہاری زندگی کو حسین و خوشگوار بنا دیا ہے
وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ	اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپانہ کرو

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ۞ ۲۸/۷۷ اور یاد رکھو کہ اللہ فساد پیدا کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔

انسانی رشتوں کو منقطع کر دینا فساد کا موجب بنتا ہے

وَمَا یُضِلُّ بِہٖۤ اِلَّا الۡفٰسِقِیۡنَ ۙ	گمراہی میں مبتلا وہ لوگ ہوتے ہیں جو نظام خداوندی سے منہ موڑ
الَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَہۡدَ اللّٰہِ	لیتے ہیں اور اللہ سے کئے ہوئے ان تمام وعدوں کو توڑ ڈالتے
مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِہٖ ۪	ہیں جو انہوں نے قیام نظام خداوندی کے سلسلے میں کیئے تھے
وَیَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ	اور انسانیت کے ان تمام رشتوں کو منقطع کر دیتے ہیں
اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ	جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے
وَیُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ	اس طرح دنیا میں فساد کی صورت پیدا کر دیتے ہیں

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۞ ۲/۲۷ یاد رکھو یہی لوگ ہیں جو سخت خسارہ میں رہنے والے ہیں۔

معاشی لوٹ کھسوٹ کا فساد

فَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَالۡمِیۡزَانَ	دیکھو اپنے معاشی نظام کو عدل و توازن پر قائم کرو
وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَہُمۡ	اور لوگوں کے حقوق و واجبات میں ڈنڈی مت مارو
وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ	اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپانہ کرو
بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ	اصلاح ہو جانے کے بعد یہ سب کچھ تمہارے اپنے ہی بھلے کیلئے ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۷/۸۵ — اگر تم واقعی اہل ایمان ہو۔

اپنے طمع ولالچ میں دوسروں کا حق مار کے معاشرہ میں فساد بپا نہ کر دو

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ	دیکھو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپا نہ کرو
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	بعد اس کے کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہو
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ	اپنی تنگدستی کے خوف سے یا طمع اور لالچ میں آکر
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ	یاد رکھو اللہ کی رحمت ان کے قریب رہتی ہے
مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۷/۵۶	جو معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

غلط نظام کی وجہ سے انسانی زندگی کے ہر گوشہ میں فساد پیدا ہو چکا ہے

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	انسانی زندگی کے ہر گوشہ میں ناہمواریاں اور فساد بپا ہو چکا ہے
بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ	انسان کے اپنے ہاتھوں قائم کئے ہوئے غلط نظاموں کی وجہ سے
لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا	انسان کی خود پیدا کردہ ناہمواریوں کے بعد بعض نتائج سامنے آ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	چکے ہیں اگر یہ ان سے سبق حاصل کریں تو واپس نظام خداوندی کیطرف
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا	رجوع کر سکتے ہیں لوگوں سے کہو دنیا میں گھوم پھر کے دیکھیں اور
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ	تاریخ سے معلوم کریں کہ اقوام سابقہ کے اسطرح کے نظاموں کا
كَانَ اَكْثَرُهُمْ	انجام کیا ہوا ان اقوام کی اکثریت کا یہ حال تھا کہ اللہ کے
مُّشْرِكِيْنَ ۝ ۳۰/۴۱-۴۲	قوانین کے ساتھ اپنے خود ساختہ قوانین کو شریک کرتے تھے

انسانوں کا خود ساختہ مذہب بھی دنیا میں فساد کا موجب بنتا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ اپنے خود ساختہ کافرانہ مذہب پر قائم ہیں

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — اور نظام خداوندی کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ — ہمارا قانون مکافات ان پر بڑھاتا جائے گا عذاب پر عذاب

بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝ ۱۶/۸۸ — ان کے اس فساد کی وجہ سے۔

وہ بدترین دشمنان حق جن کی زبانوں پر ہر وقت اللہ کا نام رہتا ہے

وَمِنَ النَّاسِ — دنیا میں تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے کہ انکی باتیں

مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا — تمہیں ورطہ حیرت میں ڈال دیں جب وہ دنیاوی معاملات پر گفتگو کریں

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ — وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ ٹھہرائیں گے

وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ — مگر حقیقت میں وہ لوگ بدترین دشمن حق ہوتے ہیں

وَاِذَا تَوَلّٰى — انہیں اگر اقتدار و حکومت مل جائے تو انکی ساری کوشش

سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا — معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا کرنے میں صرف ہوں گی

وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ — اپنے مفادات کے سامنے نہ انہیں معاشی نظام کے تباہ ہونے کی

وَالنَّسْلَ — پرواہ ہوتی ہے نہ عمرانی نظام کے برباد ہونے کی حالانکہ

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ ۲/۲۰۴-۲۰۵ — جس اللہ کو یہ بات بات پر گواہ بناتے ہیں اسے تو یہ فساد پسند نہیں

ملوکیت کا فساد

اِنَّ الْمُلُوْكَ — دیکھو ملوکیت کی یہ خاصیت ہے کہ

اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً — اسطرح کے حکمران جب کسی ملک میں قبضہ جماتے ہیں

اَفْسَدُوْهَا — تو وہاں ناہمواریاں اور فساد کی صورت پیدا کر دیتے ہیں

وَجَعَلُوْآ اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ — اور اس معاشرہ کے شریف اور عزت دار لوگوں کو

اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۲۷/۳۴ — ذلیل و خوار کر دیتے ہیں ملوکیت میں یہی کچھ ہوتا ہے۔

فرعونیت کا فساد

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ — واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے دنیا میں بڑی سرکشی اختیار کی ہوئی تھی

وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا — اس نے لوگوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا ان میں

يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ — سے ایک گروہ کو کمزور تر کرتا چلا گیا تھا اس گروہ کے کسی مرد میں

يُذَبِّحُ اَبْنَآءَ هُمْ — اگر جوہر مردانگی نظر آتا تو اسے ذلیل خوار کر دیتا اور جو ان

وَيَسْتَحْىٖ نِسَآءَ هُمْ ؕ — جوہروں سے عاری ہوتے انہیں ابھارتا اور آگے بڑھاتا رہتا

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ۲۸/۴ — اسطرح وہ معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا کرتا تھا۔

ایسے لوگوں کی اطاعت نہ کرو جو معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا کرتے ہیں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ ۝ — اللہ کے قوانین کی پیروی کرو اور اس کے نظام کی اطاعت کرو

وَلَا تُطِيْعُوْآ — اور ایسے لوگوں کی اطاعت ہرگز نہ کرنا

اَمْرَا الْمُسْرِفِيْنَ ۙ ۝ — جو عدل و انصاف کی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ — اور معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا کرتے ہیں

وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ ۱۵۲-۱۵۰/۲۶ — اور کبھی اصلاح کی فکر نہیں کرتے۔

اگر اللہ کے علاوہ اور خدا بھی ہوتے تو کائنات میں فساد بپا ہو جاتا

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ — اگر کائنات میں اور خدا بھی ہوتے اللہ کے علاوہ

لَفَسَدَتَا ؕ	تو کائنات کا سارا نظام تہس نہس ہو جاتا
فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ	لہٰذا وہ ذات خداوندی جو کائنات کے مرکزی کنٹرول کو اپنے
رَبِّ الۡعَرۡشِ	اور صرف اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہے بلند ہے ان خود ساختہ
عَمَّا یَصِفُوۡنَ ۝ ۲۱/۲۲	تصورات سے جو لوگوں نے اپنے طور پر قائم کر رکھے ہیں

اگر حق لوگوں کی خواہشات کے تابع ہو جاتے تو زمین و آسمان میں فساد بپا ہو جائے گا

وَلَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ اَهۡوَآءَ هُمۡ	اگر حق تابع ہو کر چلنے لگے لوگوں کی خواہشات اور انکی مفاد پرستیوں
لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ	کے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے زمین و آسمان کا
وَمَنۡ فِیۡهِنَّ ۲۳/۷۱	اور جو کچھ ان کے اندر ہے اس سب کا۔

اگر انسانوں کے ذریعہ سے انسانوں کا دفاع نہ ہوتا رہے تو دنیا میں

وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ	اگر اللہ انسانوں کے ذریعہ سے ہی دفاع نہ کراتا رہے
بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ	کسی ایک گروہ کا کسی دوسرے گروہ سے
لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ	تو دنیا میں فساد ہی فساد بپا ہو جائے
وَلٰكِنَّ اللّٰہَ ذُوۡ فَضۡلٍ	یہ اللہ کا بڑا فضل ہے انسانیت پر
عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ ۲/۲۵۱	کہ وہ عالمین کی تباہی و بربادی نہیں چاہتا۔

بغاوت اور فساد کی سزا جرم کی نوعیت اور ملکی حالات کے مطابق ہو گی

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ	جرم کی نوعیت اور ملک کے حالات کے مطابق سزا ہو گی

يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	ان لوگوں کیلئے جو نظام خداوندی کے خلاف بغاوت کرتے ہیں
وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا	اور جو معاشرہ میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں
اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ	موت کی سزا سے لے کر مخالف سمت سے ہاتھ پاؤں کاٹنے
وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ	اور قید وبند کی سزا دی جاسکتی ہے یا انہیں ملک بدر کر دیا جائے
ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا	ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ورسوائی ہے
وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ	اور آخرت میں بھی سخت عذاب ہوگا
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا	لیکن جو لوگ اس روش سے خود باز آجائیں قانون کی
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوْا	گرفت میں آنے سے قبل ہی تو ایسے لوگوں کے متعلق جان لو کہ یہ
اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ	اللہ کے قانون کی رو سے سزا سے محفوظ رہیں گے
رَّحِيْمٌ ۝ ۵/۳۳-۳۴	اور انہیں عام سہولتوں سے بھی محروم نہیں کیا جاسکتا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

لَھُوٌ وَ لَعِبٌ

لَھُوٌ

مادہ : ل ھ و

لَھُوٌ' اور لَعِبٌ' دونوں ہم معنی الفاظ ہیں دونوں میں یہ چیز مشترک ہے کہ انسان بے سود اور بے معنی باتوں میں مشغول ہوتا ہے اور جذباتی و عارضی مسرت کے پیچھے پڑتا ہے۔ لَھُوٌ' ہر اس کام کو کہتے ہیں جو انسان کی توجہ اہم امور کی طرف سے ہٹا کر غیر اہم باتوں کی طرف مرکوز کر دے اور غیر اہم امور میں ایسے کام بھی آ جاتے ہیں جن کی کوئی صحیح غرض و غایت نہ ہو بلکہ محض دیکھا دیکھی آنکھیں بند کر کے تقلید کے طور پر کئے جائیں۔ انسان اپنے اصل مقصد زندگی سے غافل ہو جائے۔

قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انسان کی زندگی ایک عظیم مقصد لئے ہوئے ہے اس لئے اسے بڑی سنجیدگی سے لینا چاہئے لہٰذا ہر وہ کام جس سے یونہی پیش پا افتادہ یا ناپائیدار مسرت تو حاصل ہو لیکن زندگی کا اصل مقصد نگاہوں سے اوجھل ہو جائے لَھُوٌ' اور لَعِبٌ' میں داخل ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے مفادات عاجلہ یا محض حیوانی سطح پر طبعی زندگی کو لَعِبٌ' وَّ لَھُوٌ' کہا ہے۔ ۴۷/۳۶

واضح رہے کہ قرآن کریم اس دنیا کی زندگی کو بھی بڑی اہمیت دیتا ہے وہ جس بات کو لَھُوٌ' اور لَعِبٌ'

قرار دیتا ہے وہ یہ نظریہ ہے کہ انسان زندگی کے بلند مقاصد کو چھوڑ کر عارضی طرب انگیزیوں کے پیچھے پڑ جائے۔ یعنی زندگی کو حیوانی سطح پر رکھے اور اسے بلند انسانی سطح پر نہ جانے دے خواہ اس نے بظاہر کسی مذہب کا دامن بھی تھام رکھا ہو اسی طرز عمل کو اس نے لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے تعبیر کیا ہے۔ ۳۱/۶ یعنی ایسی باتیں جو انسان کو قرآن کریم سے غافل کر کے خرافات میں الجھادیں لہٰذا جن لوگوں نے اللہ کے دیئے ہوئے دین کو خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر کے اسے کھیل تماشہ بنا دیا ان کے اس عمل کو بھی قرآن کریم نے لَهْوً وَّلَعِبًا قرار دیا ہے ۷/۵۱ انسان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ ہے قرآن کریم انسان کے اس جذبہ کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ اس کی تسکین کا سامان بہم پہنچاتا ہے لیکن وہ اس کے لئے میدان دوسرا تجویز کرتا ہے وہ کہتا ہے۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۲/۱۴۸ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو ان کاموں میں جو نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے ہوں۔

اس دنیا کو خوبصورت، پر آسائش اور متوازن بنانے میں انسانی زندگی کو ظلم، خوف اور حزن سے محفوظ رکھنے والے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو لیکن انسان اس کے برعکس جو کچھ کرتا ہے اس کی وضاحت اسطرح فرمائی۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۱۰۲/۱-۲

"زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی ہوس نے تمہیں زندگی کے بلند مقاصد سے غافل کر دیا ہے" اور اسی دوڑ میں مصروف تم قبروں میں اتر جاتے ہو۔" غور فرمائیے کہ قرآن کریم نے کس طرح چند لفظوں میں انسان کی پوری تاریخ بیان کر دی ہے آپ ان لوگوں کو دیکھئے جن کے پاس اتنا کچھ جمع ہے کہ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کی اولاد در اولاد کی ضروریات کے لئے کافی سے زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود آپ دیکھیں گے کہ وہ دولت سمیٹنے کیلئے دیوانہ وار مارے مارے پھر رہے ہوں گے تاکہ دوسروں سے زیادہ دولت مند کہلا سکیں۔ انسان کے اسی بے کار جذبہ نے دنیا میں تباہی مچا رکھی ہے افراد کے لئے بھی اور اقوام کے لئے بھی۔

لَعِبٌ

مادہ : ل ع ب

اس مادہ کی اصل لُعَابُ' ہے جو منہ سے بہنے والی رال کو کہتے ہیں لہٰذا ایسے کام کرنے کے لئے بولا جاتا ہے جس سے قطعاً کوئی فائدہ نہ ہو لَعِبَ فُلَانٌ' اس نے بغیر صحیح مقصد کے کام کیا۔ سود مند چیزوں کو چھوڑ کر بے سود چیزوں کی طرف لگ جانا۔ لَاعِبٌ' کھیل تماشے والا لَعِبٌ' کے معنی ہوئے کسی معاملہ میں سنجیدہ نہ ہونا لَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ اس وقت کہتے ہیں جب موجیں کشتی کو منزل کی طرف نہ لے جائیں۔ یعنی حرکت تو ہو لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلے قدم تو اٹھیں لیکن منزل قریب نہ آئے بلا مقصد کام، بے نتیجہ عمل۔

قرآن کریم مستقبل پر نگاہ رکھنے کی تاکید کرتا ہے اور مستقبل کے اندر بہت سی باتیں آجاتی ہیں مثلاً عیش امروز کی بجائے فکر فردا، آنے والی نسلوں کے مفاد کا خیال، پوری نوع انسان کی بہبود کی فکر، اُخروی زندگی کی طرف دھیان اور طبعی زندگی کے مفاد عاجلہ کے مقابلہ میں بلند اقدار کا تحفظ۔

اس کے برعکس دوسری روش یہ ہے کہ انسان مستقبل کی کچھ پرواہ نہ کرے اور اپنی ساری توجہ طبعی زندگی کے پیش پاافتادہ مفاد اور عیش امروز پر رکھے۔ قرآن کہتا ہے کہ یہ روش زندگی، کھیل تماشہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ سورۃ انعام میں فرمایا۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ٦/٣٢

"اپنی تمام تگ و تاز کو طبعی زندگی کی آسائشوں کی نذر کر دینا کھیل تماشہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا"

وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ٦/٣٢

"اور جو لوگ تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ مستقبل کی زندگی کی فکر کریں" قرآن کریم دنیاوی زندگی کی خوشگواریوں کے خلاف نہیں ہے وہ انسان کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہے کہ مستقبل کی اور اُخروی زندگی کے مفادات پر طبعی زندگی کے پیش پاافتادہ مفادات کو ترجیح نہ

دی جائے یعنی اپنی نگاہ کو مستقبل کے مفاد سے ہٹا کر مفاد عاجلہ اور فوری عیش پر مبذول نہ کر لیا جائے۔ زندگی کو محض طبعی زندگی سمجھ کر حیوانی سطح پر نہ جیا جائے جب طبعی زندگی کے کسی مفاد اور بلند انسانی قدر میں تصادم ہو تو بلند قدر کو طبعی مفاد پر قربان کر دینا سخت خسارے کا سودا ہے۔

جو قومیں مستقبل کی پرواہ نہیں کرتیں وہ برباد ہو جاتی ہیں یہی حالت افراد کی بھی ہے قرآن کریم ہمیشہ مستقبل کے مفاد کی تاکید کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ دنیاوی مفاد ضرور حاصل کرو دنیاوی زندگی کی خوشگواریوں سے مستفید ہو لیکن جب کبھی ایسا ہو کہ طبعی مفاد میں اور کسی بلند انسانی قدر میں تصادم ہو جائے تو اس وقت بلند قدر کے تحفظ کی خاطر طبعی زندگی کے مفاد کو قربان کر دینا چاہیے اگر ایسا نہ کرو گے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ تم انسانی زندگی کو حیوانی سطح پر رکھ کر اسے مذاق بنا دینا چاہتے ہو۔

سورۃ انبیاء میں ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۲۱/۱۶

"ہم نے اس کائنات کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس سب کو کھیل تماشہ کے طور پر پیدا نہیں کیا" یہ مذاق نہیں ہے، یہ بلا مقصد نہیں، اس کا ایک عظیم مقصد ہے، یہ ایک اہم پروگرام کے ماتحت عمل میں آیا ہے۔ لہٰذا فرمایا بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۲۱/۱۸

"یہاں تعمیری قوتیں تخریبی قوتوں پر ضرب کاری لگاتی رہتی ہیں جس سے تخریبی قوتیں بھاگ جاتی ہیں اور تعمیری سلسلہ آگے بڑھتا رہتا ہے"۔

یوں یہ سلسلہ کائنات اس تعمیری طریق سے ارتقائی منازل طے کرتا چلا جا رہا ہے ظاہر ہے کہ جو چیز محض کھیل تماشہ کے طور پر بلا مقصد و بلا منزل پیدا کر دی گئی ہو اس کی صورت یہ نہیں ہوا کرتی۔

لہٰذا کائنات اور انسانی زندگی کے ہر مسئلہ کو ہمیشہ سنجیدگی سے لینا چاہیئے مذاق نہیں سمجھنا چاہیے اور اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ زندگی کا ایک عظیم مقصد ہے قرآن کریم نے انسانی زندگی اور کائنات کو حقیقت (REALITY) قرار دیکر انسان کے سامنے ایک عظیم پروگرام رکھ دیا ہے اس سے افلاطون

(PLATO) کا وہ طلسم بھی یکسر ٹوٹ جاتا ہے جس کی رو سے اس کائنات کو محض فریب سمجھا گیا ہے اور ویدانت، خانقاہیت اور تصوف کی عمارت بھی گر جاتی ہے دوسری طرف مغرب کے نظریہ مادیت کا بھی بطلان کر دیا جس کی رو سے زندگی محض طبعی ہے اور بس۔

اور ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے اللہ کے دیئے ہوئے دین کو خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر کے اسے کھیل تماشہ بنا دیا ہے فرمایا اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَھُمْ لَھْوًا وَّ لَعِبًا وَّغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ نَنْسٰھُمْ ۷/۵۱

"جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا دیا ہے اور دنیاوی زندگی کے فریب میں مبتلا ہیں وہ اس کے نتیجہ میں بلند انسانی زندگی کے شرف و اعزاز سے محروم رہ جائیں گے"۔

اسی سورۃ میں آگے ہے کہ جن لوگوں نے دین کو کھیل تماشہ بنا لیا ہے ان کے ساتھ رفاقت کے تعلقات مت رکھو ۷/۵۱ اور سورۃ انعام میں فرمایا ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ٥ ۶/۹۱ "انہیں چھوڑ دیجئے کہ یہ اپنی لغویات سے کھیلتے رہیں"۔

یہ کائنات بلند مقاصد کے تحت پیدا کی گئی ہے کھیل تماشہ کے طور پر نہیں

وَمَاخَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	ہم نے اس کائنات کو اور جو کچھ اس کے درمیان ہے
وَمَا بَیْنَھُمَا لٰعِبِیْنَ ٥	اس سب کو کھیل تماشہ کے طور پر پیدا نہیں کیا ہے
مَاخَلَقْنٰھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ	یہ سب کچھ بلند اور مثبت مقاصد کیلئے پیدا کیا گیا ہے
وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا	لیکن اکثر لوگ اس بات کا
یَعْلَمُوْنَ ٥ ۳۸۔۳۹/۴۴	علم نہیں رکھتے۔

کائنات میں تعمیری اور تخریبی قوتوں کی کشمکش جاری رہتی ہے

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ	ہم نے اس سلسلہ کائنات کو
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا	اور جو کچھ اسکے درمیان ہے اس سب کو
لٰعِبِيْنَ o	کھیل تماشہ کے طور پر بے مقصد پیدا نہیں کیا ہے
لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ	اگر ہمارا ارادہ یہ ہوتا کہ سلسلہ کائنات
نَّتَّخِذَ لَهْوًا	یونہی کھیل تماشہ کے طور پر بلا مقصد رہے
لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ	تو ہم اسے اپنی طرف سے ایسا ہی بنا دیتے
اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ o	لیکن ہم نے اسے ایسا نہیں بنایا
بَلْ	بلکہ اسکی تخلیق کو اسطرح عمل میں لایا گیا ہے کہ یہاں
نَقْذِفُ	تعمیری و تخریبی قوتوں میں کشمکش رہتی ہے
بِالْحَقِّ	اور حق کی تعمیری قوتیں
عَلَى الْبَاطِلِ	باطل کی تخریبی قوتوں پر ضرب کاری لگاتی رہتی ہیں
فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا	اور اسطرح انکا سر کچل کر رکھ دیتی ہیں
هُوَ زَاهِقٌ ۭ	اور باطل شکست کھا کر بھاگ اٹھتا ہے
وَلَكُمُ الْوَيْلُ	اور اسکے برعکس قابل صد افسوس اور باعث تباہی ہیں
مِمَّا تَصِفُوْنَ o ۱۸۔۱۶/۲۱	وہ تصورات جو تمہارے یہاں رائج ہیں

خوب سمجھ لو کہ بلند تصور کے بغیر دنیاوی زندگی کھیل تماشہ کی سی ہوتی ہے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ	خوب سمجھ لو کہ بلند تصور کے بغیر

الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ	دنیاوی زندگی کھیل تماشہ کی سی ہوتی ہے جس سے کچھ
وَّزِيْنَةٌ	وقت کیلئے دل بہلا لیا جائے یا زیبائش و آرائش کر لی جائے
وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ	یا دوسروں کے مقابلہ میں اپنے ساز و سامان پر فخر کر لیا جائے
وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ	یا مال و اولاد میں دوسروں سے
وَالْاَوْلَادِ ط	آگے بڑھ جانے کی دوڑ لگائی جائے ان چیزوں
كَمَثَلِ غَيْثٍ	کو ہی مقصود زندگی بنا لینے کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کے
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ	ایک چھینٹے سے اگ آنیوالی نباتات کو دیکھ کر کسان خوش ہو جائے
ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا	ایسی کھیتی ذرا سی دھوپ سے دیکھتے ہی دیکھتے زرد پڑ جاتی ہے
ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ط	اور پھر چورہ چورہ ہو کر روندن بن جاتی ہے
وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ لا	اور مآلِ کار کسان کیلئے انتہائی مصیبت کا باعث بن جاتی ہے دیکھو
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ط	اللہ کے نظام میں تمہیں تحفظ بھی حاصل ہوتا ہے اور اس کی
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	خوشنودی بھی لہٰذا پھر سمجھ لو کہ محض متاعِ دنیا کو مقصود حیات
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ ۵۷/۲۰	سمجھ لینا اپنے آپ کو دھوکے میں ڈالنا ہے۔

اُخروی زندگی کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی کی حیثیت تو کھیل تماشہ سے زیادہ نہیں

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ط	نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے قانون مکافات کو
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً	غلط جانا جب اچانک وہ گھڑی آجائے گی
قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا	تو بصد حسرت و یاس کہیں گے کہ ہم سے بڑی تقصیر ہوئی
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ	وہ اپنے غلط اعمال کے بوجھ کے

عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ	نیچے دبے ہوں گے کس قدر برا ہے وہ بوجھ
اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ۝	جس سے انسان کی انسانیت یوں کچلی جائے یہ اسلئے کہ انہوں
وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ	نے انسان کی طبعی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ رکھا تھا لیکن انسان
اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ	کی طبعی زندگی کی حیثیت تو کھیل تماشہ سے زیادہ کچھ نہیں
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ	حقیقی اور بہترین زندگی تو آخرت کی زندگی ہے
لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ	ان لوگوں کیلئے جو اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۶/۳۱_۳۲	تو کیا تم اس بارے میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

مال و دولت اور جاہ و منصب کی ہوس نے انسان کو منزل سے غافل کر دیا ہے

اَلْهٰكُمُ	تمہیں انسانیت کی صحیح منزل مقصود کی طرف سے یکسر غافل کر دیا
التَّكَاثُرُ ۝	ہے مال و دولت اور جاہ منصب میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانیکی
حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝	ہوس نے اسی دوڑ میں مصروف تم قبروں میں اتر جاتے ہو اس
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝	غلط روش کی حقیقت تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گی پھر سمجھ
ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝	لو کہ تمہاری اس روش کے نتائج بہت جلد تمہارے سامنے آجائینگے
كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝	اگر تم ذرا سی گہرائی میں اتر کر غور کرو تو تم اس جہنم کو دیکھ لو گے
لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝	جس کی طرف انسان کو یہ روش لے جاتی ہے پھر سن لو
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۝	کہ تم اپنی اس روش کے نتائج کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے
ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ	اس وقت تم سے جواب طلب کیا جائے گا اللہ کی دی ہوئی ان نعمتوں کے
عَنِ النَّعِیْمِ ۝ ۱۰۲/۱_۸	متعلق جنہیں تم نوع انسان کی پرورش کے بجائے اپنی عیش کیلئے سمیٹتے
	چلے گئے تھے۔

خبردار کہ مال و اولاد تمہیں قوانین خداوندی کے اتباع سے غافل نہ کر دیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ	اے اہل ایمان دیکھنا تمہیں کہیں غافل نہ کر دیں
اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ	تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ	اللہ کے قوانین کے اتباع سے
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ	یاد رکھو کہ جو لوگ ایسا کریں گے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○	وہی خسارہ میں رہنے والے ہیں لہٰذا ہمارے
وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ	دیئے ہوئے رزق کو نوع انسان کی نشوونما کے لئے عام کر دو
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ	قبل اسکے کہ تم میں کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو
فَيَقُوْلَ رَبِّ	اور وہ حسرت و یاس سے کہے کہ اے میرے پروردگار
لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ	مجھے اگر تھوڑی سی مہلت اور مل جاتی
فَاَصَّدَّقَ	تو میں یہ مال و دولت اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا اور اس طرح
وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○	ان لوگوں میں شامل ہو جاتا جو انسانیت کو سنوارتے ہیں
وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ	لیکن اللہ کا قانون یہ ہے کہ اسکے بعد کسی کو مہلت نہیں ملا کرتی
نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ	جب کہ اس کی موت کا وقت آجائے
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا	اور اللہ کا قانون مکافات تمہارے
تَعْمَلُوْنَ ○ ۧ ۱۱-۹/۶۳	ہر کام سے باخبر ہوتا ہے۔

جنہوں نے دین کو خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر کے اسے کھیل تماشا بنا دیا

اَلَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا	جن لوگوں نے اللہ کے دیئے ہوئے
دِیۡنَهُمۡ	نظام حیات کو خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر کے
لَهۡوًا وَّلَعِبًا	اسے کھیل تماشہ بنا دیا
وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا	اور دنیاوی زندگی کے فریب میں مبتلا ہو گئے قیامت کے روز
فَالۡیَوۡمَ نَنۡسٰهُمۡ	انہیں بھی اسی طرح بھلا دیا جائے گا
کَمَا نَسُوۡا لِقَآءَ یَوۡمِهِمۡ هٰذَا	جس طرح وہ اُخروی زندگی کے وجود کو بھولے رہے

وَمَا کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَجۡحَدُوۡنَ ۝ ۵۱/۷ اور ہمارے قوانین کا انکار کرتے رہے۔

جن لوگوں نے دین کو مذاق اور تماشہ بنالیا ان سے رفاقت کے تعلقات نہ رکھو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا	اے اہل ایمان ایسے لوگوں سے
تَتَّخِذُوا الَّذِیۡنَ	رشتہ رفاقت مت استوار کرو
اتَّخَذُوۡا دِیۡنَکُمۡ هُزُوًا وَّلَعِبًا	جنہوں نے اپنے دین کو مذاق اور تماشہ بنالیا ہے
مِّنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ	ایسے لوگ خواہ ان میں سے ہوں
مِنۡ قَبۡلِکُمۡ	جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی
وَالۡکُفَّارَ اَوۡلِیَآءَ ۵۷/۵	اور خواہ ان میں سے جو اس کتاب قرآن سے کفر کرتے ہیں۔

جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا دیا ہے ان سے کنارہ کشی کر لو

وَذَرِ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا	اور ان لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لو جنہوں نے

دِيۡنَهُمۡ لَعِبًاوَّ لَهۡوًا	اپنے دین کو کھیل تماشہ بنادیا ہے
وَّ غَرَّتۡهُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا	اور دنیاوی زندگی کے فریب میں مبتلا ہو گئے ہیں
وَذَكِّرۡ بِهٖۤ	بہر حال قرآنی تعلیمات انکے سامنے پیش کرتے رہو
اَنۡ تُبۡسَلَ نَفۡسٌ ۢ	کیونکہ اللہ نہیں چاہتا کہ کوئی بھی فرد پھنس جائے
بِمَا كَسَبَتۡ ۖ ۷۰/۶	اپنے کرتوتوں کے وبال میں۔

اور جنہوں نے حدیث کا تماشہ رچا کر دین کو مذاق بنا ڈالا ہے

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۙ	یہ قوانین اس ضابطہ حیات کے ہیں جو سر تا سر حکمت پر مبنی ہے
هُدًى	اس میں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی ہے
وَّرَحۡمَةً	اورانسانی صلاحیتوں کی نشوونما کا سامان ہے
لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ	ان لوگوں کیلئے جو حسین و متوازن زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں
الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ	یہ وہ لوگ ہیں جو نظام خداوندی قائم کرتے
وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ	اور نوع انسان کی پرورش اور نشوونما کا سامان بہم پہنچاتے ہیں
وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ	اور اُخروی زندگی پر یقین رکھتے ہیں
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ	یہی لوگ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے صحیح راستہ پر چل رہے ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ	اور یہی ہیں جو کامیاب و کامران ہوتے ہیں
وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ	انکے برعکس ایسے لوگ بھی ہیں
لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ	جنہوں نے حدیث کا تماشہ رچا رکھا ہے

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ	تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکادیں بغیر علم وبصیرت کے
وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ	اور دین خداوندی کو مذاق بناڈالیں یاد رکھو
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ٦-٢/٣١	ایسے لوگوں کیلئے ذلت آمیز عذاب ہے۔

یادرکھو زندگی کا اصل گھر تو آخرت کا گھر ہے

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	دیکھو بلند مقاصد کے بغیر دنیاوی زندگی
اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ	کھیل تماشہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	اور یادرکھو کہ آخرت کا گھر ہی ہے
لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ	جو زندگی کا اصل گھر ہے
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ٦٤/٢٩	کاش لوگ اس سلسلہ میں علم وفکر سے کام لیں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

لَغوٌ

مادہ: ل غ و

بنیادی طور پر لغو ان چیزوں یا باتوں کو کہتے ہیں جو نا قابل اعتبار ہوں۔ یعنی بے معنی، بے وزن بے ہودہ سی باتیں جو شریف انسانوں کے شایان شان نہ ہوں ایسی باتیں جن کا کوئی مطلب اور مفہوم نہ ہو اَللَّغَااور اَللَّغوُ پرندے کی آواز کو کہتے ہیں اَلطَّیرُ تَلغٰی بِاَصوَاتِہَا پرندے اپنی آوازوں سے شور مچاتے ہیں اس اعتبار سے بے معنی باتیں جو کسی گنتی شمار میں نہ ہوں لَغوُ کہلاتی ہیں یا وہ باتیں جو زبان سے یونہی بلا ارادہ نکل جائیں وہ باتیں جو سوچ سمجھ کر نہ کیجائیں سورۂ بقرہ میں ہے۔

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغوِ فِیٓ اَیمَانِکُم وَلٰکِن یُّؤَاخِذُکُم بِمَا کَسَبَت قُلُوبُکُم ٢/٢٢٥

''اللہ تمہاری لغو قسموں پر مؤاخذہ نہیں کرتا مؤاخذہ ان باتوں پر کیا جاتا ہے جو دل کے پورے ارادہ سے کی جائیں''۔ اس سے لَغوٌ کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے یعنی بیہودہ باتیں، بے معنی باتیں، ایسی باتیں جن میں آواز ہی آواز ہو مطلب کچھ نہ ہو۔ ایسی گفتگو جو بے سوچے سمجھے کی

جائے۔ ایسے کام جن کا کوئی وزن اور شمار نہ ہو۔

قرآن کریم میں ایک جگہ کفار کے متعلق ہے کہ وہ اپنے ہم مشربوں کو تلقین کرتے ہیں کہ

لَا تَسۡمَعُوۡا لِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَالۡغَوۡا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَغۡلِبُوۡنَ ۝ ۴۱/۲۶

''اس قرآن کو ہرگز نہ سنو اور جب یہ سنایا جائے تو شور مچا دو اور اس میں خلل ڈالو شاید اس طرح تم غالب آ جاؤ''۔ حیرت ہے کہ جو مسلک کفار کا تھا اسی طرف اب مسلمانوں کو لے جایا جا رہا ہے دین اور اسلام کا نام لے کر جہالت پھیلائی جاتی ہے ایسے میں اگر اللہ کا کوئی بندہ قرآن کا نام لے دے اور لوگوں کو اس کی تعلیمات کی طرف بلائے تو اس کے خلاف شور مچا دیا جاتا ہے اور طرح طرح کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔ مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ لوگ قرآن کی تعلیمات کے قریب نہ جائیں اسے سمجھنے نہ پائیں۔ ورنہ ان کے خود ساختہ مذہب کا بھرم کھل جائے گا۔

لہٰذا یاد رکھیئے کہ ہر وہ بات، وہ عمل، وہ تصور، وہ نظریہ، وہ عقیدہ، جو انسان کو قرآن کریم سے دور رکھے لَغوٌ ہے یہی وہ لغویات ہیں جن میں ہم صدیوں سے الجھے چلے آ رہے ہیں۔ جب تک ہم اپنے دل و دماغ کو ان لغویات سے پاک اور صاف نہیں کر لیں گے۔ دین خالص تک کبھی نہیں پہنچ سکیں گے۔

———— ○ ————

غیر سنجیدگی سے کی جانیوالی باتیں اور قسمیں لغو میں شمار ہوتی ہیں

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ	اللہ تمہاری لغو قسم کی باتوں یا قسموں پر گرفت نہیں کرتا
بِاللَّغۡوِ فِيۡٓ اَيۡمَانِكُمۡ	جو یونہی بلا سوچے سمجھے غیر سنجیدگی سے کی جائیں
وَلٰكِنۡ يُّؤَاخِذُكُمۡ	البتہ ان باتوں اور کاموں پر ضرور گرفت ہوتی ہے

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ ۲/۲۲۵ جو تم دل کے پورے ارادہ سے کرتے ہو۔

بے کار، فضول اور بے نتیجہ رہنے والے کام لغو میں شمار ہوتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ	اہل ایمان ایسے لغو کاموں میں اپنی توانائیاں ضائع نہیں کرتے
اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ۝	جو بے کار، فضول اور بے نتیجہ رہنے والے ہوتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ	وہ نوعِ انسان کو پرورش اور نشوونما دینے والے
فٰعِلُوْنَ ۙ۝ ۳-۴/۲۳	پروگراموں پر عمل پیرا رہتے ہیں۔

قرآنی معاشرہ میں جھوٹ فریب اور دیگر لغویات نہیں ہوں گی

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا	قرآنی معاشرہ میں نہ کوئی بے معنی بات یا لغویات سنائی دیں گی
وَّلَا كِذّٰبًا ۚ۝ ۷۸/۳۵	اور نہ جھوٹ اور فریب ہی ہوگا۔

جنتی معاشرہ میں کوئی لغوبات نہیں ہوگی جس سے انسانی صلاحیتیں مضمحل ہوتی ہوں

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا	قرآنی معاشرہ میں کہیں بھی نہ کوئی لغوبات سنائی دے گی اور نہ
وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ۝	کوئی ایسا کام ہوگا جس سے انسانی صلاحیتیں مضمحل ہو جائیں
اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا	وہاں ہر فرد دوسرے کی سلامتی اور تکمیل ذات کا متمنی ہوگا
سَلٰمًا ۝ ۲۵-۲۶/۵۶	اس میں ہر کسی کو صحیح سکون اور اطمینان اور امن و سلامتی نصیب ہوگی

قرآنی معاشرہ کے مشروب نشہ اور اضمحلال سے پاک ہوں گے

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا	قرآنی معاشرہ کی محفلوں میں لوگ ایسے مشروب استعمال کریں

لَاالَغوٌ فِیهَا — گے جن میں نہ تو نشہ والی کوئی بیہودگی ہو گی
وَلَا تَأثِیمٌ ۝ ۵۲/۲۳ — اور نہ ان سے کسی قسم کا اضمحلال یا افسردگی ہی پیدا ہو گی۔

اہل ایمان، چالبازی اور فریب کاری جیسی لغویات سے دامن بچاتے ہیں

وَالَّذِینَ لَا یَشهَدُونَ — اہل ایمان کبھی ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے
الزُّورَ ۙ — جن میں چالبازی اور فریب کاری کی باتیں ہوتی ہوں
وَاِذَا مَرُّوا بِاللَّغوِ — اور اگر کبھی انہیں ایسی لغویات کے پاس سے گزرنا پڑ جائے تو
مَرُّوا کِرَامًا ۝ ۲۵/۷۲ — نہایت شریفانہ انداز سے اپنا دامن بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

اہل ایمان ہر قسم کی لغویات سے کنارہ کشی کرتے ہیں

وَیَدرَءُونَ بِالحَسَنَةِ — اہل ایمان حسن و توازن کا نظام قائم کر کے
السَّیِّئَةَ — معاشرہ کی ناہمواریاں اور برائیاں دور کرتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقنٰهُم — اور ہمارے دیئے ہوئے سامان رزق کو نوعِ انسان کی
یُنفِقُونَ ۝ — پرورش اور نشو و نما پر خرچ کرتے ہیں اور جب وہ کسی
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغوَ — قسم کی لغو اور بیہودہ باتیں سنتے ہیں تو ان سے کنارہ کشی
اَعرَضُوا عَنهُ — اختیار کرتے ہیں وہ ایسے لوگوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ
وَقَالُوا لَنَآ اَعمَالُنَا — ہم کرتے ہیں اسکا نتیجہ ہمیں ملے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو
وَلَکُم اَعمَالُکُم ز — اس کے نتائج تمہیں بھگتنے پڑیں گے گو کہ ہماری کوشش
سَلٰمٌ عَلَیکُم ز — یہی ہے کہ تمہیں ہر طرح کی سلامتی حاصل ہو جائے لیکن ہم سب

لَانَبۡتَغِی الۡجٰهِلِیۡنَ ○ ۵۵۔ ۲۸/۵۴ کچھ دیکھتے بھالتے جہلا کے زمرہ میں شامل ہونا نہیں چاہتے

قرآنی معاشرہ میں لوگوں کو انکے حقوق بغیر احتجاج کے حاصل ہونگے

لَایَسۡمَعُوۡنَ فِیۡهَا قرآنی معاشرہ میں کسی طرف بھی سنائی نہیں دے گی،

لَغۡوًا کوئی ناشائستہ بات، کسی قسم کا شور و شغب اور ہنگامہ آرائی،

اِلَّا سَلٰمًا ؕ اس میں ہر بات انسانی ذات کی تکمیل کا ذریعہ اور انسانیت کیلئے

وَلَهُمۡ موجب امن و سلامتی ہو گی

رِزۡقُهُمۡ فِیۡهَا بُکۡرَةً وَّ عَشِیًّا○ اس میں ہر کسی کو سامان نشو و نما مسلسل اور متواتر ملتا رہیگا

تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا یہ ہے وہ جنتی معاشرہ جسکا وارث ہم اپنے ان بندوں کو بنائیں گے

مَنۡ کَانَ تَقِیًّا ○ ۶۲۔۶۳ ۱۹/۶۲ جو اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

نظامِ خداوندی کے مخالفین کہتے ہیں کہ جب قرآن پیش کیا جائے تو شور مچادو

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا نظام خداوندی کے مخالفین کہتے ہیں کہ

لَا تَسۡمَعُوۡا لِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ جو کوئی قرآن پیش کرتا ہے اس کی بات سنو ہی نہیں اور جب

وَالۡغَوۡا فِیۡهِ پیش کیا جائے تو شور مچادو اس میں خلل ڈالنے کی کوشش کرو

لَعَلَّکُمۡ تَغۡلِبُوۡنَ ○ ۴۱/۲۶ ہو سکتا ہے کہ اسطرح تم ان پر غالب آجاؤ۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄

شعر و شاعری

مادہ : ش ع ر

اَلشِّعْرُ اور اَلشَّعْرُ کسی چیز کو سمجھ لینا ، تاڑ لینا ، معاملات کی باریکیوں کو جان لینا ، حواس کے ذریعہ سے کسی شے کا ادراک کر لینا۔

پھر اَلشَّعْرُ کا عام استعمال کلام منظوم پر ہونے لگا اور اس کا مد مقابل "نثر" کا لفظ بولا جانے لگا شاعری عربوں کی نازک خیالیوں ، پوشیدہ رازوں اور بذلہ سنجیوں کا مجموعہ ہے شَاعِرُ کو شاعر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی فطانت و ذہانت سے ان معانی کا ادراک کر لیتا ہے جن کا ادراک عام لوگ نہیں کر سکتے۔

کبھی شِعْرُ سے جھوٹ بھی مراد لیتے ہیں۔ اور شَاعِرُ جھوٹ بولنے والے کو کہتے ہیں اور چونکہ بیشتر جھوٹ شاعری میں جگہ پاتا ہے۔ لہٰذا یہ مثل بن گئی تھی کہ اَحْسَنُ الشِّعْرِ اَکْذَبُہٗ یعنی سب سے عمدہ شاعری وہ ہے جو سب سے زیادہ جھوٹ اپنے اندر رکھتی ہو۔ مخالفین رسول کریمؐ کو شاعر اور قرآن کو شاعری اسی مفہوم کے اعتبار سے کہتے تھے۔

قرآن کریم نے جہاں شاعری کی مخالفت کی ہے تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ قرآن کی رد سے نثر میں بیان کردہ بات قابل قبول ہے اور نظم میں بیان کردہ مذموم ، قرآن اسلوب بیان سے بحث

نہیں کرتا بلکہ مقصود بیان سے بحث کرتا ہے، شاعری سے اس کی مراد وہ جذبات پرستی ہے جو حقائق سے بعید ہوتی ہے چنانچہ سورۂ یٰسٓ میں جہاں اس نے کہا وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ ؕ ۳۶/۶۹ "ہم نے رسولؐ کو شاعری کی تعلیم نہیں دی اور نہ شاعری اس کے شایان شان ہی ہے" تو اس کے ساتھ ہی کہہ دیا کہ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ۳۶/۶۹

"یہ تو قرآن کی صورت میں ایک انقلاب انگیز اور واضح پیغام حیات لے کر آیا ہے" اور اس کا مقصد یہ ہے کہ لِّيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا ۳۶/۷۰

"تاکہ اس کے ذریعہ سے غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دے ان لوگوں کو جن میں زندہ رہنے کی صلاحیت باقی ہے" یعنی قرآن کریم تاریخی شواہد اور زندگی کے ٹھوس حقائق سے بحث کرتا ہے اور شاعری اس کے خلاف محض جذبات سے کھیلتی ہے۔ چنانچہ اس نے شاعروں کے متعلق کہہ دیا کہ وہ جھوٹی پیاس کے پیچھے ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور اپنے اشعار میں جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے ۲۶/۲۲۵۔۲۲۶ لہٰذا یہ روش زندگی ایک رسولؐ اور ان کے متبعین کے شایان شان نہیں۔

شاعری کی ضد نثر نہیں بلکہ سائنس ہے اور قرآن کریم چونکہ سائنٹفک حقائق سے بحث کرتا ہے لہٰذا شاعری جو ان حقائق کی نقیض ہے، اس کی بارگاہ میں قبول نہیں ہو سکتی۔

اس مقام پر اس حقیقت کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ دیگر اقوام عالم کی طرح عربوں کے ہاں بھی یہ عقیدہ تھا کہ کاہنوں اور نجومیوں کی طرح شاعروں کو بھی الہام ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے ہاں آج بھی شعر و شاعری کے متعلق اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

قرآن، وحی اور انسانی استعداد میں نہایت شد و مد سے تمیز کرتا ہے تاکہ یہ حقیقت بالکل واضح ہو جائے کہ اللہ کی طرف سے براہ راست علم اور انکشافِ حقیقت صرف وحی کے ذریعے ہو سکتا ہے جو

صرف نبی کو مل سکتی ہے۔ اور سلسلۂ نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد اب کسی کو نہیں مل سکتی قرآن نہ تو کشف و الہام وغیرہ کی اصطلاحات کو تسلیم کرتا ہے اور نہ انہیں اللہ کی طرف سے براہ راست علم ہی قرار دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ سب انسانی جذبات کی کرشمہ سازیاں اور نفسیاتی قوت کی فسوں طرازیاں ہیں جنہیں علم و حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ رسول شاعر نہیں ہوتا۔ جس طرح وہ کاہن، ساحر اور نجومی نہیں ہوتا۔ جن کی طرف شیاطین یعنی انسانی سرکش جذبات وحی نازل کرتے ہیں ۲۶/۲۱۰ لیکن رسول کی طرف وحی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ جس میں اس کے اپنے جذبات واحساسات کی کوئی آمیزش نہیں ہوتی ہے۔ ۵۳/۳،۴

اصل یہ ہے کہ عربوں کے ہاں تصوف کی اصطلاح مروج نہیں تھی۔ لیکن جن عناصر سے تصوف ترتیب پاتا ہے۔ وہ انہیں اپنے ہاں شاعروں، کاہنوں اور ساحروں وغیرہ میں موجود سمجھتے تھے۔ قرآن کریم نے ان تمام کی تردید سے در حقیقت تصوف کے عناصر کی تردید کی ہے، باالفاظ دیگر اگر عرب تصوف کی اصطلاح سے واقف ہوتے تو قرآن کہتا کہ تصوف ایک نبی کے شایان شان نہیں اس کی جائے اس نے یہ کہا ہے کہ نبی، شاعر کاہن اور ساحر نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کی طرف سے براہ راست علم حاصل کر کے انسانی دنیا میں انقلابِ عظیم برپا کر دیتا ہے اور تصوف یہ کچھ نہیں کر سکتا۔

o

مخالفین، جن معنوں میں رسول کریم (ﷺ) کو شاعر سمجھتے تھے

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ	یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسولؐ جو کچھ پیش کرتا ہے یہ اس کے اپنے پریشان
بَلِ افْتَرٰهُ	خیالات ہیں یہ ان باتوں کو خود وضع کرتا ہے اور پھر انہیں اللہ سے
بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ صلے	منسوب کر دیتا ہے بلکہ یہ ایک شاعر ہے (جو اپنے وجدان کو اللہ
فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ	کی وحی سمجھتا ہے) اگر یہ اللہ کا رسول ہوتا تو معجزے دکھاتا جس

اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ٥ ۲۱/۵ طرح ہم سنتے ہیں کہ پہلے رسولوں کو معجزے دیئے جاتے تھے۔

کیا یہ لوگ تمہیں شاعر سمجھتے ہیں کہ جسے زمانہ کی گردشیں خود بخود ختم کر دیں گی

فَذَكِّرۡ اے رسولؐ! تم قرآن کی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کئے جاؤ

فَمَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ اللہ کے فضل سے تم نہ تو کاہن یا مذہبی پیشوا ہو

وَّلَا مَجۡنُوۡنٍ ٥ؕ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ شَاعِرٌ اور نہ دیوانے یا مجذوب ہی ہو کیا یہ لوگ تمہیں شاعر سمجھتے ہیں

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيۡبَ الۡمَنُوۡنِ ٥ کہ جسے زمانہ کی گردشیں خود بخود ختم کر دیتی ہیں

قُلۡ تَرَبَّصُوۡا فَاِنِّىۡ مَعَكُمۡ ان سے کہو بہت اچھا تم بھی انتظار کرو اور تمہارے ساتھ میں

مِّنَ الۡمُتَرَبِّصِيۡنَ ٥ؕ بھی انتظار کرتا ہوں نتائج خود بخود بتا دینگے کہ میں کیا ہوں یہ

اَمۡ تَاۡمُرُهُمۡ اَحۡلَامُهُمۡ بِهٰذَاۤ لوگ ایسی باتیں کم عقلی کی وجہ سے نہیں کرتے بلکہ ان پر مفاد پرستیوں

اَمۡ هُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ٥ۚ ۵۲/۲۹۔۳۲ کے جذبات غالب آچکے ہیں جسکی وجہ سے یہ سرکشی اختیار کر لیتے ہیں

اللہ نے اپنے رسولؐ کو شاعری کی تعلیم نہیں دی نہ شاعری ان کے شایان شان ہے

وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ ہم نے اپنے رسولؐ کو شاعری کی تعلیم نہیں دی

وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ ؕ اور نہ شاعری اس کے شایان شان ہی ہے یہ تو قرآن کی

اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ٥ۙ صورت میں ایک واضح انقلاب انگیز پیغامِ حیات لے کر آیا ہے تاکہ

لِّيُنۡذِرَ اس کے ذریعہ سے غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دے

مَنۡ كَانَ حَيًّا ۳۶/۶۹۔۷۰ ہر اس قوم کو جس میں زندگی کی حرارت باقی ہو۔

یہ رسولؐ شاعر یا مجذوب نہیں، یہ ایک محکم ضابطۂ حیات لے کر آیا ہے

اِنَّھُمْ کَانُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَھُمْ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اقتدار و اختیار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صرف اللہ کا ہے اسکے سوا کسی اور کی محکومیت جائز نہیں

یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ وَیَقُوْلُوْنَ تو یہ نہایت متکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کیا ہم

اَئِنَّا لَتَارِکُوْٓا اٰلِھَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝ اپنے پیشواؤں اور معبودوں کو چھوڑ دیں ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر

بَلْ حالانکہ ہمارا یہ رسول نہ شاعر ہے نہ دیوانہ یا مجذوب

جَآءَ بِالْحَقِّ یہ اللہ کی طرف سے ایک محکم ضابطۂ حیات لے کر آیا ہے

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ ۳۷/۳۵-۳۷ اور پہلے کے مرسلینؑ کی تعلیمات کو سچ کر دکھانے والا ہے۔

ہمارا رسولؐ جو کچھ پیش کرتا ہے وہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اس بات پر شاہد ہیں وہ واقعات جو محسوس شکل میں تمہارے سامنے آ چکے

وَمَالَا تُبْصِرُوْنَ ۝ ہیں اور وہ بھی جو ابھی تک پردۂ اخفا میں ہیں

اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۝ کہ ہمارا یہ معزز رسولؐ جو کچھ پیش کر رہا ہے

وَّمَاھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّاتُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے

وَلَابِقَوْلِ کَاھِنٍ اور نہ یہ کسی مذہبی پیشوا کے قیاسات ہیں جنہیں

قَلِیْلًا مَّاتَذَکَّرُوْنَ ۝ کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یہ تو پروردگار عالم کیطرف سے نازل کیا گیا قرآن ہے اگر یہ

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۝ رسولؐ اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی بات ہماری طرف منسوب کرتا

لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ ۝ تو ہم اس کی سخت گرفت کرتے

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ اور اسکے ثبات واستحکام کی قوتوں کو بے کار کر کے رکھ دیتے

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ ۝ اور کوئی ایسا نہیں جو ہمیں ایسا کرنے سے روک سکے بہر حال

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۴۸-۴۶/۶۹ یہ رہنمائی ان لوگوں کیلئے ہے جو زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں

شاعر جھوٹی پیاس کی بیماری میں مبتلا ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ کیا ہم تمہیں بتائیں کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ ان (کاہنوں اور ساحروں) پر جو فریب کار اور کذب باف ہیں

اَثِيْمٍ ۝ ان کی انسانی صلاحیتیں بری طرح مضمحل ہو چکی ہیں اور

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ ادھر ادھر کان لگاتے رہتے ہیں اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں

وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ اور اکثر تو ان میں سے دانستہ جھوٹ بولتے ہیں رہے شاعر ان کا

وَالشُّعَرَآءُ بھی دعویٰ ہے کہ یہ وجدان کی رو سے شعر کہتے ہیں تو انکے

يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ پیچھے بھی فریب خوردہ اور جذباتی لوگ ہی چلتے ہیں دیکھتے نہیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ ہو کہ کس طرح جھوٹی پیاس کی بیماری میں مبتلا اونٹ کی طرح ہر

فِيْ كُلِّ وَادٍ وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور ساری عمر ہاوٹی جذبات کی پرستاری

يَّهِيْمُوْنَ ۝ میں گزار دیتے ہیں اور اپنے

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اشعار میں جو کچھ کہتے ہیں خود اس پر عمل نہیں کرتے انکے

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا برعکس اہل ایمان ہیں جو ایک متعین نصب العین پر یقین رکھتے ہیں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا رہتے ہیں

وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وہ زندگی کے ہر گوشے میں قانون خداوندی کو اپنے سامنے

وَّانۡ — رکھتے ہیں ان پر کسی طرف سے؛

تَصَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَاظُلِمُوۡا ؕ — اگر ظلم ہوتا ہے تو (ظالم کیخلاف ہجو نہیں لکھتے بلکہ) اسکی کلائی مروڑ

وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا — کر رکھ دیتے ہیں اور ایسا نظام قائم کرتے ہیں کہ جس میں

اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ۠ ۲۶/۲۲۱-۲۲۷ ظلم و زیادتی کرنے والے اپنے انجام سے دوچار ہوتے رہیں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

حق و باطل

حَقٌّ

مادہ : ح ق ق

حَقٌّ کے معنی ہیں کسی چیز کا اس طرح موجود، واقع اور ثابت ہو جانا کہ اس کے واقع ہونے یا ثابت ہونے سے انکار نہ کیا جا سکے کسی چیز کا ٹھوس واقع یا حقیقت بن کر سامنے آجانا۔

سورۃ یونس میں حَقٌّ کا لفظ ظَنٌّ کے مقابلہ میں آیا ہے ۱۰/۳۶ جہاں کہا گیا ہے کہ ظن حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں دیتا اس لئے اتباع حق کا کرنا چاہئے نہ کہ ظن کا دین یکسر حق ہے اس میں ظن کے لئے کوئی گنجائش نہیں اللہ خود حق ہے ۱۰/۳۰ اس کا رسولؐ حق ہے ۳/۸۶ اس کا قرآن حق ہے ۳۴/۶ اس کے قوانین حق ہیں ۱۰/۵۵ اس کا دین حق ہے ۹/۳۳ اور یہ کائنات بالحق پیدا کی گئی ہے ۳۹/۵

حَقٌّ ان نظریات یا عقائد کو کہتے ہیں جن کے تعمیری نتائج ٹھوس شکل میں سامنے آجائیں اور جو زمانہ کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کا ساتھ دے سکیں اور اپنی صداقتوں کے لئے خارجی دلائل کے محتاج نہ ہوں بلکہ سورج کی طرح اپنی دلیل آپ ہوں اس دنیا کے متعلق کوئی عقیدہ حَقٌّ نہیں کہلا سکتا جب تک

اس کے تعمیری نتائج ایک ٹھوس حقیقت بن کر سامنے نہ آجائیں محض ذہنی نظری یا تصوراتی عقائد حَقٌّ نہیں کہلا سکتے۔

کوئی چیز اسی صورت میں باقی رہ سکتی ہے کہ وہ قانون حفظ وبقاء کے عین مطابق ہو جو زمانہ کے تقاضوں کا ساتھ دے سکے [illegible] ثابت ہو اور بدلنے والے حالات سے بھی موافق رہے چنانچہ حَقٌّ کے ایک معنی یہ بھی ہوں گے کہ علم و عقل، عدل و انصاف، اور واقعات و مصالح کے عین مطابق ہو چنانچہ حَقٌّ اس موجد کو کہتے ہیں جو حکمت کے تقاضوں کے مطابق اشیاء کو ایجاد کرے اسی لئے اللہ کو اَلْحَقُّ کہا گیا ہے نیز ہر اس چیز کو حَقٌّ کہتے ہیں جو حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہو۔

دنیا میں حق وباطل اور تعمیری و تخریبی قوتوں کی کشمکش کا سلسلہ جاری ہے لیکن آخر الامر فتح اور بقا حق اور تعمیری قوتوں کو حاصل ہوتی ہے لہٰذا حقیقت، صداقت، یقین، عدل، تعمیر، ثبات، بقا، وغیرہ حق ہی کے مختلف پرتو ہیں اور قرآن اسی حق کا مظہر ہے۔

o

اللہ حق ہے

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ ١٠/٣٢ یہ ہے تمہارا پروردگار اللہ، جو حق ہے۔

اللہ کی حکومت حق ہے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ ٢٣/١١٦ سو بالاو برتر ہے اللہ، جس کی حکومت حق ہے۔

اللہ کے تمام رسول حق پر تھے

لَقَدْ جَآءَتْ پروردگار کی جانب سے بھیجے ہوئے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ ۷/۴۳	تمام رسول حق پر تھے۔

انفس و آفاق میں ثابت ہو جائے گا کہ اللہ کے قوانین حق ہیں

سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ	ہم اپنے قوانین کے اثرات دکھاتے جائینگے
وَفِيٓ اَنْفُسِهِمْ	انسان کی خارجی وداخلی دنیا میں حتیٰ کہ
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ ۴۱/۵۳	اس پر یہ بات واضح ہو جائیگی کہ صرف یہی قوانین ہیں جو حق ہیں۔

اہل علم کو نظر آجائے گا کہ اللہ کا نازل کردہ ہی حق ہے

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	صاحبان علم وبصیرت کو نظر آجائے گا کہ
الَّذِيٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ	تمہارے پروردگار نے جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا ہے
هُوَالْحَقَّ وَيَهْدِيٓ	وہی حق ہے اور رہنمائی کرتا ہے
اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ ۳۴/۶	اس منزل کیطرف جو قوت والے اور قابل ستائش اللہ کی متعین کردہ ہے

بقا صرف اس نظام کو ہے جو نوع انسان کے لئے نفع بخش ہو

وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ	دنیا میں حق وباطل کی کشمکش کی مثال ایسی ہے جیسے
عَلَيْهِ فِي النَّارِ	دھات میں سے کھوٹ نکالنے کے لئے اسے آگ پر تپایا جاتا ہے
ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْمَتَاعٍ	زیور وغیرہ بنانے کے لئے جس سے کھوٹ جھاگ بن کرنکل
زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ	جاتی ہے اور خالص دھات باقی رہ جاتی ہے اللہ اسی طرح چوٹ لگاتا
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ	رہتا ہے حق کی تعمیری قوتوں کے ذریعہ سے باطل کی تخریبی

وَالۡبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ قوتوں پر اور تخریبی قوتیں جھاگ کی طرح رائیگاں چلی جاتی ہیں

وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ　اور جو کچھ نوعِ انسان کیلئے نفع بخش ہوتا ہے

فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ　وہ دنیا میں باقی رہ جاتا ہے

کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ؕ ۱۳/۱۷ اللہ اسطرح مثالوں کے ذریعہ سے بات واضح کر دیتا ہے۔

اللہ اپنے قوانین کا حق ہونا ثابت کر دیتا ہے اپنے نظام کے ذریعہ سے

وَیُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ　اور اللہ اپنے قوانین کا حق ہونا ثابت کر دیتا ہے اپنے نظام کے ذریعہ

وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۚ ۱۰/۸۲ سے خواہ یہ بات مجرمین کو کیسی ہی ناگوار کیوں نہ گذرے۔

اللہ کے نظام کے ذریعہ سے باطل مٹ جاتا ہے اور حق کو ثبات حاصل ہوتا ہے

وَیَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ　اللہ باطل کو مٹا دیتا ہے

وَیُحِقُّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ ؕ ۴۲/۲۴ اور حق کو ثبات واستحکام دیتا ہے اپنے نظام کے ذریعہ سے۔

اللہ اپنے نظام کے ذریعہ سے حق کو حق اور باطل کو باطل بنا کر ظاہر کر دینا چاہتا ہے

وَیُرِیۡدُ اللّٰهُ اَنۡ یُّحِقَّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ اور اللہ حق کو حق ثابت کر دینا چاہتا ہے اپنے نظام کے ذریعہ سے

وَیَقۡطَعَ دَابِرَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۙ　اور اس نظام کے مخالفین کی جڑ کاٹ دینا چاہتا ہے

لِیُحِقَّ الۡحَقَّ وَیُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ　تاکہ حق، حق اور باطل، باطل بن کر دنیا کے سامنے آجائے

وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۚ ۸/۷-۸ خواہ یہ بات مجرمین پر کیسی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔

حق آجائے تو باطل بھاگ اٹھتا ہے

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ کہو حق آگیا اور باطل بھاگ نکلا

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○	بلاشبہ باطل نے بھاگنا ہی ہوتا ہے
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ	ہم نے قرآن کو اسلئے نازل کیا کہ معاشرہ
مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ	کے امراض کو شفا ملے اور اسکی پیروی کرنیوالوں پر رحمت ہو
وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ	اور ظالمین کے
اِلَّا خَسَارًا ○ ۱۷/۸۱۔۸۲	خسارہ میں اضافہ ہو۔

حق، باطل پر ضرب کاری لگاتا رہتا ہے

نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ	حق کی تعمیری قوتیں ضرب کاری لگاتی رہتی ہیں باطل کی تخریبی قوتوں پر
فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ ۲۱/۱۸	اور اسطرح اسکا سر کچل کر رکھ دیتی ہیں اور باطل شکست کھا کر بھاگ اٹھتا ہے۔

حق کے مقابلہ میں باطل کی شکست یقینی ہوتی ہے

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ	کہو حق آگیا للذا باطل کی شکست اب یقینی ہے
الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ	پہلے مقابلہ میں بھی اور دوبارہ اگر مقابلہ پر آیا تو بھی
قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ	کہو نفاذِ حق میں اگر کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو وہ
اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ	میری (یا میرے ساتھیوں کی) تدبیری غلطی کیوجہ سے ہوتی ہے
وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا	اور اگر ہم صحیح روش پر چلے جارہے ہوں تو اس
يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ ۳۴/۴۹۔۵۰	کی وجہ ہمارے رب کی دی ہوئی وحی ہوتی ہے۔

معاشرہ کے حالات کو سنوارنے اور اسکی ناہمواریوں کو دور کرنے کا طریقہ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے قوانین خداوندی کو قبول کرلیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اور ان کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کئے
وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ — اور محمدؐ پر نازل قرآن کو اپنا رہنما بنایا
وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ — جو کہ ان کے پروردگار کی جانب سے حقیقت ثابتہ ہے
كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ — تو انکے معاشرہ کی ناہمواریاں اور برائیاں دور ہو جائینگی
وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○ ۴۷/۲ — اور ان کے حالات سنور جائینگے۔

مفادِ دنیا کے پیچھے بھاگنے والوں کے عمل باطل قرار پاجاتے ہیں

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا — جو لوگ طلب گار ہوتے ہیں صرف مفاد دنیا اور اس کی زینتوں کے
نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا — تو انہیں انکی سعی و عمل کے نتائج پورے پورے یہاں ہی دیدیے جاتے
وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ — ہیں ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ — لیکن آخرت کی زندگی میں انکا کوئی حصہ نہیں ہوتا
اِلَّا النَّارُ ۫ۖ — سوائے نار جہنم کے
وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا — جو کچھ وہ دنیا میں بناتے رہے سب اکارت چلا جائے گا
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۱۱/۱۵-۱۶ — اور انکے تمام اعمال باطل قرار پائینگے۔

باطل کی کوشش کہ حق کو اس کے مقام سے ڈگمگادے

وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ — مخالفین نظامِ خداوندی جھوٹے جھگڑے کھڑے کرتے ہیں
لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ۴۰/۵ — تاکہ حق کو اس کے مقام سے ڈگمگادیں۔

باطل ذرائع سے دوسروں کا مال ہضم کر جانے والے

وَاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ	جو لوگ ممانعت کے باوجود سرمایہ پر منافع لیتے ہیں
وَاَ كۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ ؕ	اور باطل ذرائع سے لوگوں کا مال ہضم کر جاتے ہیں
وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ	ایسے کافروں کیلئے تیار رکھا گیا ہے
عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝ ۴/۱۶۱	دردناک عذاب۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

صدق۔ سچائی

مادہ : ص د ق

صِدُقٌ ۔ کِذُبٌ کی ضد ہے۔ صِدُقٌ کے بنیادی معنی قوت کے ہیں اور سچ کو اَلصِّدُقُ اسی لیے کہتے ہیں کہ سچ میں فی نفسہٖ قوت ہوتی ہے اور جھوٹ بوداا ور کمزور ہوتا ہے۔

جب انسان کا دل اور اسکی زبان ہم آہنگ نہ ہوں تو اسے کِذُبٌ کہتے ہیں۔ خواہ وہ بات جسے وہ بیان کر رہا ہے سچی ہی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا صِدُقٌ کے معنی ہوں گے دل و زبان کی ہم آہنگی کے ساتھ بات کا نفس واقعہ کے مطابق ہونا۔ اس کو سچ کہتے ہیں۔

لیکن ان کی ایک شکل اور بھی ہے مثلاً کسی شخص کو کسی واقعہ کے متعلق جو کچھ معلوم ہے وہ غلط ہے لیکن اسے جو کچھ معلوم ہے اسے وہ ٹھیک بیان کر رہا ہے۔ اس صورت میں اس کے دل اور زبان میں تو ہم آہنگی ہو گی لیکن اس کی بات غلط ہو گی اس شخص کو ہم جھوٹا نہیں کہیں گے البتہ اس کی بات کو غلط کہیں گے۔

صادق سچ بولنے والے اَلصِّدِّیْقُ شدت کے ساتھ سچا یعنی جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔ اَلصَّدِیُقُ سچے دوست کو کہتے ہیں صَدَّقَ کے معنی ہیں اپنی بات کو عمل سے سچ کر کے دکھانے والے ہوں گے۔ یہیں سے مُصَدِّقٌ ہے یعنی سچ کر کے دکھانے والا۔ قرآن کریم نے اپنے آپ کو کتب سابقہ کا مُصَدِّقُ کہا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ کتب سابقہ جس شکل میں بھی موجود ہیں سچی ہیں اس لیے کہ وہ خود بتاتا ہے کہ ان کتب میں تحریف والحاق ہو چکا ہے

اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ان دعاوی کو عملاً سچ کر دکھانے والا ہے جو اُمم سابقہ سے ان کے انبیاء کرامؑ نے کیے تھے یعنی یہ کہ اگر وہ اس قسم کی زندگی بسر کریں تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ قرآن کریم ایک ایسا نظام پیش کرتا ہے جس میں یہ تمام دعاوی سچ بن کر سامنے آجاتے ہیں۔ اس جہت سے یہ کتب سابقہ کا مصدق ہے۔

تمہاری ہر بات عدل و انصاف اور سچائی پر مبنی ہونی چاہیے

يَآاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ	زندگی کے ہر معاملہ میں عدل و انصاف اور سچائی پر قائم رہو
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ	جو بات بھی کرو اللہ کیلئے کرو اس میں کسی کی رو رعایت نہ ہو
وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ	خواہ اس کی زد میں تمہاری اپنی ذات کیوں نہ آتی ہو
اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ۚ	اور خواہ اس کی زد تمہارے والدین اور اقربا پر پڑتی ہو
اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا	حق بات کہنے میں نہ کسی کی امارت کا لحاظ کرو نہ غربت کا
فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا ۖ	اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے اور دیکھو عدل و انصاف
فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ	کی راہ میں اپنے جذبات کو بھی مت آنے دو اور حق بات
وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا	کو پیچ و خم میں الجھا کر مت بیان کرو اور نہ اس سے پہلو تہی ہی کرو
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا	اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ کا قانون مکافات
تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۝ ۴/۱۳۵	تمہارے ہر کام سے باخبر ہوتا ہے۔

اور دشمن کے معاملہ میں بھی عدل و سچائی کا دامن نہ چھوڑو

يَآاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے تم جو

کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ	بات بھی کرو اللہ کے لئے کرو اس میں کسی سے رورعایت نہ ہو
شُھَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫	اور زندگی کے ہر معاملہ میں صدق و عدل پر قائم رہو اور کسی
وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ	قوم یا گروہ کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے
عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ	کہ تم عدل و سچائی سے پھر جاؤ
اِعۡدِلُوۡا ۟ قف	ہر بات اور معاملہ میں عدل و سچائی کا دامن تھامے رہو یہ روش
ھُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ	تمہارے اندر اعلیٰ کردار پیدا کردیگی اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ	اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ کا قانون مکافات
بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۵/۸	تمہاری ہر بات اور ہر کام سے باخبر ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ سچائی کے پیکر تھے

وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِبۡرٰھِیۡمَ ۬ؕ	کتاب میں ابراہیمؑ کی سرگزشت بیان کر
اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا ۝ ۱۹/۴۱	کہ وہ سچائی کے پیکر اور اللہ کے نبی تھے۔

ایمان میں سچے ہونے کا معیار

قَالَ اللّٰہُ ھٰذَا یَوۡمُ	قیامت کے روز اللہ فرمائے گا یہ ہے وہ دن
یَنۡفَعُ الصّٰدِقِیۡنَ	جس میں صرف ان لوگوں کا ایمان انہیں فائدہ دے گا
صِدۡقُھُمۡ ؕ ۵/۱۱۹	جنہوں نے اپنے ایمان کو عمل سے سچ کر دکھایا تھا۔

اہل ایمان جس طرح اپنے دعویٰ ایمان کو سچ کر دکھاتے ہیں

اَلصّٰبِرِیۡنَ	اہل ایمان اپنے نصب العین پر ثبات واستقامت سے جمے رہتے ہیں
وَالصّٰدِقِیۡنَ	اور اپنے دعویٰ ایمان کو عملاً سچ کر دکھاتے ہیں

وَالْقٰنِتِیْنَ	اور ہر حال میں قوانین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کئے رکھتے
وَالْمُنْفِقِیْنَ	ہیں اور اپنی محنت کے ماحصل کو نوع انسان کی پرورش کیلئے عام کر
وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ	دیتے ہیں اور ہر طرح کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کر لیتے ہیں
بِالْاَسْحَارِ ۝ ۳/۱۷	اپنے پروگراموں کے شروع کرنے سے پہلے ہی۔

ایمان کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے نہ کہ زبانی جمع خرچ سے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اہل ایمان وہ لوگ ہوتے ہیں
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	جو نظام خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں اور پھر انکے
ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا	دلوں میں نظام کے متعلق ذرا سا اضطراب یا شک باقی نہیں رہتا وہ
وَجٰهَدُوْا	اس نظام کے قیام و استحکام کے لئے مسلسل جدو جہد کرتے ہیں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝	یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے دعوئ ایمان میں سچے ہیں لیکن ایمان
قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ	کے ان دعویداروں سے پوچھو کہ کیا تم محض زبانی جمع خرچ
بِدِیْنِكُمْ ؕ	سے اللہ کو اپنے دیندار ہونے کا یقین دلانا چاہتے ہو؟
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	حالانکہ اللہ کو ہر اس شے کا علم ہوتا ہے
وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ	جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں ہے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ۴۹/۱۵-۱۶ اسے ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔

نظامِ خداوندی کی تصدیق و تکذیب کا معیار

اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی ۝ؕ	دیکھو تمہارے سعی و عمل کی صلاحتیں اور سمتیں مختلف ہوتی ہے

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى	لٰہذا جو کوئی اپنی ضرورت سے زائید دوسروں کی پرورش کیلئے دیدے
وَاتَّقٰى ۝	اور اس طرح قوانین خداوندی کی پیروی کرتے ہوئے
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝	نظام خداوندی کے حسن و توازن کی تصدیق کر دے
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝	تو ہمارا نظام ایسے لوگوں کی زندگی کے مراحل کو آسان بنا دیگا
وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ	اور جو لوگ سب کچھ سمیٹ کر اپنے لیے رکھ لیتے ہیں
وَاسْتَغْنٰى ۝	اور دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اور اسطرح
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝	نظام خداوندی کے حسن و توازن کی تکذیب کرتے ہیں تو
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝	ہمارا قانون مکافات ان کی زندگی کی راہوں کو دشوار بنا دیتا ہے
وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ	اور ان کا مال و دولت انہیں بچا نہیں سکتا
اِذَا تَرَدّٰى ۝ ۹۲/۴۔۱۱	تباہیوں و بربادیوں کے گڑھے میں گرنے سے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

کذب

مادہ : ک ذ ب

کذب صدق کے مقابل آتا ہے۔ اس کے عام معنی جھوٹ کے ہیں۔

قرآن کریم نے سورۂ منافقون میں کہا ہے کہ اے رسولؐ جب منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو اس کے بعد ہے کہ اللہ کو اس کا علم ہے کہ تم اللہ کے رسول ہو لیکن وہ اس کی شہادت دیتا ہے کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ۝ ۶۳/۱ "یہ منافق یقیناً کاذب ہیں" یہاں سے 'کِذْبُ' کے معنی واضح ہو گئے یعنی کسی کی بات اگرچہ خارجی واقعہ کے عین مطابق ہو لیکن اس میں اگر اسکے دل اور زبان کی ہم آہنگی نہیں تو وہ 'کِذْبُ' ہے۔

اور اگر کسی معاملہ میں دل اور زبان ہم آہنگ ہیں لیکن وہ بات واقعہ کے خلاف ہے تو اسے 'کِذْبُ' نہیں کہیں گے وہ بات اس کے عدم علم پر محمول کی جائیگی یعنی یہ کہیں گے کہ اسے صحیح واقعہ کا علم نہیں۔

نیز تکذیب یہ بھی ہے کہ انسان جس بات کی صداقت کا قائل ہے اور اس پر ایمان کا مدعی، لیکن اس کا عمل اس کے اس ایمان کی شہادت نہیں دیتا اس طرح کے دعویٰ ایمان کے متعلق سورۃ الماعون میں فرمایا۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝ؕ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝ۙ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ

الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝
وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ ۱۰۷/۱-۷

"دین کے ان دعویداروں کی حالت پر غور کیا جو عملاً دین کی تکذیب کر رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے معاشرہ میں کمزور و بے آسرا کو دھکے پڑتے ہیں۔ اور جن کے ہاں معذور و بیروزگار کی روزی کا کوئی انتظام نہیں سو ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو صلوٰۃ کی غرض و غایت سے بے خبر ہیں۔ یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر نوع انسان کو ان کی فیض رسانیوں سے محروم کر دیتے ہیں"۔ اس سے آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ قرآن کریم کی رو سے تکذیب دین کون کرتا ہے اور یہ بھی کہ خود ہمارا شمار کن لوگوں میں ہے۔

جن کے قول اور فعل میں ہم آہنگی نہیں وہ جھوٹے ہیں

اِذَا جَآءَكَ	اے رسولؐ تمہارے پاس جب وہ لوگ آتے ہیں
الْمُنٰفِقُوْنَ	جن کے قول اور فعل ہم آہنگ نہیں
قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ	تو کہتے ہیں کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ	اللہ کو اس بات کا علم ہے کہ تم اس کے رسول ہو
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ	لیکن اللہ یہ بات بتا دینا چاہتا ہے کہ
الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ۶۳/۱	یہ لوگ محض زبان سے یہ بات کہتے ہیں لہٰذا جھوٹے ہیں۔

منافقت میں مبتلا جھوٹے لوگ

اِنَّمَا يَفْتَرِى	منافقت میں مبتلا لوگ دوسروں کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں
الْكَذِبَ	لیکن جھوٹے وہ خود ہوتے ہیں

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ اصل وجہ یہ ہے کہ انہیں قوانین خداوندی پر دل سے یقین ہی
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ ۱۶/۱۰۵ نہیں ہوتا لہٰذا حقیقت میں جھوٹے یہی لوگ ہیں۔

کم علم لوگوں کی تکذیب

بَلْ كَذَّبُوْا	قرآنی حقائق کو جھٹلانے والے لوگوں کی دراصل
بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ	علمی استطاعت ایسی نہیں ہے کہ وہ ان حقائق کو سمجھ سکیں
وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ	اور نہ ابھی نظام خداوندی کے نتائج ہی ان کے سامنے آسکے ہیں
كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	بہر حال تاریخ کے مطالعہ سے تو دیکھا جاسکتا ہے کہ قبل ازیں
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ	جن اقوام نے اللہ کے نظام کی تکذیب کی تھی
عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ ۱۰/۳۹	ان ظالم اقوام کا انجام کیا ہوا ہے۔

وہ منافق قوم جو حامل کتاب ہونے کی دعویدار تو ہے لیکن عملاً اسکی تکذیب کرتی ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ	اللہ کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے ہر وہ
مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ	چیز جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے اللہ کا
الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ	دیا ہوا نظام حکومت ہر طرح کے نقائص واسقام سے پاک ہے
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○	اللہ کو ہر شے پر غلبہ حاصل ہے اور یہ غلبہ یکسر حکمت پر مبنی ہے

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اس نے اپنا رسولؐ بھیجا ایسی قوم کیطرف جو قبل ازیں وحی سے

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	نابلد تھی یہ رسولؐ ان کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
وَيُزَكِّيْهِمْ	اور ان کے ذریعہ سے انکی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ	وہ انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ حالانکہ یہ قوم اس سے قبل کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھی

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ بہر حال یہ رہنمائی بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے بھی ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اور یہ سب کچھ اللہ کے غلبہ اور حکمت کی بنا پر کیا گیا ہے یہ اللہ

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ کا فضل ہے جو اس کے قانون مشیت کی رو سے حاصل ہوتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اور اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ جو لوگ حامل کتاب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں

ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا لیکن کتاب اللہ کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ انکی مثال ایسی ہے جیسے گدھے پر کتابیں لاد دی گئی ہوں یہ مثال

بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ اس قوم کی ہے جو قوانین خداوندی کی صداقت کا زبان سے تو

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اقرار کرتی ہے لیکن عمل سے اس کی تکذیب کر دیتی ہے کتاب اللہ

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۵-۶۲/۱ کیساتھ ایسا سلوک کرنیوالی ظالم قوم کو کبھی رہنمائی نہیں مل سکتی۔

اللہ کے قوانین کی تکذیب کرنے والے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ جو لوگ نظام خداوندی کو قبول نہیں کرینگے اور اللہ کے قوانین کو جھٹلائیں گے

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ان کی زندگیاں مشکلوں اور مصیبتوں کی آگ میں جلتے

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۲/۳۹ گزریں گی اور وہ مستقلاً عذاب میں مبتلا رہیں گے، دنیا میں بھی اور

آخرت میں بھی۔

اللہ کے دین کی تکذیب کرنے والے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ دین کے ان دعویداروں کی حالت پر غور کیا

يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ جن کے عمل سے دین خداوندی کی تکذیب ہو رہی ہے یہ وہ

فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ لوگ ہیں جن کے معاشرہ میں کمزور اور بے آسرا کو دھکے پڑتے ہیں

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ اور جن کے ہاں معذور اور بیروزگار کی روزی کا کوئی انتظام نہیں

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ لہٰذا ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کیلئے جو صلوٰۃ کی حقیقت سے

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ بے خبر ہیں یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے مند لگا کر

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ ۱۰۷/۱-۷ ضرورت مندوں کو سامان زیست سے محروم کر دیتے ہیں۔

دوسروں کی روزی کا انتظام کرنے والی صلوٰۃ اور زبانی جمع خرچ کرنے والی صلوٰۃ

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ دیکھو ہر انسان اپنے اعمال کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے لہٰذا اصحابِ

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ یمن و سعادت اپنے اعمال صالحہ کے بدلے جنت میں ہوں گے

يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وہ مجرمین سے پوچھیں گے کہ

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ کونسی چیز تمہیں جہنم میں کھینچ لائی وہ کہیں گے

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ ہم مصلّین میں سے نہ تھے یعنی ہم نے نظام خداوندی قائم کر کے

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ معذوروں و بے روزگاروں کی روزی کا کوئی انتظام نہ کیا تھا

وَكُنَّا نَخُوْضُ اس سلسلہ میں ہم صرف باتیں بناتے رہے

مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ اسی طرح کے دوسرے باتیں بنانے والوں کے ساتھ

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ یوں ہم اللہ کے قانونِ مکافات کی تکذیب کرتے تھے

حَتّٰٓى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ۝ حتیٰ کہ یقینی نتائج ہمارے سامنے آگئے

فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ	اور نہ آئی ہمارے کام
شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ ۝۴۸ ۔ ۴۸/۷۴	کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت ۔

اللہ کی شہادت کہ قرآن کریم محفوظ طور پر نوعِ انسان کے حوالے کیا گیا

فَلَآ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ۝ۙ	بات وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو ہم ستاروں کے مدار
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ۝ۙ	اور منزلوں کی شہادت پیش کرتے ہیں اگر علم کی بارگاہ سے پوچھو
اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ۝ۙ	تو یہ بڑی عظیم شہادت ہے کہ یہ بلند پایہ قرآن
فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ ۝ۙ	ایک محفوظ کتاب کے اندر نوعِ انسان کے حوالے کیا گیا ہے
لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ ۝ؕ	اسکے حقائق سے وہی لوگ باخبر ہو سکتے ہیں جنہیں قلب و نگاہ کی پاکیزگی
تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝	نصیب ہو یہ رب العلمین کی طرف سے نازل ہوا ہے
اَفَبِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَنۡتُمۡ	تو کیا یہ لوگ حدیث کے نام پر افسانے اور داستانیں بیان کر
مُّدۡهِنُوۡنَ ۝ۙ	کے لوگوں کو ان کے صحیح مقام سے پھسلانا چاہتے ہیں
وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ	تاکہ اس سے ان کی روزی کا سلسلہ چلتا رہے
اَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ ۝ ۸۲ ۔ ۷۵/۵۶	اس طرح سے تکذیب کتاب کو اپنے لیے ذریعہ معاش بناتے ہیں۔

مذہبی پیشوا جان بوجھ کر اپنی باتوں کو اللہ کی کتاب کیساتھ بٹ دیتے ہیں

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا	مذہبی پیشواؤں کا ایسا گروہ بھی ہے
يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ	کہ وہ اپنی باتوں کو کتاب اللہ کے ساتھ اس طرح بٹ دیتے ہیں
لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ	کہ معلوم ہو کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ اللہ کی کتاب میں سے ہے
وَمَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ ۚ	حالانکہ وہ اللہ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	وہ پوری دیدہ دلیری سے اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر دیتے
وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ج	ہیں حالانکہ انکی خرافات کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	یہ لوگ اپنے جھوٹ کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ۳/۷۸	جانتے بوجھتے ہوئے۔

اللہ کے خلاف جھوٹ باندھنے والے فتویٰ باز

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ	اور دیکھو ایسا نہ کرو کہ بے دھڑک بیان کرتے رہو
اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ	ہر اس جھوٹی بات کو جو تمہاری زبانوں پر آجائے
هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ	اور حلال و حرام کے فتوے دیتے پھرو
لِتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط	دین کے نام پر خود ساختہ فتویٰ دینا اللہ کیخلاف افترا پردازی ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	اور جو لوگ اللہ کیخلاف جھوٹ باندھتے ہیں
لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ط ۱۶/۱۱۶	وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

اللہ پر جھوٹ باندھنے والے اہل طریقت

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان اہل طریقت کی حالت پر غور کیا جن کا دعویٰ ہے کہ انکی
يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط	ذات کی نشوونما ہو رہی ہے اور وہ روحانیت کی منزلیں طے کر رہے ہیں
بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ	حالانکہ انسانی ذات کی نشوونما صرف اس ضابطۂ خداوندی کی رو سے ہو
مَنْ يَّشَآءُ	سکتی ہے جسے اس نے اپنی مشیت کے مطابق بذریعہ وحی عطا کیا ہے
وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝	اس نظام حیات سے ہر کسی کی روحانی نشوونما ہو جاتی ہے اور کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم

اُنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ	نہیں ہوتا دیکھو کہ کس طرح اپنے مشرب و مسلک کو اللہ کی طرف
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ	منسوب کر کے یہ لوگ اللہ پر اتنا بڑا جھوٹ باندھتے ہیں اور اس
وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۵۰۔۴/۴۹	جھوٹ سے انکی ذات میں اور بھی ضعف و اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے

یہ جھوٹے لوگ اللہ کے متعلق ایسے تصورلت پیش کرتے ہیں جو انہیں خود اپنے لئے پسند نہیں

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ	یہ لوگ جو تصورات اللہ کے متعلق پیش کرتے ہیں
مَايَكْرَهُوْنَ	وہ اسقدر گھٹیا ہیں کہ خود اپنے لئے انہیں پسند نہیں
وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ	ان کی زبانوں پر ہر وقت جھوٹ رہتا ہے
اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ	یہ اپنے متبعین کو خوشگواریوں کی بشارت دیتے ہیں
لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ	حالانکہ یہ پستیوں کی آگ میں جلنے والے لوگ ہیں
وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝ ۱۶/۶۲	دوسروں سے پیچھے رہ جانے والے پسماندہ لوگ۔

خود ساختہ شریعت کو وحی کا درجہ دینے والے مفاد پرستوں کے پیچھے مت چلو

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ	دیکھو ان مفاد پرستوں کے پیچھے مت چلو جو ہمارے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	قوانین کی خلاف ورزی کر کے انکی تکذیب کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ	اور جنہیں اللہ کے قانونِ مکافات پر یقین ہی نہیں
وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ ۶/۱۵۰	اور اپنی خود ساختہ شریعت کو وحی خداوندی کا درجہ دیتے ہیں۔

ان لوگوں میں شامل نہ ہو جو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ — دیکھو مت شامل کرو اپنے آپ کو ان لوگوں میں جو
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ — قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے انکی تکذیب کرتے ہیں
فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ۱۰/۹۵ ورنہ تم بھی خسارہ میں رہنے والوں میں ہو گے۔

کتاب اللہ کی خلاف ورزی اور تکذیب کرنے والوں کا انجام

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ — جو لوگ قرآنی تعلیمات کی خلاف ورزی کر کے اس کی تکذیب کرتے
وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا — ہیں جسکے معنی ہیں کہ وہ تمام سابقہ رسولوں کی تعلیمات کی تکذیب
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ — کرتے ہیں ایسے لوگ بہت جلد دیکھ لیں گے کہ اس تکذیب وانکار کا
اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ — نتیجہ کیا ہوتا ہے ان کی گردنوں میں طرح طرح کی غلامیوں کے
وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ ۝ ۴۰/۷۰-۷۱ طوق پڑ جائیں گے اور وہ اپنے آپ کو مصیبتوں اور مشکلوں کی زنجیروں میں جکڑا ہوا پائیں گے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄

افتراء

مادہ : ف ر ی

اَلْاِفْتِرَاءَ کتر بیونت کر کے کچھ بنا دینا اَلْفَرِیُّ گھڑی ہوئی بناوٹی بات اِفْتَرٰی عَلٰی ۔ کسی کے خلاف بہتان تراشنا، کوئی بات خود وضع کر کے اسے کسی اور کی طرف منسوب کر دینا ۳/۹۴ مذہبی پیشوا عام طور پر یہی کچھ کرتے ہیں۔ وہ اپنے جی سے باتیں وضع کرتے ہیں اور انہیں شریعتِ خداوندی کہہ کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اسے اِفْتَرَاء عَلَی اللّٰہِ کہا جاتا ہے اور نبی کریمؐ کا نام لے کر جھوٹی حدیثیں آپؐ کی طرف منسوب کرنا اِفْتَرَاءعَلَیَ الرَّسُوْلِ کہلائے گا۔ اس طرح جھوٹے مدعیانِ نبوت بھی مفتری تھے۔ حضور خاتم النبیینؐ کے بعد تو ہر مدعیٔ نبوت مفتری ہو گا۔

o

اپنی جہالت آمیز رسموں کو اللہ سے منسوب کرنا اللہ پر افترا باندھنا ہے

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ	ان لوگوں کی جہالت آمیز رسموں کے کیا کہنے یہ اپنے مویشیوں اور
حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ	فصلوں میں سے کچھ حصہ الگ کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے کوئی
اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ	نہیں کھا سکتا بجز ان کے جنہیں ہم اپنے عقیدہ کے مطابق کھلانا
وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ	چاہیں اسی طرح بعض جانوروں کو کسی پیر کے نام پر معنون کر
ظُهُوْرُهَا	کے اس پر سواری اور بار برداری کو ناجائز قرار دیدیتے ہیں
وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ	اس طرح بعض جانوروں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتے

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا | بلکہ ان کا نام لیتے ہیں جن کے نام پر انہیں بطور نذر نیاز دیا جاتا ہے
افْتِرَآءً عَلَيْهِ ط | اور یہ سب کچھ وہ مذہب کے نام پر کرتے ہیں جو اللہ پر افتراء باندھنا ہے
سَيَجْزِيْهِمْ | بہر حال ان توہم پرستیوں کے نتائج بہت جلد ان کے سامنے آجائینگے
بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ۶/۱۳۸ | اللہ کے نام پر جھوٹ اور جہالت پھیلانے کا دور اب جانے والا ہے

اپنی طرف سے حلال و حرام کے فتوے دے کر اللہ پر افتراء باندھنے والے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ | ان لوگوں سے پوچھو کہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ | اللہ نے جو تمہارے لئے سامان زیست پیدا کیا ہے اسے تم خود ہی
فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ط | اپنے اعتقادات کے مطابق حلال و حرام ٹھہراتے رہتے ہو کہو کیا
قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ | اللہ نے تمہیں حلال و حرام کے فتوے دینے کی اجازت دے رکھی ہے
اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ | یا تم اپنے فیصلوں کو شریعت کا نام دے کر اللہ پر افتراء باندھتے ہو
وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ | ان لوگوں کی جرات وبیباکی کا یہ عالم ہے کہ خود ہی کچھ فیصلے کر لیتے ہیں
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ | اور اپنے اس جھوٹ کو دین کے نام سے اللہ کیطرف منسوب کر دیتے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط ۱۰/۵۹-۶۰ | ہیں ان کا کیا گمان ہے کہ قیامت کے روز اُن سے کیا معاملہ ہو گا؟

استحصالی طبقہ اپنے مفادات کیلئے شریعت وضع کرتا ہے اور اللہ سے منسوب کر دیتا ہے

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ | دیکھو تمہیں جس قدر بھی نعمتیں اور صلاحیتیں نصیب ہیں
فَمِنَ اللّٰهِ | وہ سب اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہیں چنانچہ
ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ | جب ان میں سے کوئی سہولت چھنتی ہے اور تمہیں نقصان پہنچتا ہے
فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ۝ | تو تمہاری مانگوں کا رخ اللہ ہی کی طرف ہوتا ہے

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ — پھر جب وہ مصیبت تم سے دور کر دی جاتی ہے تو تمہاری
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ — سوسائٹی کا ایک گروہ (جمہور نہیں بلکہ ایک مخصوص گروہ یا طبقہ) اللہ
بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ — کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنے لگتا ہے
لِيَكْفُرُوْا — تاکہ جو کچھ اللہ کے قوانین کی رو سے ملا ہے اسے دبا کر اور چھپا کر
بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ط — رکھیں عام نہ ہونے دیں اور یوں اللہ کی بخشائشوں کی ناشکری
فَتَمَتَّعُوْا — کریں بہر حال یہ لوگ کچھ وقت کے لئے مزے لوٹ لیں لیکن
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ — بہت جلد ان کی اس روش کا نتیجہ ان کے سامنے آجائے گا یہ لوگ
وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ — اس مال میں سے کچھ حصہ ایسی ہستیوں کے نام پر بطور نذر نیاز دیتے ہیں
نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ط — جنکی حقیقت کا ان کو علم نہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں کہ باقی سب حلال ہو گیا
تَاللّٰهِ لَتُسْئَلُنَّ — ان سے اللہ کی سند طلب کی جائیگی ان خود ساختہ اعتقادات سے متعلق
عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ ۱۶/۵۳-۵۶ جنہیں وہ اللہ کی طرف منسوب کر کے اس پر افتراء باندھتے رہے

خود ساختہ قوانین کو اللہ کے قوانین کیساتھ شامل کرنیوالے اللہ پر افتراء باندھتے ہیں

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ — جو لوگ اپنے خود ساختہ قوانین کو اللہ کے قوانین کیساتھ شامل کر لیتے
فَقَدِ افْتَرٰٓى — ہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں
اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ ۴/۴۸ — جس سے انکے ثبات واستحکام کی صلاحیتیں مضمحل و کمزور ہو جاتی ہے

مفاد پرستوں کی کوشش کہ نبی کریمؐ ان کی پسند کی شریعت گھڑیں

وَاِنْ كَادُوْا — اے رسولؐ مفاد پرست قوتوں نے اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں

لَیَفۡتِنُوۡنَكَ عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ　رکھی کہ تمہیں فتنہ میں ڈال کر اس وحی سے پھیر دیں جو ہم نے تمہاری
لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَهٗ ۖۗ　طرف نازل کی ہے اور تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے انکی پسند کی
وَاِذًا لَّا تَّخَذُوۡكَ خَلِیۡلًا ۝ ۱۷/۷۳　باتیں گھڑو اگر تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے۔

اگر نبی کریمؐ اپنی کسی بات کو اللہ سے منسوب کرتے تو ان کی گرفت ہوتی

تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝　یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے اگر
وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ ۝ۙ　یہ رسولؐ اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر ہماری طرف منسوب کرتا
لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡیَمِیۡنِ ۝ۙ　تو ہم پوری قوت سے اس کی گرفت کرتے
ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِیۡنَ ۝ۖ ۶۹/۴۴-۴۶　اور اسکے ثبات واستحکام کی قوتوں کو بے کار کر کے رکھ دیتے۔

جھوٹ اور بناوٹی عقیدوں کا انجام

وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا مَا حَوۡلَكُمۡ　تم اپنے ارد گرد کے علاقوں پر نظر ڈالو اور دیکھو کہ کتنی ہی
مِّنَ الۡقُرٰی　بستیاں تھیں جن کے لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہو گئے
وَصَرَّفۡنَا الۡاٰیٰتِ　ہم بار بار ان تاریخی یادداشتوں کو اس لئے دہراتے ہیں
لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ۝　تا کہ لوگ صحیح راستہ کی طرف رجوع کریں غور کرو
فَلَوۡلَا نَصَرَهُمُ الَّذِیۡنَ　کہ ان لوگوں کو تباہ ہونے سے ان ہستیوں نے کیوں نہ بچایا
اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ　جنہیں انہوں نے اللہ جیسا بلند درجہ دے رکھا تھا
قُرۡبَانًا اٰلِهَةً ؕ　اس خیال سے کہ وہ انہیں اللہ کا مقرب بنا دینگے
بَلۡ ضَلُّوۡا عَنۡهُمۡ ۚ　لیکن جب تباہی آئی تو وہ ہستیاں کہیں دکھائی ہی نہ دیں

وَذٰلِكَ اِفۡكُهُمۡ — یہ تھا ان کے جھوٹ اور انکے مادوٹی عقیدوں کا انجام

وَمَا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ۝ ۲۸۔۲۷/۴۶ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

ظہورِ نتائج کے وقت لوگوں کے خود ساختہ نظریات و مسالک گم ہو جائینگے

وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ — ظہورِ نتائج کے وقت لوگوں کو پکارا جائے گا اور کہا جائے گا کہاں ہیں

اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ — تمہارے وہ مذہبی پیشوا اور رہنما جنہیں تم نے اللہ کا شریک ٹھہرا رکھا تھا

الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ۝ — اور جن کا تمہیں اس قدر گمان اور زعم تھا

وَنَزَعۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا — ہم ہر گروہ میں سے ان کے سرغنوں کو باہر نکال لائیں گے اور

فَقُلۡنَا هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ — ان سے کہیں گے کہ تم اپنے مسلک کی تائید میں دلائل پیش کرو

فَعَلِمُوۡۤا اَنَّ الۡحَقَّ لِلّٰهِ — اس وقت انہیں معلوم ہوگا کہ حق و صداقت پر صرف اللہ کا نظام اور

وَضَلَّ عَنۡهُمۡ — قانون ہی تھا اور گم ہو جائینگے انکے تمام باطل نظریات و مسالک

مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ۝ ۷۵۔۲۸/۷۴ جو انہوں نے خود گھڑ رکھے تھے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

اِبْتِلَاءٌ

مادہ : ب ل و

نمود ذات کے مواقع اور جانچ

اس لفظ کے بنیادی معنی حالات کا معلوم کرنا یا اصل حقیقت کا ظاہر کرنا ہیں۔ بَلَاءٌ کے معنی ہیں مشکلات و مصائب کے وقت انسان کی حقیقی سیرت اور مضمر کیفیتوں کا ظاہر ہو جانا یا خوشحالی اور آسائش کے وقت انسان کی حقیقی سیرت کی نمود کے دو ہی مواقع ہوتے ہیں ناساعد حالات یا کامیابیوں اور کامرانیوں کا دور۔ انہی مواقع پر اس کی حقیقی ذات کا اظہار ہوتا ہے۔

دنیا میں حق و باطل کی کشمکش جاری ہے۔ اس کشمکش میں زندگی کے مختلف پہلو بدل بدل کر سامنے آتے رہتے ہیں۔ کبھی مشقتوں کے ہمت آزما پہلو اور کبھی خوشگواریوں کے سکوں افزا پہلو۔ اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان خود دیکھ لے پرکھ لے کہ اس کی صلاحیتیں کس قدر نشو نما پا چکی ہیں۔ کیونکہ وہ مصائب کا مقابلہ اسی حد تک کر سکے گا جس حد تک اس کی مضمر قوتیں بیدار ہو چکی ہوں گی ۔ یہ حوادث جن سے اس کا مقابلہ ہوتا ہے درحقیقت اس کی نمود ذات کے مواقع ہوتے ہیں۔

اِبْتِلَاءٌ درحقیقت محاسبہ خویش کا نام ہے۔ اس محاسبہ کے بغیر افراد یا قوم اپنے متعلق مغالطہ میں رہ سکتے ہیں۔ وہ اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کا صحیح اندازہ ایسے مواقع پر ہی کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مواقع

افراد اور اقوام کی زندگی میں بڑے مفید ہوتے ہیں ۔ سورۂ بقرہ میں ہے۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ ۲/۱۲۴ "ابراہیمؑ کو جب اسکے رب نے مختلف قوانین و حوادث کے ذریعہ سے نمودِ ذات کے مواقع بہم پہنچائے"۔

یعنی جب قوانین خداوندی کے مطابق زندگی کے مختلف حوادث اس کے سامنے آئے تاکہ وہ اپنے متعلق اندازہ لگا سکے کہ اسکی صلاحیتیں کس قدر نشوونما پا چکی ہیں اور جس طرح ابراہیمؑ نے ان حوادث کا مقابلہ کیا اس سے واضح ہو گیا کہ ان کی صلاحیتیں تکمیل تک پہنچ چکی تھیں۔ ان کی پوری پوری نشوونما ہو چکی تھی۔ ۲/۱۲۴

یہ تصور صحیح نہیں ہے کہ اللہ انسان کی آزمائش کرتا ہے اللہ تو عالم الغیب ہے لہٰذا اسے کسی کو آزمانے کی ضرورت نہیں۔ یہ تو انسان کے لئے ہے کہ وہ خود اپنی صلاحیتوں کو آزمالے اور دیکھ لے کہ وہ کس حد تک نشوونما پا چکی ہیں اور اس طرح اپنے آپ کا اندازہ کرتا ہوا اپنی صلاحیتوں کی مزید نشوونما و بالیدگی کے لئے کوشش کرتا جائے۔

———— o ————

حضرت موسیٰؑ کے کئی کٹھالیوں سے گزر کر کندن بننے کی تفصیل

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ	(موسیٰؑ سے کہا گیا) نبوت کیلئے تمہاری تربیت کا کام
مَرَّةً اُخْرٰٓى ۙ	تمہاری پیدائش کیساتھ ہی شروع ہو گیا تھا
اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۙ	جب ہم نے تمہاری ماں کو کہلوایا کہ
اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ	وہ اپنے بچے کو صندوق میں رکھ دے
فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ	اور پھر صندوق کو دریا میں بہادے
فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ	دریا کی لہریں اسے کنارے پر لگادیں گی
يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ	جہاں اسے وہ شخص لے جائے گا جو میرے احکام و قوانین کا بھی

وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ	دشمن ہے اور خود اس بچے کا بھی دشمن (اسطرح اے موسیٰؑ تم فرعون کے
مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ	محلات میں جا پہنچے) اور ہم نے اپنی طرف سے تم پر محبت طاری کر دی
وَلِتُصْنَعَ	اور یہ تمام انتظام اسلئے کیا گیا تھا کہ تمہاری پرورش و تربیت ہماری زیر نگرانی
عَلٰي عَيْنِيْ	شاہی محلات میں ہو تاکہ تم امور مملکت وسیاست سے اچھی طرح واقف ہو جاؤ
اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ	فرعون کے گھر والوں کو تمہارے دودھ پلانے کے انتظام کی فکر ہوئی تب
فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي	تمہاری بہن وہاں پہنچ گئی اس نے کہا کیا میں تمہیں ایسی عورت کا
مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ	پتہ بتاؤں جو اس بچے کی پرورش اچھی طرح کرے ؟
فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ	اس طرح ہم نے پھر تمہیں تمہاری ماں کی گود میں پہنچا دیا
كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ	تاکہ اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو
وَقَتَلْتَ نَفْسًا	(اس کے بعد تو بڑا ہوا) اور تجھ سے ایک آدمی کا قتل ہو گیا
فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ	لیکن ہم نے تمہیں اس معاملہ کی پریشانی سے نجات دلائی
وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڛ	پھر تمہیں کئی کٹھالیوں سے گزارا گیا تاکہ تم کندن بنتے چلے جاؤ
فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ	پھر تم کئی برس تک مدین والوں میں چرواہا بن کر رہے
ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي	اسطرح اے موسیٰؑ ہم نے تمہیں مختلف مراحل سے گزارا
قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝	تاکہ تم ہمارے پیمانے پر پورا اترو اور ہمارے خاص کام
وَاصْطَنَعْتُكَ	کے قابل ہو جاؤ (یہ نہیں کہ تم بکریاں چراتے چراتے اتفاق سے آگ
لِنَفْسِيْ ۝ ۲۰/۳۷۔۴۱	لینے نکلے اور ہم نے تمہارے سر پر تاج نبوت رکھ دیا ہو)۔

ابراہیمؑ کی نمود ذات کے مواقع

وَاِذِابۡتَلٰۤی اِبۡرٰھٖمَ	ابراہیمؑ کو کتنے ہی صبر آزما اور جانگسل مراحل سے گزرنا پڑا تھا
رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ	قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں لیکن یہ تمام مراحل
فَاَتَمَّهُنَّ ؕ	اسکی نمودِ ذات کے مواقع بن گئے وہ ان سب میں پورا اتر گیا

قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ لہٰذا نوع انسان کی امامت (لیڈر شپ) کا مستحق قرار دیا گیا

قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ	اس نے پوچھا کیا لیڈر شپ میری اولاد میں بھی منتقل ہوتی رہے گی

قَالَ لَایَنَالُ عَهۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ○ ۲/۱۲۴ کہا گیا، ظالمین کے لئے ایسا کوئی وعدہ نہیں ہے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کی راہ میں پیش آنیوالی مشکلات سے افراد کی تربیت ذات ہوتی ہے

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ	کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ بغیر کسی مدافعت کے یونہی آسانی سے تم
اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ	جنتی معاشرہ قائم کر لو گے اور جنتی زندگی میں داخل ہو جاؤ گے
وَلَمَّا یَاۡتِکُمۡ مَّثَلُ	بغیر ان مراحل سے گزرے ہوئے ہی جن سے وہ لوگ گزرے
الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِکُمۡ	جنہوں نے اس سے پہلے اس انقلاب آفرینی کی کوشش کی تھی
مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ	مخالفین کی سختیاں اور سازشیں انہیں چاروں طرف سے گھیر لیتیں
وَزُلۡزِلُوۡا	اور ان کی شدت سے ان کے دل دہل جاتے

حَتّٰی یَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ حتیٰ کہ وہ اور ان کا رسول پکار اٹھتے کہ

مَتٰی نَصۡرُ اللّٰهِ ؕ	بار الٰہی ہماری کوششوں کی بار آوری کا وقت کب آئیگا ایسے
اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ	ایسے ہمت شکن اور صبر آزما مراحل کے بعد کہیں جا کر انکی کوششیں
اللّٰهِ قَرِیۡبٌ ۲/۲۱۴	کامیاب ہوتیں اور تائید ایزدی انکی سعی و عمل کو ثمر بار کرتی

بُرے اور اچھے حالات کی کٹھالیاں انسانی ذات کی نمود کے لئے ہیں

وَنَبۡلُوۡكُمۡ	تمہاری مضمر صلاحیتوں کی نمود کے لئے تمہیں بُرے حالات
بِالشَّرِّ وَالۡخَيۡرِ فِتۡنَةً ؕ	اور اچھے حالات کی کٹھالیوں سے گزارا جاتا ہے اور تمہاری
وَاِلَيۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ۝ ۲۱/۳۵	ہر نقل و حرکت کا رخ ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہے

قیامِ نظامِ خدلوندی کی جدوجہد کی کٹھالیاں جن سے افرلو معاشرہ کندن بن کر نکلتے ہیں

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ	دیکھو قیام نظام خداوندی کی جدوجہد کوئی پھولوں کی سیج نہیں اس
فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	راہ میں جان تک دینی پڑ جاتی ہے لیکن جو اس جدوجہد میں جان
اَمۡوَاتٌ ؕ	دیتاہے وہ مرتا نہیں اسے مردہ مت کہو
بَلۡ اَحۡيَآءٌ	وہ تو حیات جاوداں سے بہرہ یاب ہوتا ہے
وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ۝	مگر تم اس کی زندگی کا شعوری سطح پر ادراک نہیں کر سکتے اس
وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَىۡءٍ	جدوجہد میں بیشتر مواقع ایسے آئینگے جن سے تم اپنی صلاحیتوں کو جانچ سکو گے
مِّنَ الۡخَـوۡفِ	اس میں کہیں جنگ و قتال اور دیگر خطرات کا اندیشہ ہوگا
وَالۡجُـوۡعِ	کہیں سامان خورد و نوش کی کمی ہوگی
وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ	کہیں مال و جان کا نقصان ہوگا
وَالثَّمَرٰتِ ؕ	کہیں کھیت اور باغ اجڑیں گے
وَبَشِّرِ	لیکن آخر الامر فتح و کامرانی کی خوشخبریاں ان کے لئے ہوں گی
الصّٰبِرِيۡنَ ۝ۙ	جو اس جدوجہد میں ثابت قدم رہیں گے اور مصائب اور
الَّذِيۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ	مشکلات کے ہجوم میں انکی نگاہیں اس نقطہ سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہیں

مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا اِنَّا لِلّٰهِ | ہٹیں گی کہ انکی زندگی کا مقصد تو قیام نظام خداوندی ہے وہ کہیں گے
وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ | یہی ہمارا مقصود و منتہٰی ہے اور ہم ہر حال میں اسکی طرف رجوع کرینگے
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ | یہی وہ انقلابی جماعت ہے جو اپنے پروردگار کے نزدیک مستحق
صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ | ہزار تبریک و تہنیت ہے انہیں اس کے قانون کی تائید حاصل ہے
وَرَحْمَةٌ | اور انہی کیلئے سامان نشوونما کی فراوانیاں اور الطاف و کرم کی
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ ۱۵۷۔۲/۱۵۴ بارشیں ہیں اور انکا اپنی منزل مقصود پر پہنچ جانا یقینی ہے۔

بہترین سامان زیست جو باقی رہنے والا ہے

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا | اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو اس سامان آرائش و آسائش کی طرف
مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ | جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھا ہے
زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا | یہ محض دنیاوی زندگی کی شان و شوکت ہے اور ایک کٹھالی ہے
لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ | جس میں ان لوگوں کو ڈالا گیا ہے بہترین اور خوشگوارترین
وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ | سامانِ زیست تو وہ ہے جو نظام خداوندی کی رو سے ملتا ہے اور یہی
وَّاَبْقٰى ۝ ۲۰/۱۳۱ | سامانِ زیست ہے جو باقی رہنے والا اور آخرت تک ساتھ جانیوالا ہے۔

محض زبانی دعوئ ایمان کی کوئی وقعت نہیں خود فریبی میں مبتلا نہ رہو

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا | لوگوں نے کیا یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا محض
اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا | اتنا کہہ دینے پر کہ وہ اللہ اور اسکے قوانین پر ایمان لے آئے ہیں
وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ | اور ان کے اس ایمان کو آزمائش کی کٹھالیوں سے گزارا نہیں

وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	جائے گا جسطرح قبل ازیں ایمان کے دعویداروں کو ان کٹھالیوں سے
فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ	گزرنا گیا ان کٹھالیوں میں سے گزرنے کے بعد یہ حقیقت نکھر کر سامنے
الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا	آجائیگی کہ ان میں سے کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے اور کون
وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ ○	یونہی زبان سے دعویٰ کرتا اور عمل میں پورا نہیں اترتا جو لوگ
اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ	دعویٰ ایمان کے باوجود معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں کیا
اَنۡ يَّسۡبِقُوۡنَا ؕ	وہ اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ انکا زبانی دعویٰ ایمان انہیں بچالیگا
سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ○ ۲۹/۴-۴	یاد رکھو جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں وہ بری طرح خود فریبی میں مبتلا ہیں

اقوام کے زوال کی حقیقی وجوہات

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ	انسان کی غلط نگہی کا یہ حال ہے کہ اسے جب اسکے
اِذَا مَا ابۡتَلٰهُ رَبُّهٗ	پروردگار کی جانب سے نمودِ ذات کے مواقع مہیا کیے جاتے ہیں اور اسکی
فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ	زندگی خوشگوار پہلو بدلتی ہے تو حقیقتِ حال پر غور کرنے کے بجائے
فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ ؕ	کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے چھپر پھاڑ کے عزتوں اور نعمتوں سے
وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰهُ	نواز دیا اور جب نمودِ ذات کے مواقع ضائع کر دینے اور کفران
فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ ۙ	نعمت کی وجہ سے اس پر رزق کی تنگی آجاتی ہے تو حقیقت حال پر
فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ ○ۚ	غور نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ اللہ نے مجھے خواہ مخواہ بلا سبب
كَلَّا بَلْ	ذلیل و خوار کر دیا حالانکہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ تمہارے زوال کی وجہ یہ
لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡيَتِيۡمَ ○ۙ	ہے کہ تم نے ایسا معاشرہ قائم نہیں کیا جس میں کمزور اور بے آسرا کو بھی
وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ○ۙ	عزت ملتی اور معذور اور بے روزگار کے لئے سامان زیست کا معقول
وَتَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ	انتظام ہوتا تم مال و دولت کو اپنی میراث سمجھ کر سمیٹتے رہے اور ایسی

اَكۡلًا لَّمًّاۙ تدبیریں کرتے رہے کہ دوسروں کا مال بھی سمٹ کر تمہاری طرف
وَّتُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّاؕ ۸۹/۱۵-۲۰ کھینچا چلا آئے مال کی محبت میں تم بری طرح گرفتار تھے (یہ وجہ ہے تمہارے زوال کی)۔

انسان کو عمل کی آزادی دی تاکہ جانچ ہو سکے کہ کون حسن و توازن کی زندگی بسر کرتا ہے

وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اللہ نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو گوناگوں عناصر سے ترکیب
فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ دے کر مختلف ادوار اور منازل سے گزارا تا آنکہ وہ اس قابل ہو
وَّكَانَ عَرۡشُهٗ عَلَى الۡمَآءِ گئے کہ ان میں ذی حیات کی نشوونما ہو سکے اس نے زندگی کی بنیاد
لِيَبۡلُوَكُمۡ پانی پر کر رکھی اور انسان کو عمل کی آزادی دی تاکہ جانچ ہو سکے
اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ ۱۱/۷ تم میں کون حسن و توازن کی زندگی بسر کرتا ہے۔

قیامت کے روز اعمال انسانی کی جانچ کا معیار اور میزان

هُنَالِكَ تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ قیامت کے روز ہر انسان خود جانچ لے گا ان اعمال کو
مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ جو اس نے آگے بھیج رکھے ہیں
وَرُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ اور تمام اعمال اللہ کے قانون مکافات کی طرف لوٹائے جائینگے
مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ وہی اس میزان کا حقیقی مالک ہے
وَضَلَّ عَنۡهُمۡ لوگ جو کچھ اپنے خود ساختہ تصورات کے مطابق کرتے تھے
مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۱۰/۳۰ وہ سب رائیگاں چلا جائے گا۔

قیامت کے روز انسانی اعمال کے مخفی نتائج بے نقاب ہو کر سامنے آجائینگے

يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُۙ قیامت کے روز انسانی اعمال کے مخفی نتائج بے نقاب ہو کر سامنے

فَمَالَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ ۱۰۔۸۶/۹

آجائینگے اور کوئی قوت ایسی نہیں ہو گی جو ان نتائج کو ظاہر ہونے سے روک سکے اور نہ کوئی ایسا مددگار ہو گا جو انسان کو ان نتائج کی تباہیوں سے بچا سکے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

صَبْرٌ

مادہ : ص ب ر

صَبْرٌ کے معنی ہیں کسی مطلوبہ شے کے حصول کے لئے برابر مصروف کار رہنا ۔ اس کے بنیادی معنوں میں استقامت ، ثابت قدمی اور مسلسل جدوجہد اور کوشش شامل ہیں۔ جو بادل جم کر ایک ہی جگہ کھڑا رہے اسے اَلصَّبِيْرُ کہتے ہیں۔ پہاڑ بھی اَلصَّبِيْرُ کہلاتا ہے۔ کشتی کو متوازن رکھنے کے لئے جو وزن اس میں رکھ دیا جاتا ہے اسے اَلصَّابُوْرَةُ کہتے ہیں۔ ان تصریحات سے صَبْرٌ کا صحیح مفہوم سامنے آجاتا ہے۔ سورہ آل عمران میں صابرین کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ط ۳/۱۴۶

''انہیں اللہ کی راہ میں جس قدر بھی مشکلات کا سامنا ہوا ان سے وہ نہ تو ست گام ہوئے نہ ان میں کمزوری آئی اور نہ وہ مغلوب ہی ہوئے۔

ایسے ہی صابرین کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر وہ بیس ہوئے تو دو سو مخالفین پر غالب آجائینگے ۸/۶۵ یہی وہ صبر ہے جس سے تقویت حاصل کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۲/۱۵۳ اور انہی کے متعلق کہا گیا ہے کہ اللہ کی نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ لوگ اپنے نصب العین کے حصول کے لئے استقامت اور ثابت قدمی سے کام لیتے ہیں اور مشکلات کا مقابلہ جم کر کرتے ہیں اور مسلسل ایسا کرتے رہتے ہیں۔

بعض اوقات انسان مخالفین کے اشتعال دلانے پر اعتدال کا دامن چھوڑ دیتا ہے یہ بھی بے صبری

کی دلیل ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر اس کے پروگرام کے نتیجہ خیز ہونے میں تاخیر ہو جاتی ہے تو وہ اس سے جھلا اٹھتا ہے اور جلد بازی پر اتر آتا ہے یہ بھی صبر کے خلاف ہے۔ صابر وہ ہے جو نہایت ہمت، استقلال، ثابت قدمی اور حوصلہ سے مخالفت کا مقابلہ کرے۔ کبھی جی نہ ہارے مایوس نہ ہو۔ جلد بازی نہ کرے، جذبات میں اشتعال پیدا نہ ہونے دے اور اپنی تگ و تاز میں برابر آگے بڑھتا چلا جائے۔ یہ ہے صبر کا قرآنی مفہوم۔ اس کے برعکس صبر کے جو معنی ہمارے ہاں مروج ہیں وہ بالکل اس کی ضد ہیں ہمارے ہاں صبر کے معنی یہ ہیں کہ انسان بے کس اور بے بس، مجبور بن کر بیٹھا رہے اور زبردست اور ظالم کے ظلم و زیادتی کو آنسو بہا بہا کر خاموشی سے جھیلتا چلا جائے۔ چنانچہ ہم اپنی انتہائی بے چارگی میں کہتے ہیں کہ ہم صبر کے سوا کیا کر سکتے ہیں۔ یا صبر کے سوا چارہ ہی کیا ہے یعنی صبر انتہائی بے چارگی کا نام ہے۔ بے دست و پا ہو کر بیٹھ جانا اور کچھ نہ کرنا حتیٰ کہ زبان سے گلہ شکوہ تک نہ کرنا۔ اسے صبر کہا جاتا ہے۔ غور فرمایئے کہ نگاہوں کا زاویہ بدل جائے تو الفاظ کا مفہوم کیا سے کیا ہو جاتا ہے۔

o

صبر اور صلوٰۃ سے مدد حاصل کرنے کا مفہوم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے اہلِ ایمان، قیامِ نظامِ خداوندی کی راہ میں تمہیں بڑی مشکلات کا
اسْتَعِیْنُوْا	سامنا ہوگا ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے دو باتوں کا خیال
بِالصَّبْرِ	رکھو ایک تو یہ کہ کچھ بھی کیوں نہ ہو، صبر و استقامت کو ہاتھ سے نہ
وَالصَّلٰوۃِ ط	جانے دو اور دوسرے یہ کہ مخالفین خواہ کوئی راہ کیوں نہ اختیار کریں تم اللہ
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ 2/153	کی راہ پر قائم رہو بلاشبہ صبر و استقامت پر قائم لوگوں کو اللہ کے قانون کی
	مدد حاصل ہو جاتی ہے

صبر و استقامت کے نتیجہ میں اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا	اے اہل ایمان
اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا	جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا	اور قوانینِ خداوندی کو شدّت کے ساتھ اپنے سامنے رکھو
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ	یہ کرو گے تو تمہیں کامیابی نصیب ہو گی
وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اور نظامِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرو
وَلَا تَنَازَعُوْا	اپنے اندر ڈسپلن رکھو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے
فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ	اندر کمزوری پیدا ہو جائیگی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی لہٰذا تم
وَاصْبِرُوْا ؕ	ہمیشہ ثابت قدم رہو اور ہر معاملہ میں صبر و استقامت سے کام لو
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ ۸/۴۵-۴۶	اللہ کی تائید و نصرت ان کیساتھ ہوتی ہے جو صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں

صبر واستقامت سے کام لینے والے حسن کار لوگوں کی محنت کو اللہ رائیگاں نہیں جانے دیتا

اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ	بلاشبہ جو کوئی اللہ کے قوانین کی پیروی کرتا ہے
وَیَصْبِرْ	اور صبر و استقامت سے اس راہ پر قائم رہتا ہے
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ	تو اللہ کا قانونِ مکافات محنت رائیگاں نہیں جانے دیتا
الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ۱۲/۹۰	اسطرح کے حسین و متوازن زندگی بسر کرنے والے لوگوں کی۔

اہل ایمان قیام نظام خداوندی کی راہ میں آنیوالی مشکلات کا مقابلہ نہایت ہمت سے کرتے ہیں

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ	اہل ایمان کے سامنے جب قوانینِ خداوندی پیش کئے جاتے ہیں

وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ — تو انکی خلاف ورزی کے نتائج کے تصور سے انکے دل کانپ اٹھتے ہیں
وَالصّٰبِرِيۡنَ عَلٰى — پھر نہایت ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کرتے ہیں ان تمام دشواریوں کا
مَآ اَصَابَهُمۡ — جو انہیں ان قوانین پر چلنے کی راہ میں پیش آتی ہیں
وَالۡمُقِيۡمِى الصَّلٰوةِ ۙ — اور اس طرح وہ نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں اور ہمارے
وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝ ۲۲/۳۵ — دیئے ہوئے رزق کو نوعِ انسان کے لئے عام کر دیتے ہیں

قیام نظام خدلوندی کے سلسلہ میں صبر و استقامت کا نتیجہ جو وہم و گمان میں بھی نہیں

قُلۡ يٰعِبَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا — میرے ان بندوں سے کہو جنھوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ — کہ وہ اللہ کے قوانین کی پوری پوری پیروی کریں
لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا — جو لوگ اپنی دنیاوی زندگی اور معاشرہ کو حسین و متوازن بنا لیتے ہیں
حَسَنَةٌ ؕ — ان کی اُخروی زندگی بھی حسین و متوازن ہو جاتی ہے لہٰذا اللہ
وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ — کی زمین وسیع ہے دنیا کے جس خطہ میں بھی حالات سازگار پاؤ
اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوۡنَ — وہاں جاکر اللہ کا نظام قائم کرو اور یاد رکھو کہ اس کام میں تمہارے صبر و
اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝ ۳۹/۱۰ — استقامت کا نتیجہ ایسے انداز سے نکلے گا جو کہ تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں۔

جن خوش بختوں پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے

اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا — جن لوگوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ
رَبُّنَا اللّٰهُ — ان کی پرورش اور نشوونما نظامِ خداوندی میں ہی ہو سکتی ہے

ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا	اور پھر اس اقرار و ایمان پر جم کر کھڑے ہو گئے
تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ	تو اللہ کی کائناتی قوتیں (ملائکہ) انکا ساتھ دیتی
الۡمَلٰٓئِكَةُ	اور ان کیلئے باعثِ تقویت رہتی ہیں
اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا	اور انکے دلوں کو ہر طرح کے خوف اور افسردگی سے بچاتی ہیں
وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ	اور انہیں اس جنتی معاشرہ کی بشارت دیتی ہیں
كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝ ۴۱/۳۰	جسکا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اللہ سے کئے ہوئے عہد کو حقیر حقیر مفادات کے عوض بیچ نہ ڈالنا

وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ	دیکھو قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اللہ سے کئے ہوئے عہد کو
ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ	حقیر حقیر مفادات کے عوض بیچ نہ ڈالنا
اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ	یاد رکھو نظامِ خداوندی سے ملنے والے مفادات ہی بہترین ہیں
اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝	اگر تم علم کی بارگاہ سے پوچھو جو کچھ
مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ	تم ذاتی مفاد کے لئے حاصل کرتے ہو وہ ختم ہو جانے والا ہے
وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ	اور جو کچھ نظامِ خداوندی کی رو سے ملے گا وہ باقی رہنے والا ہے
وَلَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا اَجۡرَهُمۡ	لیکن یہ ملے گا انہی کو جو اس نظام کے قیام میں ثابت قدم رہیں گے
بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۹۶-۱۶/۹۵	اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے والے کام کریں گے

قارونیت کے مقابلہ میں حقیقی خیر و برکت کا حامل مال و اسباب

فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ	استحصالی نظام کا نمائندہ قارون جب اپنی قوم پر رعب جمانے کے

فِیْ زِیْنَتِهٖ ؕ	لئے پورے کروفر اور شان و شوکت کے ساتھ باہر نکلتا
قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	تو وہ لوگ جن کے سامنے صرف مفادِ دنیا ہوتا کہتے
یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ	اے کاش جو کچھ قارون کو ملا ہے ہمیں بھی ایسا کچھ مل سکتا
اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝	یہ بڑا ہی خوش نصیب ہے لیکن جن لوگوں
وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	کو اللہ نے حقیقت کا علم دے رکھا تھا وہ ان سے کہتے افسوس ہے
وَیْلَكُمْ	تمہاری سمجھ پر (اسکی شان و شوکت تو دوسروں کے استحصال پر ہے)
ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ	حقیقی خیر و برکت کا موجب وہ مال و اسباب ہوتا ہے جو اللہ کے
لِّمَنْ اٰمَنَ	قانون کے مطابق ملتا ہے ان کو جو نظامِ خداوندی پر کامل یقین
وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ	رکھتے ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے معاشرہ کے بگڑے ہوئے
وَلَا یُلَقّٰهَآ	حالات سنوریں اور یہ توفیق انہیں حاصل ہوتی ہے جو
اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ ۸۰-۷۹/۲۸	صبر و استقامت سے قوانینِ خداوندی پر کاربند رہتے ہیں۔

انسانی ذات اور معاشرہ میں اگر حسن و توازن پیدا کر لیا جائے تو اسکی خرابیاں خود بخود دور ہو جاتی ہیں

اِنَّ الْحَسَنٰتِ	دیکھو انسانی ذات اور معاشرہ میں اگر حسن و توازن پیدا کر لیا جائے
یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ	تو اس کی ناہمواریاں اور خرابیاں خود بخود دور ہو جاتی ہے
ذٰلِكَ ذِكْرٰی	یہ محکم اصولِ حیات ہیں ان لوگوں کے لئے
لِلذّٰكِرِیْنَ ۝ۚ	جو قوانین خداوندی کو اپنے سامنے رکھنا چاہتے ہیں لہٰذا نہایت
وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ	صبر و استقامت سے اللہ کے دیئے ہوئے پروگرام پر عمل پیرا رہو
لَا یُضِیْعُ اَجْرَ	اور یقین رکھو کہ اللہ ان کی محنت رائیگاں نہیں جانے دیتا

الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۱۱۵-۱۱/۱۱۴ جو اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں۔

اقوام کی کمزوری کی وجہ عقل و فکر سے کام نہ لینا ہے

يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ	اے نبیؐ
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ	اپنے پروگرام کے ذریعے اپنی جماعت کی کمیوں اور کمزوریوں کو رفع
عَلَى الْقِتَالِ ط	کرتے رہو تاکہ یہ جہادِ زندگی میں مردانہ وار حصہ لینے کے قابل
اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ	ہو جائیں اس سے ان میں ایسی توانائی پیدا ہو جائیگی کہ اگر تم
صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ج	میں بیس افراد بھی ثابت قدمی دکھائینگے تو وہ مخالفین کے دو سو افراد
وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ	پر غالب آجائینگے اور اگر ایک سو ایسے جانباز ہوں گے تو وہ
يَّغْلِبُوْآ اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	نظامِ خداوندی کے ایک ہزار مخالفین پر غالب آجائیں گے
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ ۸/۶۵	اس لئے کہ وہ لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

اقوام کی امامت یا لیڈر شپ کا معیار

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً	ان میں ایسے لوگ بھی تھے جنہیں ہم نے دوسروں کی امامت یا لیڈر شپ عطا کی
يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا	تھی وہ انہیں ہمارے قانون کے مطابق زندگی کی صحیح راہ پر چلاتے
لَمَّا صَبَرُوْا ڟ	اور اس سلسلہ میں پیش آنیوالی مشکلات کا صبر و استقامت سے مقابلہ
وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا	کرتے کیونکہ انہیں ہمارے قوانین کی صداقت پر محکم یقین
يُوْقِنُوْنَ ○ ۳۲/۲۴	حاصل تھا۔

حصول جنت کے لئے جن مراحل (صبر و استقامت) سے گزرنا پڑتا ہے

اَمْ حَسِبْتُمْ	کیا تم اس خیالِ خام میں مگن ہو کہ تمہیں یونہی بیٹھے بٹھائے
اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ	کامرانیوں اور خوشگواریوں کی جنتی زندگی مل جائیگی حالانکہ
وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ	تمہیں اپنے کردار سے اللہ کے قانونِ مکافات کے سامنے ثبوت پیش کرنا ہوگا
جٰهَدُوْا مِنْكُمْ	کہ تم میں سے کون اس کے حصول کے لئے مسلسل جدوجہد کرتا ہے
وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ○ ۳/۱۴۲	اور کون ہے جو باطل کے ساتھ ٹکراؤ میں ثابت قدم رہتا ہے۔

بدلہ لینے میں صبر اور درگزر کی روش زیادہ بہتر ہے

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا	اگر تم بدلہ لو تو بس اسی قدر لو
بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ ط	جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو
وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ	اور اگر تم صبر اور درگذر سے کام لو
لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ○ ۱۶/۱۲۶	تو اس روش کا انجام زیادہ بہتر ہوگا۔

صبر و استقامت کے لئے دعا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا	پروردگار، ہمارے دلوں کو ہمت اور استقلال سے لبریز فرما
وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا	دیجئے اور ہمارے قدموں کو ثبات واستحکام عنایت فرمایئے
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ	اور ہمیں ان لوگوں پر غلبہ عطا فرمادیجئے
الْكٰفِرِيْنَ ○ط ۲/۲۵۰	جو نظامِ خداوندی کے دشمن ہیں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

امانت و خیانت

امانت۔ امین

مادہ : ا م ن

اَمَانَۃٌ ۔ وہ چیز جو کسی کے بھروسہ پر دیدی جائے۔ اَمِیْنٌ بے خوف ، مطمئن جسے قابل اعتماد سمجھا جائے جس پر بھروسہ کیا جاسکے اِئْتِمَانٌ کسی پر بھروسہ واعتماد کرنا، کسی کو امانت دار اور محافظ سمجھنا۔نَاقَۃٌ اَمُوْنٌ۔ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو قویٰ اور عادات کے اعتبار سے قابلِ اعتماد ہو جس کے متعلق یہ اطمینان ہو کہ وہ پیہم سفر سے کمزور نہیں ہو جائیگی اور راستے میں ٹھوکر کھاکر گر نہیں پڑے گی۔ بَلَدِالْاَمِیْنِ ۹۵/۳ جس شہر میں امن و حفاظت ہو۔

قرآن کریم میں یہ مادہ اعتماد اور بھروسہ کے معنوں میں متعدد مقامات میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً سورۂ بقرہ میں لین دین کے معاملات کے ضمن میں ہے۔ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ۲/۲۸۳ ”اگر تم میں سے ایک دوسرے پر اعتماد کرے“ سورۂ یوسف میں ہےلَا تَاْمَنَّا ۱۲/۱۱ ”تو ہمارااعتماد نہیں کرتا“ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا ۱۲/۱۷ ”اور تو ہماری بات کا اعتبار نہیں کرے گا“ ان تمام مقامات میں اَمْنٌ کالفظ اعتبار، بھروسہ اور یقین آنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

خیانت

مادہ : خ و ن

اَلْخَوْنُ کے بنیادی معنی ہیں کسی چیز کو کم کر دینا۔ خَوَّنَهُ اس کو کم کر دیا۔ فِیْ ظَهْرِهٖ خَوْنٌ اس کی کمر میں کمزوری ہے۔ نگاہ کی چند ھیاہٹ کو بھی خَوْنٌ کہتے ہیں۔ خَانَ۔ یَخُوْنُ۔ خَوْنًا سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جس کسی کو امانتدار سمجھا جائے اور وہ اپنی امانت اور عہد کا پاس نہ کرے اس کا نام خِیَانَةٌ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خِیَانَةٌ دراصل اعتماد اور بھروسہ کو ضائع کر دینے کا نام ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ خَانَ الدَّلْوَ الرِّشَاءُ۔ رسی نے ڈول سے وفا نہ کی اور درمیان میں ٹوٹ گئی جس کے سبب سے ڈول کنویں میں گر گیا۔ ہم رسی کی مضبوطی کے بھروسہ پر ڈول کو بھر کر کھینچتے ہیں۔ اگر رسی درمیان میں پہنچ کر ٹوٹ جائے تو یہ اس کی خِیَانَةٌ کہلاتی ہے۔ لہٰذا اَمَانَةٌ تو یہ ہے کہ انسان کسی طرف سے مطمئن ہو جائے اور اپنے اعتماد کو نہ کھوئے لیکن خِیَانَةٌ میں یہ اعتماد اور بھروسہ باقی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے قوانینِ خداوندی کے متعلق کہا ہے کہ وہ ایک ایسی مضبوط کڑی ہے کہ لَاانْفِصَامَ لَهَا ۲/۲۵۶ جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتی۔ ان قوانین پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ کبھی راستہ میں دغا نہیں دیتے۔ یہ درمیان میں پہنچ کر ٹوٹ نہیں جاتے۔

قرآن میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۲۲/۳۸ خَوَّانٌ ہر ایسے فرد کو کہہ سکتے ہیں جس پر اعتماد اور بھروسہ نہ کیا جا سکے اور وہ دشمن بھی جو تمہاری حالت میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرے نیز بڑا خائن۔ قرآنِ کریم نگاہ کی خیانت تک سے منع کرتا ہے ۴۰/۱۹

سورۃ بقرہ میں ہے۔ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۲/۱۸۷ اِخْتِیَانٌ سے مراد خیانت کا ارادہ کرنا یا تیاری کرنا ہے۔ لہٰذا دوسروں سے تو ایک طرف خود اپنی ذات سے بھی خیانت نہیں کرنی چاہئے۔

بلکہ خیانت کا خیال تک بھی دل میں نہیں لانا چاہئے۔ سب سے بڑا جرم خود اپنے آپ سے خیانت کرنا ہے۔ یعنی جن امور کو آپ صحیح اور سچا مانتے ہیں ان کے خلاف عمل کرنا۔ یہ انسانی خودی کی کمزوری کی دلیل بلکہ دوہری شخصیت کی علامت ہے۔ سورۃ انفال میں ہے تم نہ تو نظامِ خداوندی کے ساتھ کسی قسم کی خیانت کرو اور نہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہی خیانت کرو جو اس نظام کی طرف سے تمہارے سپرد کی جائیں۔ ۸/۲۷

سورۃ النساء میں ہے کہ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب اور اس کے قوانین سے خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے وکیل بن کر جھگڑنے نہ لگ جایا کرو ۴/۱۰۵

امورِ حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانتیں ہیں جو صرف اہل لوگوں کے سپرد کی جائیں

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا	دیکھو امورِ حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانتیں ہیں
الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھۡلِھَا ۙ	جو صرف ان کے سپرد کی جائیں جو اس کے اہل ہوں اور جن
وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ	کے سپرد یہ ذمہ داریاں ہو جائیں انہیں چاہئے کہ انسانوں
اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ	کے درمیان عدل وانصاف سے فرائضِ حکومت انجام دیں
اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ	یاد رکھو یہ بڑی اہم بات ہے جو تم سے کہی گئی ہے

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ۝ ۴/۵۸ اور تمہاری ہر بات کو اللہ سنتا اور ہر کام کو دیکھتا ہے۔

نظام خداوندی سے خیانت کرنیوالوں کے مال و اولاد ان کیلئے فتنہ بن جاتے ہیں

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَخُوۡنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ	تم نظامِ خداوندی سے ہرگز کسی قسم کی خیانت نہ کرنا

وَتَخُونُوٓا اَمٰنٰتِكُمْ اور نہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہی خیانت کرنا جو تمہارے سپرد کی
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ جائیں تمہیں معلوم ہے کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور اس بات
وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ کو بھی اچھی طرح سمجھ لو کہ اجتماعی مفاد کے مقابلہ میں اگر انفرادی
وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ مفاد میں الجھ گئے تو یہ مال واولاد تمہارے لئے فتنہ بن جائینگے
وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۲۸ ـ ۸/۲۷ اور یاد رکھو کہ اللہ کے نظام میں تمہارے لئے اجرِ عظیم ہے۔

امانتوں کی حفاظت کرنیوالے جنتی زندگی اور عزت واحترام کے مستحق ہو جاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ جو لوگ اپنی امانتوں کی حفاظت کرتے اور اپنے انفرادی
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وعدوں اور بین الاقوامی معاہدات کا پورا پورا پاس کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ اور جب زندگی کے کسی معاملہ میں شہادت دیتے ہیں تو حق وانصاف پر قائم
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ رہتے ہیں اور نظامِ خداوندی کی حفاظت کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ یہ لوگ دنیا وآخرت میں جنتی زندگی کے مستحق ہیں
مُّكْرَمُوْنَ ۝ ۳۵ ـ ۷۰/۳۲ جہاں انہیں عزت واحترام حاصل ہوگا۔

وہ جو قرآن کو اللہ کی کتاب مانتے ہوئے بھی اس پر عمل نہیں کرتے

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کی ہے
بِالْحَقِّ جو تعمیری اور مثبت قوانین پر مشتمل ہے
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ تاکہ تم انسانی امور کے فیصلے اس علم کے مطابق کرو
بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ جو اللہ نے تمہیں اس کتاب کے ذریعہ سے دیا ہے

وَلَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ	اور ایسا کبھی نہ کرو کہ اس کتاب کے ساتھ خیانت کرنے والوں
خَصِیۡمًا ۙ ۴/۱۰۵	کی طرف سے وکیل بن کر جھگڑنے کیلئے اٹھ کھڑے ہو۔

اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے جو اسکے قوانین کے ساتھ خیانت کرتے ہیں

اِنَّ اللّٰہَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیۡنَ	اللہ مدافعت کرتا ہے ان لوگوں کی
اٰمَنُوۡا ؕ	جو اسکے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ	اور اللہ ان لوگوں کو یقیناً ناپسند کرتا ہے جو اس
خَوَّانٍ کَفُوۡرٍ ۲۲/۳۸	کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انکی خیانت کرتے ہیں

اللہ کے قوانین سے خیانت کرنا اپنی ذات سے خیانت کرنا ہے

عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ	اللہ کو معلوم ہے کہ انسان کس طرح
تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ ۲/۱۸۷	اپنی ذات سے بھی خیانت کرتا ہے۔

جو لوگ اپنی ذات سے خیانت کرتے ہیں ان کی حمایت ہرگز نہ کیا کرو

وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِیۡنَ	ایسے لوگوں کی حمایت میں مت جھگڑنے لگا کرو
یَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ ؕ	جو اور تو اور خود اپنی ذات سے بھی خیانت کرتے ہیں
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ خَوَّانًا	اللہ ان خیانت کاروں کو پسند نہیں کرتا
اَثِیۡمًا ۚ ۴/۱۰۷	جو اپنی ذات میں ضعف اور اضمحلال پیدا کر لیتے ہیں۔

اللہ کا قانونِ مکافات نگاہ کی خیانتوں کو بھی جانتا ہے

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ — اللہ کا قانونِ مکافات نگاہ کی خیانتوں کو بھی جانتا ہے

وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ ۝ — اور دل میں گزرنے والے خیالات تک سے واقف ہے

وَاللّٰهُ يَقۡضِىۡ بِالۡحَقِّ ؕ ۴۰/۱۹-۲۰ اور اللہ ہر معاملہ کا فیصلہ ٹھیک حق کے مطابق کرتا ہے۔

معاہدوں کی خلاف ورزی کرنے والے خائن لوگوں کو اللہ پسند نہیں کرتا

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ — اگر تمہیں خطرہ ہو کہ جس قوم کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے

خِيَانَةً — وہ اس میں خیانت کرے گی اور اس کی پابند نہیں رہے گی تو تم

فَانۡۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ — انہیں اطلاع دیے بغیر یونہی معاہدہ مت توڑ ڈالا کرو بلکہ انہیں

عَلٰى سَوَآءٍ ؕ — اطلاع دے کر معاہدہ ختم کرو تاکہ دونوں مساوی سطح پر آجاؤ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ۝ ۸/۵۸ اور یاد رکھو کہ اللہ خائن لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا ہے۔

غیروں کے ساتھ خیانت کو جائز قرار دینے والا عقیدہ باطل پر مبنی ہے

وَمِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ — اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ

مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ — اگر ان کے پاس مال و دولت کا ڈھیر بھی بطور امانت رکھ دو

يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ ۚ — تو وہ تمہیں جوں کا توں واپس کر دیں گے

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ — اور ان میں ایسے لوگ بھی مل جائیں گے کہ

اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِيۡنَارٍ — تم اگر ان کے پاس ایک دینار بھی بطور امانت رکھ دو

لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ — تو وہ تمہیں واپس نہیں کریں گے

اِلَّا مَا دُمۡتَ عَلَيۡهِ قَآئِمًا ؕ — جب تک کہ اس کی وصولی کے لئے ان کے سر پر سوار نہ ہو جاؤ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا یہ اس لئے کہ ان کے دل میں یہ عقیدہ راسخ کر دیا گیا ہے کہ
لَیۡسَ عَلَیۡنَا فِی الۡاُمِّیّٖنَ سَبِیۡلٌ ۚ غیر اہل کتاب کے ساتھ جو جی میں آئے کرو اس پر مؤاخذہ نہیں ہے
وَیَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ یاد رکھو اللہ کے نام پر اس طرح کی باتیں کرنا اس پر جھوٹ
وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۳/۷۵ تھوپنا ہے اور یہ لوگ تو جان بوجھ کر یہ سب کچھ کرتے ہیں۔

خیانت کار لوگوں کی تدبیروں پر اللہ کامیابی کی راہیں نہیں کھولتا

قَالَتِ امۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ جب دوبارہ یوسفؑ کے مقدمہ کی تحقیقات کی گئی تو عزیز کی بیوی
الۡـٰٔنَ حَصۡحَصَ الۡحَقُّ ۫ بھی بول پڑی کہ اب جب کہ حقیقت کُھل کر سامنے آگئی ہے
اَنَا رَاوَدۡتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ تو میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے ہی یوسفؑ کو پھسلانا چاہا تھا
وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ۝ وہ بلاشبہ اپنے بیان میں سچا ہے
ذٰلِكَ لِیَعۡلَمَ یوسفؑ نے کہا میں نے اس مقدمہ کی از سر نو تحقیق اسلئے بھی
اَنِّیۡ لَمۡ اَخُنۡهُ بِالۡغَیۡبِ کرائی کہ میرے مربی و مہربان عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے درپردہ
وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِیۡ اسکی خیانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ کا قانونِ مکافات ان لوگوں کی
کَیۡدَ الۡخَآئِنِیۡنَ ۝ ۵۲-۱۲/۵۱ تدبیروں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا جو خیانت کرنے والے ہیں۔

دیگر اشیائے کائنات کے برعکس انسان اپنے فرائض کی ادائیگی میں خیانت کرتا ہے

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ ہم نے جن فرائض کی امانتیں سپرد کیں ان بڑے بڑے
عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ اجرامِ فلکی اور کرہ ارضی کے اور ان پہاڑوں وغیرہ کے تو انہوں
فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَهَا نے اس میں خیانت سے انکار کیا اور انکی بجا آوری میں ہمہ تن مصروف ہو گئے

وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا	وہ خیانت کے تصوّر تک سے ڈرتے ہیں لیکن انسان
وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط	کے ذمہ جو فرائض کئے گئے ہیں وہ ان میں خیانت کرتا ہے
اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا	حالانکہ وہ ایسا کر کے خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے
جَهُوْلًا ۙ	کتنی بڑی جہالت ہے یہ اس کی بہر حال انسان کو دی گئی
لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ	عمل کی آزادی سے سزا کے مستحق ٹھہرتے ہیں وہ عورتیں اور
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ	مرد جو قوانینِ خداوندی پر ایمان کے اقرار کے باوجود انکی خلاف ورزی
وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ	کرتے اور وہ عورتیں اور مرد جو اللہ کے قوانین کیساتھ دوسرے قوانین
وَيَتُوْبَ اللّٰهُ	شامل کرتے ہیں اور انعاماتِ خداوندی کا سحابِ کرم جھوم کر آتا ہے
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط	ان خواتین ومردوں کی طرف جو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا	انہیں نظامِ خداوندی کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
رَّحِيْمًا ۝ ۳۳/۷۲-۷۳	اور اس طرح ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی چلی جاتی ہے۔

****

خوف و حزن

مادہ : خ و ف

خَوُفٌ قرائن اور شواہد سے کسی آنے والے خطرہ یا نقصان کا اندیشہ کرنا کسی آنے والی پریشانی کا احساس کرنا۔ لہٰذا خوف خداوندی کے معنی اس احساس کے ہوں گے جو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے پیدا ہو۔ چنانچہ سورۃ نحل میں اشیائے کائنات یا ملائکہ کے متعلق ہے ۔

یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۩ ۱۶/۵۰

"کائناتی قوتیں یا ملائکہ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے ڈرتے ہیں لہٰذا وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں کہا جاتا ہے۔

لہٰذا اللہ کا خوف کسی مستبد حاکم کے خوف کے مرادف نہیں۔ اس خوف سے مفہوم ایسا ہی ہے جیسے ہم جلنے کے اندیشہ سے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتے۔ چنانچہ اَلْخَافَةُ اس چرمی جبہ کو کہتے ہیں جسے چھتے سے شہد نکالنے والا اوڑھ لیتا ہے تاکہ شہد کی مکھیوں سے محفوظ رہے ۔

مفاد پرست ابلیسی معاشرہ میں چونکہ افراد کو کسی طرح کا تحفظ حاصل نہیں ہوتا لہٰذا انہیں بیروزگاری، بیماری، معذوری اور بڑھاپے وغیرہ کے خوف اور دیگر بے شمار اندیشے لاحق رہتے ہیں اس کے برعکس نظام خداوندی میں انسان ہر طرح کے خوف اور اندیشوں سے محفوظ ہو جاتا ہے

کیونکہ یہ نظام افراد کو ہر طرح کا تحفظ مہیا کرتا ہے ۔

خوف وہ زہر ہلاہل ہے جس سے شرف انسانی تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ دنیا میں ایک انسان دوسرے انسان کے سامنے جھکتا ہی زندگی کے بے شمار خطرات اور خوفوں کی وجہ سے ہے۔ جو مفاد پرست ابلیسی معاشرہ ان پر مسلط کیئے رکھتا ہے۔ انسان کے لئے تحفظ خویش زندگی کا بنیادی تقاضا ہے اور جب انسان سمجھتا ہے کہ اس کی حفاظت خطرہ میں ہے تو اس کا یہ جبلی تقاضا بڑی شدت سے ابھرتا ہے اور اسے ہر جائز و ناجائز ذریعہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ پھر جب افراد معاشرہ کے مفادات مستقل طور پر خطرہ میں رہیں تو معاشرہ میں چھینا جھپٹی اور شر و فساد کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ للذا زندگی کی انتہائی کامیابی یہ ہے کہ معاشرہ میں ایسے حالات پیدا نہ ہوں جن سے انسان پر خوف و حزن طاری رہے ۔

قرآنی معاشرہ ایسے حالات پیدا کرتا ہے اور افراد کو ایسا تحفظ مہیا کر دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر طرح کے خوف سے مامون محسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔ ان کی تمام پریشانیاں دور کر دی جاتی ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم انسان کے اندر ایسا انقلاب پیدا کرتی ہے کہ وہ کسی سے خوف کھاتے ہی نہیں۔ یہ اس طرح ہوتا ہے کہ انسان زندگی کی بلند اقدار کو اس قدر اہمیت دینے لگ جاتا ہے کہ وہ ان کے تحفظ کے لئے طبعی زندگی کے ہر مفاد کو بطیب خاطر قربان کر دینے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتا ہے اور جب انسان کی یہ کیفیت ہو جائے تو پھر اسے کسی قسم کا خوف و حزن لاحق نہیں ہو سکتا۔ اسے خوف بس ایک ہی ہوتا ہے یعنی قوانین خدواندی کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں پہنچے والے نقصان کا احساس۔ اسی کو اللہ سے ڈرنا یا خوف خداوندی کہتے ہیں حالانکہ یہ اللہ سے ڈرنا نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے پہنچنے والے نقصانات اور خطرات سے بچنے کا احساس ہے اور اسی احساس سے انسان ان قوانین کی خلاف ورزی سے محترز رہتا ہے۔

حُزُنٌ

مادہ : ح ز ن

حُزُ نٌ ایک جامع لفظ ہے جو ہر اس غم و فکر اور پریشانی کے لئے بولا جاتا ہے جو انسان کو کسی وجہ سے لاحق ہو۔ اس میں معاشی پریشانی خاص طور پر شامل ہے۔ چنانچہ حَزَانَةُ الرَّجُلِ انسان کے وہ متعلقین ہیں جن کی تکلیف سے اسے پریشانی ہوتی ہو۔ اور وہ ان کے سامان زیست کا اہتمام کرے۔

خَوْفٌ اس پریشانی کو کہتے ہیں جو آنے والے خطرہ سے پیدا ہو اور حُزُنٌ کا استعمال اس پریشانی کے لئے ہوتا ہے جو پیش آچکے حادثہ سے ہو۔ کسی نقصان سے پہلے جو کیفیت ہوتی ہے وہ خَوْفٌ ہے اور اس نقصان یا حادثہ کے واقع ہو جانے کے بعد کی کیفیت کو حُزُنٌ کہتے ہیں۔

قصہ آدم میں ہے کہ جب انسان سے جنت کی زندگی چھن گئی تو اس کی بازیابی کے لئے اس سے کہا گیا کہ اگر تم وحی کے تابع زندگی بسر کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ۔

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۲/۳۸ "تم خوف اور حزن سے محفوظ رہو گے"

جنتی زندگی کی بنیادی خصوصیت یہ بتائی گئی کہ اس میں من جملہ دیگر اسباب اطمینان و آسائش کے سامان معاش کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ اس معاشرہ میں خوراک، لباس اور مکان وغیرہ جیسی بنیادی ضروریات کیلئے جگر پاش مشقت نہیں اٹھانی پڑیگی اور نہ کوئی اس سے محروم ہوگا ۲۰/۱۱۸۔۱۱۹ اس سے بھی حُزُنٌ کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔

لہذا جب قوم خوف، بھوک، حزن وغیرہ کی پریشانیوں میں مبتلا ہو تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اللہ کی طرف سے ملی ہوئی رہنمائی کا اتباع نہیں کر رہی۔ کیونکہ قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا لازمی اور حتمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان کی یہاں کی زندگی بھی مرفہ الحالی اور سرفرازی کی ہو اور

آخرت کی زندگی بھی کامیابی اور کامرانی کی ۔ نہ اسے دنیاوی زندگی کے معاملات میں کسی طرح کا خوف و حزن لاحق ہو اور نہ اُخروی زندگی کے متعلق کسی طرح کی بے اطمینانی و بے یقینی ہو ۔

قوموں پر پریشانیاں آنے کے اسباب

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا	قوموں پر خوف اور پریشانیاں کس طرح آتی ہیں اللہ اسے ایک مثال کے ذریعہ
قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً	سمجھاتا ہے ایک بستی تھی جسے خارجی خطرات سے امن اور داخلی کشمکش سے
يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ	اطمینان حاصل تھا اس کی طرف ہر سمت سے سامان رزق کھنچا چلا آتا تھا وہاں
فَكَفَرَتْ	خوشحالی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہاں کے بااثر لوگوں نے مال سمیٹنا اور
بِاَنْعُمِ اللّٰهِ	چھپانا شروع کر دیا اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتے ہوئے
فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ	اس کے نتیجہ میں لوگوں پر بھوک ننگ کا عذاب طاری ہو گیا
وَالْخَوْفِ	اور وہ طرح طرح کے خوفوں میں گھر گئے
بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ ١٦/١١٢	اور یہ سب کچھ ان کے اپنے کئے کا نتیجہ تھا۔

قرآن کریم کے نزول کا مقصد نظام خداوندی قائم کرنا تھا

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	یہ کتاب (قرآن) سابقہ کتب کی تعلیمات کو سچ کر کے دکھانے کے لیے بھیجی گئی
لِّسَانًا عَرَبِيًّا	ہے اس کتاب کو نہایت واضح عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے
لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ	تاکہ ظلم کی روش اختیار کیے ہوئے لوگوں کو انکے اعمال کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کیا
ظَلَمُوْا ۖ	جائے اور بشارت دی جائے ان لوگوں کو ان کے اعمال کے نتائج
وَبُشْرٰى	کی جو حسن و توازن کی زندگی بسر کرتے ہیں

لِلۡمُحۡسِنِيۡنَ ۚ دیکھو جن لوگوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ

اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ان کی پرورش و نشوونما اللہ کے نظام میں ہی ہو سکتی ہے

ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا پھر اس نظام کو استقامت سے قائم رکھا تو

خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۚ انہیں تمام طرح کے خوفوں سے نجات مل جائے گی اوران کی

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ کوئی پریشانی باقی نہیں رہے گی یہ لوگ جنت کی زندگی بسر کریں گے

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمیشہ کے لیے اور

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۱۴-۴۶/۱۴ جنتی زندگی نتیجہ ہوگی انکے اپنے عمل کا (بخشی ہوئی جنت نہیں ہوگی)

قرآنی معاشرہ میں آسائشیں ہونگی اور پریشانیوں سے نجات مل جائیگی

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے ان لوگوں سے جو نظام خداوندی کو قبول کر

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لیں گے اور اس کے مطابق اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح کر

لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ ینگے انہیں دنیا میں اقتدار حکومت عنایت کیا جائے گا

كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۪ جس طرح کہ ہم پہلے کے اہل لوگوں کو اقتدار اور حکومت عطا کرتے

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ رہیں ہیں اور ہم ان کے اس نظام زندگی کو مستحکم کر دیں گے

الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ جسے ہم نے ان کے لیے پسند کیا ہے

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ جس کے نتیجہ میں انکی خوف کی حالت امن و اطمینان میں بدل

يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ جائیگی وہ صرف ہمارے قوانین کی اطاعت کریں گے اور ان

لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـــًٔا ؕ ۲۴/۵۵ قوانین کے ساتھ کسی اور کے قوانین کو شریک نہیں کریں گے۔

سرمایہ کا منافع کھانے والا نظام، نظام خداوندی کے خلاف بغاوت ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	جو لوگ قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ	اور اللہ کا نظام قائم کرتے اور اس کے تحت
وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ	نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
لَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ ۚ	ان کے حسن عمل کا نتیجہ ان کے پروردگار کی جانب سے یہ نکلتا
وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ	ہے کہ ان کے تمام طرح کے خوف دور ہو جاتے ہیں
وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ○	اور ان کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی
یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ	سوائے اہل ایمان اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا	سرمایہ کے منافع کے تمام طرح کے بقایا جات کو چھوڑ دو
اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ○ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا	اگر واقعی تم اہل ایمان ہو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو
فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ۚ	تمہاری اس روش کو نظام خداوندی کے خلاف بغاوت سمجھا
وَاِنۡ تُبۡتُمۡ	جائے گا اور اگر تم اس روش سے باز آ جاؤ
فَلَکُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِکُمۡ ۚ	تو تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے اس کا منافع نہیں
لَا تَظۡلِمُوۡنَ	نہ تم کسی پہ ظلم کرو
وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ ○ ۲/۲۷۷-۲۷۹	اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔

نظام خداوندی قائم کر لینے والے لوگ اللہ کے رفیق بن جاتے ہیں

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ	جو لوگ اللہ کا نظام قائم کر کے اس کے رفیق بن جاتے ہیں

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	انہیں اس نظام میں ہر طرح کے خوف سے نجات مل جاتی ہے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	اور ان کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	یہ لوگ اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے
وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝	اور ان کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں ان کیلئے دنیا
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	کی زندگی میں بھی ہر قسم کی خوشگواریاں اور سرفرازیاں ہیں
وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ	اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں اور کامرانیاں
لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ	یہ اللہ کا اٹل قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوگی
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۱۰/۶۲-۶۴	دنیا اور آخرت کی خوشگواریاں بہت ہی عظیم کامیابی ہے۔

نظام خداوندی قائم کر لینے والوں کو کائناتی قوتوں کی مدد حاصل ہو جاتی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا	جو لوگ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ
رَبُّنَا اللّٰهُ	ان کی پرورش و نشو و نما اللہ کے نظام میں ہی ہو سکتی ہے
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا	اور پھر استقامت سے اس نظام کو قائم رکھتے ہیں
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	تو کائناتی قوتیں (ملائکہ) ان کے مددگار بن جاتے ہیں
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	اور انہیں ہر طرح کے خوف و پریشانی سے نجات مل جاتی ہے
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ	ان کے لیے جنتی زندگی کی خوشخبری ہے
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝	جس کا نظام خداوندی کے ذریعہ سے وعدہ کیا گیا ہے انہیں
نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	دنیاوی زندگی میں بھی کائناتی قوتوں کی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے
وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ	اور اُخروی زندگی میں بھی
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ	دونوں جہاں کی اس جنتی زندگی میں وہ سب کچھ ہو گا جسے تمہارا جی

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝	چاہے گا اور وہ سب کچھ ملے گا جسے تم طلب کرو گے اور یہ سب
نُزُلًا	کچھ تمہیں مہمانوں جیسی عزت کے ساتھ مہیا کیا جائے گا اس میں
مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝ ۳۲-۳۰/۴۱	تمہارے لیے ہر طرح کا تحفظ بھی ہو گا اور سامان نشوونما بھی

جنتی معاشرہ سے تمام پریشانیاں اور افسردگیاں دور ہو جاتی ہیں

وَالَّذِيٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ	یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے
هُوَ الْحَقُّ	مثبت اور تعمیری قوانین پر مشتمل ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ	اور تمام سابقہ کتب کی تعلیم کو عملاً سچ کر دکھانے والی ہے
اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝	بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کے تقاضوں سے باخبر ہے اور انکے حالات پر نظر رکھتا
ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ	ہے پھر ہم نے اس کتاب کا وارث اپنے ان بندوں کو بنایا
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ	جنہیں ہم نے اس کام کے لیے منتخب کیا تھا
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ	ان میں سے کچھ تو ایسے ہوں گے جو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہوئے عمل
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ	چھوڑ دینگے اور کچھ نیم دروں نیم بروں کی حالت میں رہیں گے
وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ	اور کچھ ایسے ہوں گے جو اس کتاب پر عمل کرنے میں آگے
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝	بڑھیں گے یہی وہ لوگ ہیں جو بلند مدارج کے مستحق ہوں گے
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا	وہ ایسا خوشگوار جنتی معاشرہ قائم کر لیں گے
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ	جس میں انہیں عزت و تکریم کے اعزازی نشان حاصل ہوں
مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ	گے سونے اور جواہرات سے بنے ہوئے
وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝	اور ان کے ملبوسات اعلیٰ قسم کے کپڑوں سے بنے ہوں گے
وَقَالُوا	وہ زندگی کی ان شادابیوں اور سرفرازیوں کو دیکھ کر

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ	پکار اٹھیں گے کہ کس قدر قابل حمد و ستائش ہے اللہ جس کے
اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ	نظام نے ہماری تمام پریشانیوں اور افسردگیوں کو دور کر دیا
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ	بلاشبہ اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے
شَکُوۡرُ ۨ ﴿۳۵/۳۱-۳۴﴾	اور وہ محنتوں کے بھرپور نتائج بھی عطا کرتا ہے۔

اللہ کے نظام میں کسی کو حق تلفی اور سلب و نہب کا خوف نہیں ہو گا

فَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّهٖ	جو لوگ اپنے پروردگار کا نظام قائم کر لیتے ہیں
فَلَا یَخَافُ بَخۡسًا	انہیں نہ تو کسی کی حق تلفی اور سلب و نہب کا خوف رہتا ہے
وَّلَا رَهَقًا ۙ ﴿۷۲/۱۳﴾	اور نہ دھاندلی اور ظلم و زیادتی کا ڈر۔

نظام خداوندی میں ہر طرح کی آسائشیں اور خوشگواریاں ہوں گی

یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ	قیام نظام خداوندی کے بعد اللہ کے بندوں سے کہا جائیگا اب تمہارے
وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ۚ	لیے نہ تو کسی طرح کا خوف باقی رہا ہے اور نہ تمہیں کوئی پریشانی
اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا	ہی لاحق ہو گی یہ وہ لوگ ہوں گے جو ہمارے قوانین کی صداقت پر
وَکَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ۚ	ایمان لائے ہوں گے اور ان کی پوری پوری اطاعت کی ہو گی
اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ	ان سے کہا جائے گا تم اور تمہارے رفقاء اس جنتی زندگی میں داخل
تُحۡبَرُوۡنَ ۝	ہو جاؤ اور ہر طرح کی خوشگواریوں اور نعمات حیات آور سے
یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِصِحَافٍ	لطف اندوز ہو وہاں کھانے پینے کی چیزیں ان کے گرد گردش
مِّنۡ ذَهَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ ۚ	میں ہوں گی سونے کی طشتریوں اور ساغروں میں

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْاَنفُسُ	اس جنتی معاشرہ میں وہ سب کچھ ملیگا جس کی آرزو انکے دل میں
وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ	ہو گی اور جو ان کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک کا موجب ہو گا
وَاَنْتُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ۚ ۝	ان سے کہا جائے گا کہ اب تم ہمیشہ اس میں رہو گے
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیٓ	اس لئے کہ تم اس جنتی زندگی کے
اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ	وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے نتیجہ میں
تَعْمَلُوْنَ ۝ ۴۳/۶۸۔۷۲	(یہ بخشش کی جنت نہیں ہو گی کہ بخشنے والا جب چاہے چھین لے)

خوف اور پریشانیوں سے نجات نظام خداوندی کے قیام سے ملتی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى	اور خواہ وہ جو یہودی و نصاریٰ کہلاتے ہیں
وَالصّٰبِئِيْنَ	خواہ صابی ہوں یا کسی اور مذہب کے ماننے والے جو کوئی بھی ہو
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	جس نے اللہ کے نظام کو قبول کر لیا اور اسکے قانون مکافات پر
وَعَمِلَ صَالِحًا	یقین رکھا اور اس کے قانون کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کی
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ	تو ان کے پروردگار کی جانب سے انہیں ایسا اجر ملے گا کہ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ان کے تمام خوف دور ہو جائیں گے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۲/۶۲	اور انہیں ہر طرح کی پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔

معاشرہ میں ناہمواریوں سے خوف اور لالچ پیدا ہوتے ہیں

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ	دیکھو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپا مت کرو

بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا	جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہو
وَادۡعُوۡهُ	اور اللہ کے قانون کو سامنے لایا کرو ہر ایسے موقعہ پر جب
خَوۡفًا	عقل خود بیں تمہیں مفلسی کا خوف دلا کر دوسروں کی مدد کرنے سے
وَّ طَمَعًا ؕ	روکے اور لالچ میں لا کر دوسروں کا حق مارنے اور بددیانتی
اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ	کرنے پر اکسائے یاد رکھو اللہ کی رحمت قریب ہوتی ہے ان
مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ○ ۷/۵۶	لوگوں کے جو اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

اہل ایمان ہمارے دیئے ہوئے رزق کو نوع انسان کیلئے عام کرنے میں مصروف رہتے ہیں

اِنَّمَا يُؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيۡنَ	اللہ کے قوانین پر ایمان ان لوگوں کا ہوتا ہے
اِذَا ذُكِّرُوۡا بِهَا	کہ جب یہ قوانین ان کے سامنے پیش کیے جائیں
خَرُّوۡا سُجَّدًا	تو وہ ان کے سامنے پوری طرح سر تسلیم خم کر دیں
وَّ سَبَّحُوۡا بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ	یہ لوگ اللہ کو اسکے نظام کے ذریعہ سے قابل تحسین و آفریں منانے میں مصروف
وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ○	رہتے ہیں اور کسی حال میں بھی اس سے سرتابی نہیں کرتے
تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ	ان کی جدوجہد مسلسل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ان کے پہلو
عَنِ الۡمَضَاجِعِ	بستر سے نا آشنا ہو جاتے ہیں وہ دن رات اسی کام میں مصروف
يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ	رہتے ہیں اور ہر ایسے موقعہ پر اللہ کے قوانین کو سامنے لاتے
خَوۡفًا وَّ طَمَعًا ؗ	ہیں جب انہیں کسی بات کا خوف محسوس ہو یا انہیں کسی لالچ یا طمع نے
وَّ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ○	آن گھیرا ہو وہ ہمارے دیئے ہوئے رزق کو نوع انسان کے لیے
فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِىَ لَهُمۡ	عام کر دیتے ہیں کسے معلوم کہ کیا کچھ مستور رکھا گیا ہے ان

مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡيُنٍ ۚ کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۳۲/۱۵/۱۷ جو انکے اعمال کے نتیجہ میں انہیں ملنے والا ہے۔

نظامِ خداوندی کی جدوجہد کرنے والے لوگ مفاد پرستوں کی طعن و تشنیع سے نہیں ڈرتے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ تم میں سے جو لوگ اپنے اس نظام سے پھر جائیں گے

فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ تو اللہ ان کی جگہ ایسے لوگ لے آئے گا

يُّحِبُّهُمۡ جو اس کے پسندیدہ ہوں گے اور وہ دنیا کی

وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ ۙ ہر شے کے مقابلہ میں نظامِ خداوندی کو عزیز رکھیں گے

اَذِلَّةٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وہ اس نظام کے ماننے والوں کے لیے ریشم کی طرح نرم اور اس

اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۡ نظام کے مخالفین کے مقابلہ میں فولاد کی طرح سخت ہونگے

يُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وہ نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کیلئے مسلسل جدوجہد کرتے رہینگے

وَلَا يَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَاۤٮِٕمٍ‌ؕ ۵/۵۴ اور اس سلسلہ میں وہ اندھی تقلید کرنیوالے اہلِ مذہب کی طعن و تشنیع سے نہیں ڈرینگے

تاریخ اللہ کے اس قانون کی گواہ ہے کہ ظالم قومیں آخرکار تباہ ہو جایا کرتی ہیں

وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے بہت سی قومیں ہلاک ہو گئیں

مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا‌ ۙ تم سے قبل بھی جنہوں نے ظلم کی روش اختیار کی تھی ہمارے

وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ رسول انکی طرف واضح قوانین اور کھلے دلائل لے کر آئے

وَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا‌ ؕ لیکن انہوں نے ان قوانین کے مطابق زندگی بسر نہ کی اور برباد

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	ہو گئیں اسی طرح ہم ہر دور کے مجرمین کو ان کے کئے کا بدلہ
ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ	دیتے ہیں اس کے بعد ہم نے
خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ	تمہیں دنیا میں ان کا جانشین بنایا
لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝	تاکہ دیکھا جائے کہ تم کس طرح کے کام کرتے ہو۔ اور اب
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ	جب ان کے سامنے ہمارے واضح قوانین پیش کیے جاتے ہیں
قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا	تو وہ مفاد پرست لوگ جو ہمارے قوانین کا سامنا کرنا نہیں چاہتے
ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ	کہتے ہیں کہ تم اس قرآن کی بجائے کوئی دوسرا قرآن لاؤ (جو انکی مفاد
اَوْ بَدِّلْهُ ؕ	پرستیوں کے مطابق ہو) یا اس کے مطالب میں ہی ہماری مرضی کے
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ	مطابق ردوبدل کردو ان سے کہو یہ بات میرے اختیار میں نہیں
مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِىْ ۚ	ہے کہ میں اپنی طرف سے قرآن میں کوئی ردوبدل کرسکوں
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۚ	میں تو خود اس وحی کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف نازل ہوتی
اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ	ہے میں ڈرتا ہوں کہ اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کروں
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۱۵۔ ۱۰/۱۳	تو اس کے قانون مکافات کی سزا بہت سخت ہوتی ہے۔

****

ہجرت

مادہ : ھ ج ر

اَلْهَجْرُ ۔ اَلْهِجْرَانُ ۔ کسی کو چھوڑ دینا، ترک کر دینا، الگ ہو جانا، کاٹ دینا، جدا کر دینا، قطع تعلق کر لینا، نیز اعراض برتنا اَلْهِجْرَةُ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں کوچ کر جانا۔ مُهَاجِرٌ جو اپنے مقام رہائش کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جائے۔

لیکن قرآن کریم نے اسے اپنے معنوں میں استعمال کیا ہے قرآن کی رو سے رسول یا مومن کا فریضۂ زندگی یہ ہے کہ وہ دنیا میں نظام خداوندی کے قیام کے لیے کوشش کریں۔ وہ جس مقام میں رہتے ہیں سب سے پہلے اپنی اس کوشش کو وہیں سے شروع کریں لیکن وہاں کی فضا اگر نظامِ خداوندی کے لیے سازگار نہ ہو تو فوراً اس سر زمین کو چھوڑ کر کسی ایسے مقام کی طرف چلے جائیں جہاں کی فضا اس نظام کے لئے سازگار ہو۔

مومن کسی خاص خطۂ زمین سے وابستہ نہیں رہ سکتا، مومن کا جہاں ہر کہیں ہے۔ وہ کسی خاص زمین میں زندگی بسر کر کے وہیں مر جانے کے لیے پیدا نہیں ہوا۔ وہ اللہ کی زمین میں اللہ کا قانون نافذ کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے۔ لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے اسے جو کچھ چھوڑنا پڑے بلا توقف چھوڑ دیتا ہے مال و دولت، جھوٹی عزت اور قوت رشتہ دار، وطن وغیرہ سب کچھ اور اس چھوڑ دینے کا نام هِجْرَةٌ ہے اور ایسا کرنے والے کو مہاجر کہتے ہیں۔

لیکن صرف چھوڑ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے بعد اپنے مقصد کے حصول کے لیے مسلسل جدوجہد کرنا بھی ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں اکثر هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا ۲/۲۱۸ اکٹھا آیا ہے۔ یعنی سب کچھ چھوڑنے کے بعد اپنے اصل مقصد کے لیے جدوجہد کرنا۔ هَاجَرُوْا حصہ لا ہے اور اس کے بعد جٰهَدُوْا حصہ اِلّا ہے۔ اگرچہ چھوڑ دینا بھی درحقیقت اسی جدوجہد ہی کا ایک حصہ ہے۔ لیکن اس ایک حصہ سے مقصد حاصل نہیں ہو جاتا جب تک کہ سب کچھ چھوڑنے کے بعد نظامِ خداوندی کے لئے جدوجہد نہ کی جائے اور اسے عملاً متشکل نہ کر لیا جائے۔

ہجرت مشکلات سے فرار کا نام نہیں یہ قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے زیادہ مساعد ماحول کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے۔

قرآنِ کریم سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً ہر رسول کو ہجرت کرنی پڑی۔ حضرت ابراہیمؑ کے تذکرہ میں یہ الفاظ درج ہیں۔ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ۲۹/۲۶ "میں اللہ کے نظام کی طرف ہجرت کرتا ہوں"۔ نبی آخرالزماں ﷺ نے قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں جب مدینہ کی فضا کو بہتر پایا تو مع اپنے رفقاء کے مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں اللہ کا نظام قائم کیا۔

o

اللہ کے ہاں جن کے مدارج بہت بلند ہیں

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں اور اس کی
وَهَاجَرُوْا	خاطر اگر گھربار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں اور اس
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	کے قیام واستحکام کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے ہیں اپنے
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ	اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ	اللہ کے ہاں ان کے مدارج بہت بلند ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝	اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے

یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ	والے ہیں ان کے پروردگار کی جانب سے انہیں خوشخبری ہو سامان
مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ	نشوونما کی اور عنایات خداوندی کی فراوانیوں کی انہیں ایسی جنتی زندگی
لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۙ ۝	حاصل ہو جائیگی جو سدا بہار نعمتوں سے بھرپور ہوگی
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ	یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ	اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ قوانینِ خداوندی کے
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ۲۲-۹/۲۰	مطابق زندگی بسر کرنے کا کتنا عظیم اجر ملتا ہے۔

جن کی دنیاوی زندگی بھی حسین ہوگی اور اُخروی زندگی بھی عظیم

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ	جن لوگوں نے قیام نظام خداوندی کی خاطر اپنے گھربار اور وطن چھوڑ
مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا	دیئے ظالمانہ نظام کو برداشت نہ کرتے ہوئے
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ	ان کو ہم دنیا میں بھی بہت اچھا ٹھکانا دیں گے
وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ	ان کو ہم اگلی زندگی میں بھی بہت اچھا ٹھکانا دیں گے
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۙ ۝	کاش اس بات کو سمجھ لیا جائے جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا	پروگرام پر استقامت سے جمے رہتے ہیں اور اپنے پروردگار

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ۴۲-۱۶/۴۱ کے قوانین پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں انہیں یہ کچھ مل کر رہتا ہے۔

حقیقی مومن

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا

وَهَاجَرُوا — اور اس کی خاطر گھر بار اور وطن چھوڑ دیا

وَجٰهَدُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — اور نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کی

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا — اور وہ لوگ جنہوں نے ان آنے والوں کو ٹھکانا دیا اور مدد کی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا — یہی لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں ان کیلئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۸/۷۴ اس نظام میں ہر طرح کا تحفظ ہو گا اور عزت کی روزی ملے گی۔

رحمت خداوندی کے صحیح امیدوار

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں اور اس کی خاطر

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا — جو کچھ چھوڑنا پڑے اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے

وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — قیام و استحکام کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہتے ہیں

اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ — تو یہی لوگ ہیں جو رحمت خداوندی کے صحیح امیدوار ہیں

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ — اللہ کے نظام میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو گا

رَّحِيْمٌ ۝ ۲/۲۱۸ — اور ان کی نشوونما کے لیے ہر طرح کا سامان مہیا کیا جائے گا۔

نظامِ خداوندی قائم کرنیوالوں کے ساتھ اللہ کی برکات وسعادات کی ہم آہنگی

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ — قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں جن لوگوں نے پہل کی

مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ — مہاجرین و انصار میں سے

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ — اور جن لوگوں نے حسن کارانہ انداز سے ان کا اتباع کیا

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ — اللہ کی برکات و سعادات ان سے ہم آہنگ ہو گئیں

وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ اور وہ اس پر راضی ہو گئے ان کیلئے ایسا جنتی معاشرہ تشکیل پا جائے گا
تَجْرِىْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ جس کی تہہ میں قانون خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لہٰذا انکی اس پر بہار زندگی پر کبھی خزاں نہیں آئے گی نہ دنیا میں نہ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۹/۱۰۰ آخرت میں اور یہ انسان کی بہت ہی عظیم کامیابی و کامرانی ہو گی۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں کی گئی جدوجہد کو ضائع نہیں جانے دیا جائے گا

اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ دیکھو اللہ کے قانون کے مطابق کسی کے عمل کو ضائع نہیں جانے دیا
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ جائے گا عمل کرنے والا خواہ مرد ہو خواہ عورت کہ تم ایک
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا دوسرے کے جزو ہو لہٰذا جنہوں نے قیام نظام خداوندی کے سلسلہ
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ میں گھربار اور وطن چھوڑ دئے اور اسطرح گھروں سے بے گھر ہو گئے
وَ اُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں ستائے گئے اور جنہیں اس راہ
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا میں لڑائیاں لڑنی پڑیں اور جانیں دینی پڑیں انکے حسن عمل
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ سے ان کی چھوٹی موٹی کوتاہیاں اور برائیاں دور ہو جائیں گی
وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ اور وہ اس جنتی زندگی کے حقدار ٹھہر جائیں گے
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہو گا اللہ کی طرف سے اور
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ ۳/۱۹۵ اعمال کا ایسا حسین بدلہ اللہ کے قانون کی رو سے ہی مل سکتا ہے۔

قرآنی معاشرہ پر واجب ہے کہ ہجرت کر کے آنیوالوں کو معاشی سہولتیں مہیا کریں

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ قرآنی معاشرہ کو چاہئے کہ وہ معاشی سہولتیں مہیا کرے ان

أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ضرورت مند مہاجرین کے لیے جو اپنے گھروں اور اموال وغیرہ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سے محروم ہو گئے ہیں انہیں معاشی سہولتوں کی سخت ضرورت ہے
وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط یہ لوگ نظام خداوندی کی حمایت و مدد پر کمر بستہ رہتے ہیں
أُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ ۵۹/۸ ان لوگوں نے اپنے ایمان کو اپنی قربانیوں سے سچ کر دکھایا ہے۔

نظامِ خداوندی کی خاطر جنہوں نے جان بھی دیدی تو انہوں نے اپنا حق ادا کردیا

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا جو لوگ اپنا گھر بار وطن اور باقی سب کچھ چھوڑ کر نکل کھڑے
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ہوتے ہیں اللہ کا دیا ہوا نظام قائم کرنے کے لیے
ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا وہ اگر اس جدوجہد میں قتل کر دیے گئے یا مر گئے
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ تو انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا لہٰذا انہیں موت کے بعد اللہ کی
رِزْقًا حَسَنًا ط طرف سے نہایت ہی متوازن اور حسین سامان نشو و نما عطا کیا
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ۲۲/۵۸ جائے گا بلاشبہ اللہ ہی بہترین سامان نشو و نما دینے والا ہے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں ہجرت کرنے والے

وَمَنْ يُّهَاجِرْ جو کوئی گھر بار اور وطن چھوڑ کر
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے کسی بہتر مقام کی طرف ہجرت
يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا کرے گا اسے دوسرے مقامات میں بہت سی پناہ گاہیں مل
وَّسَعَةً ط جائیں گی اور بہت سی کشائش کی راہیں کھلی ملیں گی
وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا جو کوئی نظام خداوندی کی طرف ہجرت کے ارادہ سے گھر سے نکل
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کھڑا ہوا تو اس کا یہ عزم ہی اتنے بڑے اجر کا موجب بن جاتا ہے
ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ اسے اگر راستہ میں موت آجائے اور وہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچے

فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ پائے تو بھی اللہ کے ہاں سے اسے پورا پورا اجر مل جاتا ہے اللہ

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ ۴/۱۰۰ کے قانون میں ایسے لوگوں کیلئے حفاظت اور رحمت کا سامان موجود ہے۔

نظامِ خداوندی قبول کرنے کے بعد بھی کافرانہ نظام میں زندگی بسر کرنیوالے تباہ ہو جاتے ہیں

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ جو لوگ کافرانہ نظام میں زندگی بسر کرتے ہیں

مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ نظامِ خداوندی پر ایمان لانے کے بعد بھی

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ ماسوا اس کے کہ وہ اس کیلئے مجبور ہوں وہ دل سے نظامِ خداوندی

وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ قائم کرنا چاہتے ہوں پر اس کیلئے کوئی راہ نہ پائیں لیکن جو لوگ دل

وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا کی رضامندی سے کافرانہ نظام میں زندگی بسر کرتے ہیں

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ ان پر اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے تباہی آتی ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۟ اور وہ سخت ترین عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ یہ لوگ طبعی زندگی کے مفادِ عاجلہ کو ترجیح دیتے ہیں

الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ مستقبل یا اخروی زندگی کے مفادات پر ایسے راہ گم کردہ

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۟ لوگوں کو صحیح منزل کی طرف رہنمائی کسطرح مل سکتی ہے یہ وہ لوگ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى ہیں جن پر جذبات اس طرح غالب آجاتے ہیں کہ ان میں

قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ سوچنے سمجھنے اور سننے دیکھنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی اور یوں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۟ وہ اپنے نفع نقصان سے بے خبر سطحی جذبات کی رو میں بہہ چلے جاتے ہیں

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ انہیں مفادِ عاجلہ تو بے شک حاصل ہو جاتے ہیں لیکن

فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۟ ان کا مستقبل اور اُخروی زندگی سراسر خسارے میں رہتے ہیں

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ	خلاف ان کے وہ لوگ ہیں کہ اگر کافرانہ نظام کو بدل نہ سکے تو
هَاجَرُوْا	گھربار اور وطن کو چھوڑ کر کسی بہتر مقام کی طرف چلے گئے اور
مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا	قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں ہر طرح کے امتحانات سے گزرے
ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْٓا ۙ	اور اس سلسلہ میں ہر طرح کی مشکلات کا استقامت سے مقابلہ کیا
اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا	یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان مشکلات کے بعد نظامِ خداوندی کی
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱۰ ۔ ۱۶/۱۱۰	طرف سے ہر طرح کا تحفظ اور سامان نشوونما حاصل ہو جاتا ہے۔

جو لوگ بغیر کسی معقول مجبوری کے باطل نظام میں زندگی بسر کرتے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظام خداوندی کو قبول کیا
وَهَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر گھربار اور وطن کو چھوڑ کر ہجرت کی
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے جدوجہد کی
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	نظام خداوندی کے قیام واستحکام کے سلسلہ میں اور وہ لوگ
وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا	جنہوں نے ان آنے والوں کو ٹھکانا دیا اور ہر طرح سے مدد کی
اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	یہی لوگ ہیں جن کی باہمد گر رفاقت ہو سکتی ہے انکے برعکس
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وہ لوگ جنہوں نے نظام خداوندی کی صداقت کا اقرار تو کیا لیکن
وَلَمْ يُهَاجِرُوْا	نہ تو باطل نظام کو تبدیل کیا اور نہ اسے چھوڑ کر ہجرت ہی کی
مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ	ایسے لوگوں کے ساتھ تمہارے دوستانہ یا رفیقانہ تعلقات نہیں ہو
حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ	سکتے جب تک کہ وہ ہجرت کر کے تمہارے ساتھ نہ آملیں
وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ	البتہ وہ اگر قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں تم سے کوئی مدد

فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰى مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر واجب ہے بشرطیکہ یہ مدد کسی ایسی
قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ‌ ؕ قوم کے خلاف نہ ہو جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے اور
وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ‏ ۝ ۸/۷۲ یاد رکھو کہ اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے تمام کاموں کو دیکھتا ہے۔

باطل نظام پر مطمئن منافق تمہارے دشمن ہیں انہیں ہرگز اپنا دوست یا حمایتی تصور نہ کرو

وَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ یہ کافرانہ روش پر چلنے والے مسلمان یا منافق چاہتے ہیں کہ تم بھی
كَمَا كَفَرُوۡا فَتَكُوۡنُوۡنَ سَوَآءً انکی طرح کافرانہ روش اختیار کر لو تاکہ دونوں ایک ہی سطح پر آجائیں
فَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ اَوۡلِيَآءَ تمہیں تاکید کی جاتی ہے کہ ان میں سے کسی کو اپنا رفیق و ہمساز
حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا مت بناؤ جب تک کہ وہ اس سب کچھ کو چھوڑ نہ دیں جس کا
فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ چھوڑنا نظام خداوندی نے ضروری قرار دیا ہے اگر یہ لوگ
فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَخُذُوۡهُمۡ نظام خداوندی سے گریز کی راہیں نکالیں تو انہیں گرفتار کرو اور
وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ وَجَدتُّمُوۡهُمۡ‌ ص اگر جنگ کریں تو تم بھی جنگ کرو اور جہاں پاؤ انہیں قتل کرو
وَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۝ۙ ۴/۸۹ اور ان میں سے کسی کو بھی اپنا دوست اور حمایتی تصور مت کرو۔

معقول مجبوری کے بغیر باطل نظام میں زندگی بسر کرنے والے ظالموں کا ٹھکانا جہنم

اِنَّ الَّذِيۡنَ جو لوگ باطل نظام کے تحت اطمینان سے بیٹھے زندگی بسر کرتے
تَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اور اس طرح اپنی ذات پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں
ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ اگر اسی حالت میں ان کی موت آجائے
قَالُوۡا تو ان سے پوچھا جاتا ہے کہ

فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ	تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ زندگی بھر باطل نظام کی محکومی میں پڑے
قَالُوْا كُنَّا	رہے وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کوئی تبدیلی کیسے لا سکتے تھے کہ
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ	ہم تو معاشرہ میں بڑے کمزور مجبور اور بے بس لوگ تھے
قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ	ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اگر معاشرہ میں تبدیلی نہ لا سکتے تھے
اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً	تو کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم
فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ	کسی بہتر مقام کی طرف ہجرت کر کے ہی چلے جاتے
فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ؕ	یاد رکھو ایسے بے ہمت لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہوتا ہے
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ	اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ	البتہ وہ حقیقی کمزور وبے بس
الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ	مرد، عورتیں اور بچے مستثنیٰ ہیں
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً	جو فی الواقعہ نہ تو وہاں تبدیلیٔ حالات پر قدرت رکھتے ہیں
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ	اور نہ وہاں سے نکلنے کی ہی کوئی سبیل پاتے ہیں
فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ	اس قسم کے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کی حالت
اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ	قابل معافی ہوتی ہے کیونکہ ان جیسوں کے لیے

وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ ۹۹-۹۷/۴ قانون خداوندی میں عفو و حفاظت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

****